النحو في الكلام كالملح في الطعام
نحو کی کلام میں وہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی ہے
النحو الکبیر
مؤلف
پیر طریقت
حضرت علامہ مفتی محمد اکمل مدنی
مکتبۃ الفرقان
کراچی پاکستان

النحوالکبیر	نام کتاب
پیر طریقت مفتی محمد اکمل مدنی مد ظلہ العالی	مؤلف
176	صفحات
335/-	ہدیہ
اپریل 2018ء	اشاعت ثالث

مکتبہ الفرقان

Junaid Siddiq : +92-313-2210498

Madani Raza : +92-320-8261006

PTCL : +92-21-32242226

Email: maktabaalfurqan92@gmail.com

www.facebook.com/MaktabaAlFurqan

عرضِ مولف

علوم میں، علمِ نحو، باپ کی، جب کہ علمِ صرف، ماں کی سی حیثیت رکھتا ہے اور ماں باپ نہ ہوں، تو عادتاً وجودِ اولاد ممکن نہیں ہوتا۔ لہذا استاذ وشاگرد و ناظمِ تعلیمات، سب کے لئے، ان علوم کی اہمیت کو سمجھنا، انتہائی ضروری ہے۔

تلامذہ سے گزارش ہے کہ ابتدائی سال میں ان دو مضامین کو سمجھنے کے سلسلے میں سخت محنت کریں، تاکہ اگلے درجات میں آنے والی، نیز غیر درسی دیگر عربی کتب سے کماحقہ استفادہ ممکن ہو سکے۔ نیز کلاس میں احساسِ کمتری، اساتذہ کی ناراضگی اور ذوقِ حصولِ علم میں کمی کا شکار نہ ہوں۔

ناظمِ تعلیمات کو اپنے لئے، پہلے درجے میں، فقط ضروری مضامین، ان کے لئے آسان ترین کتب اور انہیں سمجھانے کے سلسلے میں ماہر و تجربہ کار استاذ کا انتخاب لازم سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر پہلے سال میں صرف ونحو کے لئے وقت کم اور دیگر مضامین کے لئے زیادہ مقرر کیا جائے، تو طالب علم کی توجہ بٹ جاتی ہے اور یہ دو مضامین کمزور رہ جاتے ہیں، جس کا منفی اثر، دورۂ حدیث و تخصص، بلکہ بسا اوقات پوری زندگی محسوس کیا جاتا ہے۔ یونہی مشکل کتب کا انتخاب اور پڑھانے کے کے لئے کسی ناتجربہ کار استاذ کا انتخاب، طالبِ علم کے علمی ذوق کو بے حد متاثر کرتا ہے، جس کے باعث بے شمار طلبہ، ابتدائی سالوں میں ہی درسِ نظامی چھوڑ جاتے ہیں، خصوصاً شہر سے تعلق رکھنے والے، پڑھے لکھے نوجوان، جلد بے رغبتی محسوس کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اداروں میں، شہری اور پڑھے لکھے افراد کا بے حد فقدان نظر آتا ہے۔

راقم نے اپنے ادارے میں ان کمزوریوں کو ختم کرنے کے لئے کئی اقدامات کئے، جس کے باعث الحمدللہ تقریباً 90% پڑھے لکھے اور شہر و مختلف شعبہ ہائے زندگی سے

متعلق افراد، مع الاستقامۃ، حصولِ علم میں مصروف ہیں۔

کتابِ ہذا بھی انہی امور کے پیشِ نظر مرتب کی گئی ہے۔ چنانچہ اسے اردو زبان میں، عام فہم اور غیر ضروری طوالت واختصار سے بچتے ہوئے، اس انداز میں ترتیب دیا گیا ہے کہ اساتذہ وطلبہ میں سے کسی کو بھی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

یہ نظرثانی شدہ، تیسرا ایڈیشن ہے۔ پہلا 2001ء میں منظرِ عام پر لایا گیا تھا۔ اس ایڈیشن میں تعریفات کو مزید جامع ومانع کیا گیا ہے۔ مشقوں میں سے آیات کو ہٹا کر محاورات واحادیث ڈالی گئی ہیں، تاکہ بے وضو یا مخصوص ایام کے دوران خواتین کے لئے، کتاب کا چھونا مشکل نہ رہے۔ تمام امثلہ اور ضروری باتیں، سرخ رنگ میں کردی گئیں ہیں، تاکہ سرسری نگاہ ڈالنے پر بھی، اہم امور نگاہوں سے اوجھل نہ رہیں۔

درجۂ اولیٰ میں راقم کی صرف ونحو پر مشتمل کتب، بنام النحو الکبیر اور ہدایۃ الصرف، پڑھائی جائیں، توان شاء اللہ ﷻ بے شمار فوائد کا حصول ممکن ہے۔ اللہ ﷻ ان کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میرے، میرے والدین واساتذہ اور جمیع مسلمین کے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

خادمِ علم وعلماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبق نمبر ﴿1﴾

علمِ نحو ﴿Syntax﴾ کی تعریف و موضوع وغرض وواضع کا بیان

تعریف (Definition):۔

نحو کا لغوی معنی، قصد وارادہ کرنا۔۔اور۔۔اصطلاح میں، چند ایسے قواعد کا علم ہے، جن کے ذریعے، کلمے کے آخر میں تبدیلی واقع ہونے۔۔یا۔۔نہ ہونے اور ہونے کی صورت میں اس کی صورت ونوعیت، نیز کلمات کو آپس میں ملانے کے طریقے جانے جاتے ہیں۔

موضوع (Topic):۔

اس کا موضوع، کلمہ اور کلام ہے۔

غرض (Purpose):۔

عبارت سے، درست مفہوم اخذ کرنے کے سلسلے میں، ذہن کو اعرابی وترکیبی اغلاط سے محفوظ رکھنا۔

واضع (Founder):۔

اس علم کے واضع، حضرت علی ؓ ہیں۔

سبق نمبر ﴿2﴾

لفظ ﴿Word﴾ اوراس کی اقسام

تعریف:۔

اس کا لغوی معنی، پھینکنا اور اصطلاح میں **مَا يَتَلَفَّظُ بِهِ الإنْسَانُ** یعنی وہ چیز کہ جسے انسان بولتا ہے۔اس کی 2 قسمیں ہیں۔

(1) مُھمَل(Meaningless)۔ (2) مُستعمَل(Meaningful)۔

مہمل:۔ بے معنیٰ لفظ کو کہتے ہیں۔جیسے وانی وغیرہ۔

مستعمل:۔ بامعنیٰ لفظ کو کہتے ہیں۔جیسے پانی وغیرہ۔اسے لفظِ موضوع بھی کہتے ہیں۔

لفظ مستعمل کی اقسام:۔ اس کی 2 قسمیں ہیں۔

(1) مفرد(Single word)۔ (2) مرکب(Compound)۔

مفرد:۔

وہ اکیلا لفظ، جسے کسی ایک معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو، اسے کلمہ بھی کہا جاتا ہے۔اس کی 3 اقسام ہیں۔ (1) اسم(Noun) جیسے رَجُلٌ۔

(2) فعل(Verb) جیسے ضَرَبَ ۔ (3) حرف(Particle) جیسے مِنْ۔

مرکب:۔

دو..یا..دو سے زیادہ کلمات کے مجموعے کو، مرکب کہتے ہیں۔جیسے

زَيْدٌ قَائِمٌ

سبق نمبر ﴿3﴾

اسم، فعل اور حرف کا بیان

اپنے معنیٰ پر دلالت کے سلسلے میں، کسی دوسرے کلمے کی طرف محتاج ہونے ..یا..نہ ہونے کے اعتبار سے، کلمے کی 3 قسمیں ہیں۔

{1} اسم(Noun)۔ {2} فعل(Verb)۔ {3} حرف(Particle)۔

اسم:۔ وہ کلمہ، جو اپنے معنیٰ پر دلالت کے سلسلے میں، کسی دوسرے کلمے کا محتاج نہ ہو اور اس میں تینوں زمانوں (یعنی ماضی، حال اور مستقبل) میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ جیسے جَمَلٌ

فعل:۔ وہ کلمہ، جو اپنے معنیٰ پر دلالت کے سلسلے میں، کسی دوسرے کلمے کا محتاج نہ ہو اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ، پایا جائے۔جیسے ضَرَبَ

حرف:۔ وہ کلمہ، جو اپنے معنیٰ پر دلالت کے سلسلے میں، کسی دوسرے کلمے کا محتاج ہو اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی، نہ پایا جائے۔جیسے مِنْ اور اِلٰی

نوٹ:۔ مِن، کسی کام کے وقت..یا..مسافت کی ابتداء اور اِلٰی، بیانِ انتہاء کے لئے وضع کیا گیا ہے، لیکن ان سے یہ معنیٰ اسی وقت سمجھا جاسکتا ہے کہ جب ان کے ساتھ فعل اور وقت..یا..فعل اور وہ مقام بھی ذکر کیا جائے، جن کے ساتھ ابتداء و انتہاء کا تعلق ہے۔جیسے اَتِمُّوا الصِّيَامَ مِنَ طُلُوْعِ الفَجْرِ اِلَى اللَّيْلِ

سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ

سبق نمبر ﴿4﴾

اسم، فعل اور حرف کی علامات کا بیان

علامات (Signs):۔

علامات کی جمع ہے۔علامت سے مراد، خاصہ ہے۔نحویوں کی اصطلاح میں، کسی شے کا خاصہ وہ چیز ہے، جو صرف اس شے کے ساتھ پائی جائے، اس کے غیر میں نہ پائی جائے۔

اسم کی علامات:۔ اسم کی 12 مشہور علامات، درج ذیل ہیں۔

علامات	امثلہ
آخر میں تنوین ہونا	زَیْدٌ
شروع میں الف لام ہونا	اَلْمَدِیْنَةُ
ابتداء میں حرفِ جر ہونا	فِی الْمَسْجِدِ
مُضَاف ہونا	غُلَامُ زَیْدٍ میں غُلَامُ
مُسْنَدٌ اِلَیْه ہونا	زَیْدٌ قَائِمٌ میں زَیْدٌ
مُصَغَّر ہونا	قُرَیْشٌ
مَنْسُوْب ہونا	بَغْدَادِیٌّ
تَثْنِیَه ہونا	رَجُلَانِ

جَمْع ہونا	مُسْلِمُوْن
مَوْصُوْف ہونا	جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ
آخر میں تائے مُتَحَرِّکہ کا ہونا	ضَارِبَةٌ
ابتداء میں حرفِ ندا کا ہونا	یَا اَللّٰهُ

نوٹ:۔ **مُضَاف**:۔ ان دو کلمات میں سے پہلا کلمہ، جن کا ترجمہ کرنے پر درمیان میں عموماً کا، کی۔۔یا۔۔کے آئے۔ **مُسْنَدٌ اِلَیْه**:۔ جملے کا وہ جز، جس کے مدلول کی جانب کسی فعل یا خبر کی نسبت کی جائے۔ **مُصَغَّر**:۔ وہ اسم، جسے دوسرے اسم میں تبدیلی کرکے، اس لئے بنایا گیا ہو، تا کہ اس کے مدلول کی حقارت یا عظمت پر دلالت کروائی جا سکے۔ **منسوب**:۔ وہ اسم، جو اپنے مدلول کے، کسی ملک یا شہر وغیرہ سے تعلق پر دلالت کرے۔ **موصوف**:۔ جس کے مدلول کا کوئی وصف بیان کیا گیا ہو۔

فعل کی علامات:۔ فعل کی درج ذیل 15 علامات ہیں۔

علامات	امثلہ
ماضی ہونا	ضَرَبَ
مضارع ہونا	یَضْرِبُ
امر ہونا	اِضْرِبْ

یا۔۔۔اس سے پہلے،

لَمْ ہونا	لَمْ یَضْرِبْ
لَمَّا ہونا	لَمَّا یَضْرِبْ
لائے نہی ہونا	لَا تَضْرِبْ

سبق نمبر ﴿4﴾

اسم، فعل اور حرف کی علامات کا بیان

علامات (Signs):۔

علامت کی جمع ہے۔ علامت سے مراد، خاصہ ہے۔ نحویوں کی اصطلاح میں، کسی شے کا خاصہ وہ چیز ہے، جو صرف اس شے کے ساتھ پائی جائے، اس کے غیر میں نہ پائی جائے۔

اسم کی علامات:۔ اسم کی 12 مشہور علامات، درج ذیل ہیں۔

علامات	اَمثلہ
آخر میں تنوین ہونا	زَیْدٌ
شروع میں الف لام ہونا	اَلْمَدِیْنَۃُ
ابتداء میں حرفِ جر ہونا	فِی الْمَسْجِدِ
مُضَاف ہونا	غُلَامُ زَیْدٍ میں غُلَامُ
مُسْنَدٌ اِلَیْہِ ہونا	زَیْدٌ قَائِمٌ میں زَیْدٌ
مُصَغَّر ہونا	قُرَیْشٌ
مَنْسُوْب ہونا	بَغْدَادِیٌّ
تَثْنِیَہ ہونا	رَجُلَانِ

علامات	اَمثلہ
جَمع ہونا	مُسْلِمُوْنَ
مَوْصُوْف ہونا	جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ
آخر میں تائے مُتَحَرِّکہ کا ہونا	ضَارِبَۃٌ
ابتداء میں حرفِ ندا کا ہونا	یَا اَللّٰہُ

نوٹ۔ **مُضَاف**:۔ ان دو کلمات میں سے پہلا کلمہ، جن کا ترجمہ کرتے ہوئے درمیان میں عموماً کا، کی.. یا.. کے آئے۔ **مُسْنَدُ اِلَیْہِ**:۔ جملے کا وہ جز، جس کے مدلول کی جانب کسی فعل یا خبر کی نسبت کی جائے۔ **مُصَغَّر**:۔ وہ اسم، جسے دوسرے اسم میں تبدیلی کرکے، اس لئے بنایا گیا ہو، تا کہ اس کے مدلول کی حقارت یا عظمت پر دلالت کروائی جاسکے۔ **منسوب**:۔ وہ اسم، جو اپنے مدلول کے، کسی ملک یا شہر وغیرہ سے تعلق پر دلالت کرے۔ **موصوف**:۔ جس کے مدلول کا کوئی وصف بیان کیا گیا ہو۔

فعل کی علامات:۔ فعل کی درج ذیل 15 علامات ہیں۔

علامات	اَمثلہ
ماضی ہونا	ضَرَبَ
مضارع ہونا	یَضْرِبُ
امر ہونا	اِضْرِبْ

یا... اس سے پہلے،

لَمْ ہونا	لَمْ یَضْرِبْ
لَمَّا ہونا	لَمَّا یَضْرِبْ
لائے نہی ہونا	لَا تَضْرِبْ

لام امر ہونا	لِاَضْرِبْ
اِنْ شرطیہ ہونا	اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ
سین ہونا	سَيَضْرِبُ
سَوْفَ ہونا	سَوْفَ يَضْرِبُ
قَدْ ہونا	قَدْ ضَرَبَ
لَنْ ہونا	لَنْ يَضْرِبَ

یا...اس کے آخر میں،

نون تاکید (ثقیلہ یا خفیفہ) ملحق ہونا	لَيَضْرِبَنَّ
ضمیرِ مرفوع متصل بارز ہونا	ضَرَبْتُ
تائے ساکنہ ہونا	ضَرَبَتْ

حرف کی علامات:۔

وہ کلمہ، جس میں، اسم وفعل کی، کوئی بھی علامت نہ ہو۔ جیسے مِنْ اِلٰی

سبق نمبر ﴿5﴾

لفظِ مرکب کا بیان

لفظِ مرکب کی اقسام:۔ لفظِ مرکب کی 2 قسمیں ہیں۔

﴿1﴾ مرکبِ مفید۔ ﴿2﴾ مرکبِ غیر مفید۔

مرکبِ مفید (Complete Compound):۔

وہ مرکب، جس کا کہنے والا کہہ کر خاموش ہو جائے، تو سننے والے کو کوئی خبر.. یا.. طلب معلوم ہو۔ اسے جملہ، کلام، مرکبِ تام اور مرکبِ اِسنادی بھی کہتے ہیں۔ جیسے

زَيْدٌ كَتَبَ (زید نے لکھا) اور اِضْرِبْ (تو مار)

مرکبِ غیرِ مفید (Incomplete Compound or Phrases):۔

وہ مرکب، جس کا کہنے والا کہہ کر خاموش ہو جائے، تو سننے والے کو کوئی خبر.. یا.. طلب معلوم نہ ہو۔ اسے مرکبِ ناقص بھی کہتے ہیں۔ جیسے غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام)

مرکبِ مفید کی اقسام:۔

مرکبِ مفید کی 2 قسمیں ہیں۔ [1] جملۂ خبریہ. [2] جملۂ انشائیہ.

جملۂ خبریہ :۔

وہ جملہ، جس کے کہنے والے کو اس کی بناء پر، جھوٹا.. یا.. سچا کہا جا سکے۔ جیسے

زَيْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہونے والا ہے)

جملۂ انشائیہ :۔

وہ جملہ، جس کے کہنے والے کو اس کی وجہ سے، جھوٹا.. یا.. سچا نہ کہا جا سکے۔ جیسے

لَا تَضْرِبْ (تو مت مار)

سبق نمبر ﴿6﴾

جملۂ خبریہ کی اقسام

جملۂ خبریہ کی دو قسمیں ہیں۔

﴿1﴾ جملۂ اسمیہ خبریہ ﴿2﴾ جملۂ فعلیہ خبریہ

جملۂ اسمیہ خبریہ (Nominal Sentence):۔

وہ جملہ، جس کا پہلا جزء، اسم ہو۔۔یا۔۔وہ جملہ، جو مبتداء اور خبر سے مرکب ہو۔ جیسے

زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید کاتب ہے)

جملۂ اسمیہ خبریہ کے اجزاء:۔

تعریف سے معلوم ہوا کہ جملۂ اسمیہ خبریہ، 2 اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے۔

(1) مبتداء (Subject)۔ (2) خبر (Predicate)۔

مبتداء:۔

جملۂ اسمیہ خبریہ کے پہلے جزء کو کہتے ہیں۔۔یا۔۔جملۂ اسمیہ کے اس جزء کا نام ہے، جس کے مدلول کے بارے میں کوئی خبر بیان کی گئی ہو۔ مثلاً زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید کاتب ہے)

نوٹ:۔

لفظ جس چیز پر دلالت کرے، اسے اس کا مدلول کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں لفظِ زَیْدٌ، مبتداء ہے، کیونکہ یہ جملے کا پہلا جزء ہے اور اس کے مدلول (یعنی ذاتِ زید) کے بارے میں کاتب ہونے کی خبر دی گئی ہے۔

نوٹ:۔ اسے مُسْنَدٌ اِلَیْہِ (یعنی منسوب کیا گیا اس کی طرف) اور مَحْکُوم عَلَیْہِ (یعنی حکم کیا گیا اس پر) بھی کہتے ہیں۔

خبر:۔

جملۂ اسمیہ خبریہ کے دوسرے۔۔یا۔۔اس جزء کا نام ہے، جس کے ذریعے، مبتداء کے مدلول کے بارے میں کوئی خبر دی گئی ہو۔ مثلاً زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید کاتب ہے)

ذکر کردہ مثال میں لفظ کَاتِبٌ خبر ہے، کیونکہ یہ جملے کا دوسرا جزء ہے اور اس کے ذریعے مبتداء کے مدلول (یعنی ذاتِ زَیْدٌ) کے بارے میں، کاتب ہونے کی خبر دی گئی ہے۔

نوٹ:۔ اسے مُسْنَد (یعنی منسوب کیا گیا) اور مَحْکُوم بِہٖ (یعنی حکم کیا گیا اس کے ساتھ) بھی کہتے ہیں۔

جملۂ فعلیہ خبریہ (Verbal Sentence):۔

وہ جملہ، جس کا پہلا جزء فعل ہو۔۔یا۔۔وہ جملہ، جو فعل اور فاعل یا نائب الفاعل پر مشتمل ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا) اور ضُرِبَ زَیْدٌ (مارا گیا زید)

نوٹ:۔

فعلِ معروف کے بعد، فاعل اور فعلِ مجہول کے بعد، نائب الفاعل آتا ہے۔

جملۂ فعلیہ خبریہ کے اجزاء:۔

تعریف سے معلوم ہو گیا کہ اس کے دو اجزاء ہیں۔ (1) فعل (2) فاعل یا نائب الفاعل۔۔۔ فعل کو، مسند اور فاعل و نائب الفاعل کو، مسند الیہ بھی کہتے ہیں۔

{ مشق }

درج ذیل مثالوں سے جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کو جدا جدا کیجیے۔

اَلطَّیَّارَۃُ عَلَی الْاَرْضِ	زَیْدٌ یَمْشِیْ عَلَی السَّقْفِ	اَلْاُسْتَاذُ جَالِسٌ
ضَرَبَ زَیْدٌ	اَلْمُعَلِّمُ قَائِمٌ	هٰذِهٖ مَدْرَسَةٌ

كَتَبَ خَالِدٌ	هُوَ يُوسُفُ	اَلْمَرِيْضُ نَائِمٌ
كِتَابُ الصَّرْفِ سَهْلٌ	فَهِمَ التِّلْمِيْذُ	اَكَلَ زَاهِدٌ
كُلِ الطَّعَامَ	هٰذَا كِتَابُ الْاَبِ	خَرَجَ بَكْرٌ
اَلنِّسَاءُ مُسْلِمَاتٌ	وَعَظَ الْاِمَامُ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
اَنَا مُؤْمِنٌ	نَصَرَ اللّٰهُ	فُتِحَ الْبَابُ
اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ	اَلْمَكْتُوْبُ كُتِبَ	دَخَلَ عَمْرٌو فِي الدَّارِ

سبق نمبر ﴿7﴾

جُمْلۂ اِنشائیہ کی اقسام

اس کی مشہور 12 اقسام، درج ذیل ہیں۔

اَمْر	نَہْی	اِسْتِفْہَام	تَمَنّی
تَرَجّی	عُقُوْد	قَسَم	نِدَاء
عَرْض	تَعَجُّب	دُعَا	مَدْح وذَمّ

امر (Positive Command):۔ وہ فعل، جس کے ذریعے کسی کام کا مطالبہ کیا جائے۔ جیسے

اِضْرِبْ (تو مار)

نہی (Negative Command):۔ وہ فعل، جس کے ذریعے کسی کام سے روکا جائے۔ جیسے

لَا تَضْرِبْ (تو نہ مار)

استفہام (Interrogative):۔ وہ جملہ، جس کے ذریعے کوئی بات پوچھی جائے۔ جیسے

هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ؟ (کیا زید نے مارا)

تمنی (Desire):۔ وہ جملہ، جس کے ذریعے، کسی آرزو کا اظہار کیا جائے۔ جیسے

لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ (کاش! زید حاضر ہوتا)

ترجی (Hope):۔ وہ جملہ، جس کے ذریعے، کسی توقع کا اظہار کیا جائے۔ جیسے

لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ (شائد عمرو غائب ہوگا)

عقود (Transaction):۔ وہ جملہ، جس کے ذریعے کوئی سودا.. یا.. معاملہ طے کیا

جائے۔جیسے بِعتُ وَاشتَرَیتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)

عرض (Request/Offer):۔ وہ جملہ، جس کے ذریعے، کسی کام پر ابھارا جائے۔جیسے

اَلَا تَنزِلُ بِنَا فَتُصِیبَ خَیرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے تاکہ بھلائی کو پہنچ جائیں)

ندا ء (Exclamation):۔ وہ جملہ، جس کے ذریعے کسی کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی جائے۔جیسے یَا عَبدَ اللّٰہِ

قسم (Oath):۔ وہ جملہ، جس میں محترم چیز کے ذکر کے ذریعے، اپنی بات کو پختہ کرنے کا ارادہ ہو۔جیسے

وَاللّٰہِ لَاَضرِبَنَّ زَیدًا (خدا کی قسم! میں زید کو ضرور ضرور ماروں گا)

تعجب (Amazement):۔ وہ جملہ، جس میں تعجب کا اظہار کیا گیا ہو۔جیسے

مَا اَحسَنَہٗ (وہ کیا ہی حسین ہے)

دعا (Prayer):۔ وہ جملہ، جو کسی دعا پر مشتمل ہو۔جیسے

جَزَاکَ اللّٰہُ خَیرًا (اللہ ﷻ تجھے بہتر جزاء عطا فرمائے)

مدح و ذم (Praise & Blame):۔ وہ جملہ، جس میں کسی کی تعریف...یا... برائی بیان کی گئی ہو۔جیسے

نِعمَ الصَّبِیُّ بَکرٌ (بکر، اچھا بچہ ہے) ..اور.. بِئسَ الرَّجُلُ زَیدٌ (زید، برا آدمی ہے)

سبق نمبر ﴿8﴾

مرکبِ غیر مفید کی اقسام

اس کی 4 اہم اور کثیر الاستعمال اقسام یہ ہیں۔

مرکب بنائی	مرکبِ منع صرف
مرکب اضافی	مرکبِ توصیفی

مرکبِ بنائی (Numerical Phrase):۔

دو عددوں پر مشتمل ایسا مرکب، جس کے کلمات کے درمیان کوئی حرفِ عطف پوشیدہ ہو۔جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسعَۃَ عَشَرَ

نوٹ:۔ ان دونوں مرکبات کے درمیان و حرفِ عطف پوشیدہ ہے، کیونکہ یہ اصل میں اَحَدٌ وَّ عَشَرٌ اور تِسعَۃٌ وَّعَشَرٌ تھے۔ان اعداد کے ذریعے گنے جانے والے معدود کو واحد اور منصوب ذکر کیا جائے گا۔جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً (گیارہ مرد)....تِسعَ عَشرَۃَ اِمرَاَۃً (انیس عورتیں)

مرکبِ منع صرف (Indeclinable Phrase):۔

دو اسماء پر مشتمل ایسا مرکب، جس کے کلمات کے مابین، کوئی حرفِ عطف پوشیدہ نہ ہو۔جیسے بَعلَبَکُّ

نوٹ:۔

بَعلَ ایک بت، جب کہ بَکُّ اسے پوجنے والے ایک بادشاہ کا نام تھا۔بعد میں ان دونوں کو ملا کر ایک شہر کا نام رکھ دیا گیا۔

مرکبِ توصیفی (Descriptive Phrase):۔

وہ مرکب، جس میں دوسرا جزء، پہلے جزء کے مدلول میں پائے جانے والی

کسی خوبی ..یا.. برائی پر دلالت کرے۔ پہلا جزء، **موصوف** اور دوسرا **صفت** کہلاتا ہے۔

جیسے
رَجُلٌ عَالِمٌ

مرکبِ اضافی (Possessive Phrase):۔

وہ مرکب، جس میں ایک چیز کو، دوسری چیز کی طرف اس طرح منسوب کیا گیا ہو کہ سننے والے کو کوئی خبر..یا..طلب معلوم نہ ہو اور ترجمہ کے درمیان میں، کا، کی، کے..یا..را، ری، رے آئے۔ جسے منسوب کیا جائے، اسے **مُضاف** اور جس کی طرف منسوب کیا جائے، اسے **مُضاف اِلَیہ** کہتے ہیں۔ جیسے

غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) ..اور.. **رَبُّنَا** (ہمارا رب)

{مشق}

درج ذیل سے مرکبِ مفید اور غیر مفید پہچانئے۔

لِکُلِّ امْرِیءٍ مَّا نَوٰی	بَیْتُ بِنْتِ ابْنِ زَیْدٍ	اَرْبَعَۃُ اَشْجَارٍ
اَصْحَابُ الْکَھْفِ	مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ	خَرَجَ بَکْرُنِ الْمَدَنِیُّ
اَلْفَا امْرَاَۃٍ	ذُوْجَمَالٍ	جَاءَ الرَّجُلُ الضَّعِیْفُ
رَجُلٌ کَبِیْرٌ	تِسْعَۃَ عَشَرَ	مَعْدِیْکَرِبُ
نَادٰی اَصْحَابُ النَّارِ	اِنْشَاءُ الْعَرَبِیَّۃِ	اَلْکَلِمَۃُ لَفْظٌ
تَدْرِیْسُ الْمُعَلِّمِ	کُتُبُ زَیْدٍ	بَابُ الْمَدْرَسَۃِ
رَجَعَ خَالِدٌ	ھِدَایَۃُ النَّحْوِ	غُرْفَۃٌ وَاسِعَۃٌ
قَلَمُ زَیْدٍ	دَخَلَ بَکْرٌ فِی الدَّارِ	اَلْخُبْزُ جَیِّدٌ

سبق نمبر «9»

معرب ومبنی کا بیان

عامل کے باعث، آخر میں تبدیلی واقع ہونے..یا..نہ ہونے کے اعتبار سے، کلمے کی **2** قسمیں ہیں۔

معرب (Declinable)	**مبنی** (Indeclinable)

معرب:۔

وہ کلمہ، جس کا آخر، عملِ عامل کے باعث تبدیل ہو جائے۔ جیسے

جَاءَنِیْ زَیْدٌ، **رَاَیْتُ زَیْدًا** ..اور.. **مَرَرْتُ بِزَیْدٍ** میں **زَیْد**

مبنی:۔

وہ کلمہ، جس کا آخر، عملِ عامل کے سبب، تبدیل نہ ہو۔ جیسے

جَاءَنِیْ ھٰؤُلَاءِ، **رَاَیْتُ ھٰؤُلَاءِ** ..اور.. **مَرَرْتُ بِھٰؤُلَاءِ** میں **ھٰؤُلَاءِ**

نوٹ:۔

وہ چیز، جو اسمِ معرب کے آخر میں تبدیلی کا سبب بنے، **عامل** کہلاتی ہے۔ اس کی **3** قسمیں ہیں۔ **(1)** حروفِ عاملہ۔ **(2)** افعالِ عاملہ..اور.. **(3)** اسمائے عاملہ۔ ان سب کی تفصیل آگے آئے گی۔ ان شاء اللہ ﷻ

سبق نمبر《10》

معرب ومبنی کی تعداد

معرب کی تعداد:۔

کلامِ عرب میں،صرف 2 چیزیں معرب ہیں۔

(1) اسمِ متمکن، جب کہ ترکیب میں واقع ہو۔جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ

(2) فعلِ مضارع، جب کہ نونِ جمع مؤنث حاضر وغائب (يَفْعَلْنَ، تَفْعَلْنَ) اور نونِ تاکید (ثقیلہ وخفیفہ) سے خالی ہو۔جیسے يَضْرِبُ

نوٹ:۔

اسمِ متمکن وہ اسم ہے، جو مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو۔مبنی الاصل سے مراد وہ کلمہ، جو اپنی اصل وضع کے اعتبار سے ہی مبنی ہو۔کلامِ عرب میں مبنی الاصل، 3 چیزیں ہیں۔

(1) فعلِ ماضی۔ (2) امر حاضر معروف۔ (3) تمام حروفِ معانی۔

مبنی کی تعداد:۔

کلامِ عرب میں درج ذیل 6 چیزیں، مبنی ہیں۔جن میں سے پہلی 3 مَبْنِیُّ الْاَصْل ہیں۔

(1) فعلِ ماضی۔جیسے ضَرَبَ۔ (2) امر حاضر معروف۔جیسے اِضْرِبْ۔

(3) تمام حروفِ معانی۔جیسے مِنْ ، اِلٰی

(4) اسمِ متمکن، جب کہ ترکیب میں واقع نہ ہو۔جیسے زَيْدٌ،عَمْرٌو،بَكْرٌ

(5) فعلِ مضارع، جب کہ نونِ جمع مؤنث حاضر وغائب اور نونِ تاکید (ثقیلہ وخفیفہ) کے

ساتھ ہو۔جیسے يَضْرِبْنَ اور لَيَضْرِبَنَّ

(6) اسمِ غیر متمکن۔

نوٹ:۔ (i) اسمِ غیر متمکن وہ اسم ہے، جو مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔اس کی 8 اقسام ہیں۔

(1)	ضمائر	جیسے	اَنَا،اَنْتَ،هُوَ
(2)	اسمائے اشارہ	جیسے	هٰذَا ، ذَالِكَ
(3)	اسمائے موصولہ	جیسے	اَلَّذِیْ، مَنْ اور مَا وغیرہ
(4)	اسمائے ظروف	جیسے	اِذْ،اِذَا ،مَتٰی وغیرہ
(5)	اسمائے افعال	جیسے	رُوَيْدَ اور هَيْهَاتَ وغیرہ
(6)	اسمائے اصوات	جیسے	اُحْ اُحْ اور غَاقِ غَاقِ وغیرہ
(7)	اسمائے کنایہ	جیسے	كَمْ اور كَذَا
(8)	مرکب بنائی	جیسے	اَحَدَ عَشَرَ

(ii) جملہ،خواہ اسمیہ ہو..یا..فعلیہ، مبنی کے حکم میں ہوتا ہے۔چنانچہ کسی عامل کے باعث،اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔جیسے

كَتَبَ زَيْدٌ اَنَسٌ قَائِمٌ (یعنی زید نے (جملہ) انس قائم لکھا)

{مشق}

درج ذیل سے معرب اور مبنی کلمات پہچانیے۔

سَمِعْتُ غَاقِ غَاقِ	جَاءَ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً	لَيَسْمَعَنَّ وَعْظَ الْاِمَامِ

هٰذَامُخْلِصٌ فِی الدِّیْنِ	بَکْرٌ	هَلْ اَنْتَ اُسْتَاذٌ ؟
اَلَّذِیْ جَاءَ اَخُوْکَ	ب مِنْ اِلٰی حُرُوْف	خُذْ بِیَدِیْ
وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ بَکْرًا	نِسْوَةٌ یَرْکَبْنَ	مَخَافَةُ اللّٰهِ نِعْمَةٌ
کُنْ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ	لَا تَفْعَلْ هٰذَا	سِرْتُ اِلَی الْکُوْفَةِ
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ	قَمَرٌ	اَلْمُعَلِّمُ صَالِحٌ
هُمْ اَصْحَابُ السُّوْقِ	یُفْتَحُ الْبَابُ	قَدْضَرَبَ
زَیْدٌ قَائِمٌ	یُؤْخَذُ الْبُرُّ	اُدْخُلْ

....

سبق نمبر ﴿11﴾

معرب و مبنی کے اعراب

اعراب (Vowels) **کی تعریف**:۔ وہ حروف یا حرکات، جو معرب کے آخر میں، کسی عامل کے باعث پیدا ہونے والی تبدیلی کو، ظاہر کرتے ہیں۔

معرب کے اعراب:۔ اس پر 4 طرح کے اعراب آتے ہیں۔

رَفع	نَصَب	جَرّ	جَزْم

جس کلمہ پر رفع ہو، اسے **مرفوع**، جس پر نصب ہو، اسے **منصوب**، جس پر جر ہو، اسے **مجرور** اور جس پر جزم ہو، اسے **مجزوم** کہا جاتا ہے۔

نوٹ:۔ جر کا استعمال، اسماء اور جزم کا، **افعال** کے ساتھ خاص ہے۔

مبنی کے اعراب:۔ اس کے بھی 4 اعراب ہیں۔

ضَمّ	فَتْح	کَسْر	سُکُوْن

جس کلمہ پر ضم ہو، اسے **مبنی بَرضَمّ**، جس پر فتح ہو، اسے **مبنی برفَتْح**، جس پر کسر ہو، اسے **مبنی بَرکَسْر** اور جس پر سکون ہو، اسے **مبنی بَرسُکُوْن** کہا جاتا ہے۔

مشترکہ اعراب:۔ معرب اور مبنی کے مشترکہ اعراب بھی 4 ہیں۔

ضمّہ	فَتْحہ	کَسْرَہ	سُکُوْن

جس کلمہ پر ضمہ ہو، اسے **مضموم**، جس پر فتحہ ہو، اسے **مفتوح** جس پر کسرہ ہو، اسے **مکسور** اور جس پر سکون ہو، اسے **ساکن** کہا جاتا ہے۔

اسمِ معرب کے اعراب اوراجرائے اعراب کے بعد اس کی مختلف حالتیں

اسمِ معرب کے اعراب:۔

اسم معرب پر جاری ہونے والے اعراب کی 2 قسمیں ہیں۔

(1) اعراب بالحرکت۔ (2) اعراب بالحروف۔

اعراب بالحرکت:۔ یہ 3 ہیں۔ ضمّه ، فَتْحه اور كَسْرَه ۔

اعراب بالحروف:۔ یہ بھی 3 ہیں۔ واو ، الف اور یاء ۔

⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛

اعراب بالحرکت اوراعراب بالحروف کی اقسام

ان میں سے ہرایک کی 2 قسمیں ہیں۔

(1) لفظی۔ (2) تقدیری۔

لفظی:۔ وہ اعراب، جوظاہراً نظر آئیں۔

تقدیری:۔ وہ اعراب، جوظاہراً نظر نہ آئیں، فقط عقل سے پہچانے جائیں۔

اجرائے اعراب کے بعد، اسمِ معرب کی مختلف حالتیں

اعراب کے اجراء کے بعد، اسمِ معرب کی، 3 حالتیں ہیں۔

(1) رفعی ۔ (2) نصبی۔ (3) جری ۔

﴿1﴾ حالتِ رفعی:۔

جب اسمِ معرب، کسی ایسے مقام پر ہو، جہاں واقع ہونے والے اسم پر ہمیشہ رفع آتا ہے، تواس وقت کہاجائے گا کہ یہ حالتِ رفعی میں ہے۔۔یا۔۔محلِ رفع (یعنی رفع کی

جگہ) میں واقع ہے۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ میں فاعل واقع ہونے کی بناء پر زَيْدٌ

﴿2﴾ حالتِ نصبی:۔

جب اسمِ معرب، کسی ایسے مقام پر ہو، جہاں واقع ہونے والے اسم پر ہمیشہ نصب آتا ہے، تواس وقت کہاجائے گا کہ یہ حالتِ نصبی میں ہے۔۔یا۔۔محلِ نصب میں واقع ہے۔ جیسے رَأَيْتُ زَيْدًا میں مفعول بہ واقع ہونے کی وجہ سے زَيْدًا

﴿3﴾ حالتِ جری:۔

جب اسمِ معرب، کسی ایسے مقام پر ہو، جہاں واقع ہونے والے اسم پر ہمیشہ جرآتا ہے، تواس وقت کہاجائے گا کہ یہ حالتِ جری میں ہے۔۔یا۔۔ محلِ جر میں واقع ہے۔ مثلاً مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں مجرور واقع ہونے کی بناء پر زَيْدٍ

⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛

﴿ لفظی ومحلی اعراب کی وضاحت ﴾

بسااوقات، کسی اسم پر، فقط سماع کالحاظ کرتے ہوئے، وہ اعراب جاری کئے جاتے ہیں، جن میں قواعدِ اعراب کی بالکل رعایت نہیں ہوتی۔اس صورت میں قواعد وسماع دونوں کالحاظ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ قواعد کی رو سے ثابت شدہ اعراب کو مَحَلِّي اور بدلیلِ سماع، بظاہر نظر آنے والے اعراب کو لَفظی سے تعبیر کرتے ہیں۔ نیز اس اسم کی اعرابی حالت بیان کرتے ہوئے، دونوں طرح کے اعراب کوذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ میں، مُسْلِمَاتٍ ،مفعول بہ واقع ہورہا ہے، چنانچہ قاعدے کی رو سے اس پر نصب آنا چاہیے، لیکن اہلِ عرب، ہراس جمع مؤنث کو، جس کے آخر میں الف اورتاء واقع ہو، حالتِ نصبی میں مجرور پڑھتے ہیں، لہٰذا دونوں صورتوں کی رعایت کرتے ہوئے کہا

جائے گا کہ مُسلِمَاتٍ، **لفظاً** مجرور اور **محلاً** منصوب ہے۔

نوٹ :- کلام عرب میں مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کون کون سے ہیں؟... اس کا بیان، انشاء اللہ ﷻ آگے آئے گا، اگلے سبق کے اعتبار سے فی الحال اتنا سمجھنا بہتر ہے کہ

(1) کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں، یہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

(2) جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، اسے مفعول بہ کہتے ہیں، یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

(3) جو اسم، حروفِ جارہ میں سے کسی کے بعد واقع ہو، اسے مجرور کہتے ہیں، اس پر ہمیشہ کسرہ آتا ہے۔ اور...

سبق نمبر ﴿12﴾

وجوہِ اعراب کے لحاظ سے اسم معرب کی 16 اقسام

﴿1﴾	مُفْرَدمُنْصَرِف صَحِیْح
﴿2﴾	مُفْرَدمُنْصَرِف جَارِیْ مَجْرَائے صَحِیْح
﴿3﴾	جَمْع مُکَسَّرمُنْصَرِف
﴿4﴾	جَمْع مُؤَنَّث سَالِم
﴿5﴾	غَیْرمُنْصَرِف
﴿6﴾	اَسْمَائے سِتَّہ مُکَبَّرَہ مُوَحَّدَہ جب کہ غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں
﴿7﴾	تَثْنِیَہ
﴿8﴾	کِلَا وکِلْتَا ، جب کہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں
﴿9﴾	اِثْنَان اور اِثْنَتَان
﴿10﴾	جَمْع مُذَکَّرسَالِم
﴿11﴾	اُولُوْ
﴿12﴾	عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ
﴿13﴾	اِسْم مَقْصُوْر
﴿14﴾	غیر جمع مذکر سالم، جب کہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو
﴿15﴾	اِسْم مَنْقُوْص
﴿16﴾	جمع مذکر سالم جب کہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو

﴿ان کی تعریفات اور اعراب﴾

﴿1﴾ مفرد منصرف صحیح:۔

ایسا اسم، جو واحد و منصرف ہو۔ اور۔ اس کے آخر میں، حرفِ علت نہ ہو۔

جیسے زَیْدٌ

نوٹ :۔ منصرف اور غیر منصرف، اسمِ معرب کی اقسام ہیں۔ ان کے بارے میں فی الحال اتنا یاد رکھیں کہ منصرف، وہ اسم معرب ہے، جس پر تنوین سمیت، تینوں حرکات آتی ہوں، جب کہ غیر منصرف، وہ اسم ہے، جس پر تنوین اور اکثر صورتوں میں کسرہ داخل نہیں ہوتا۔ ان شاء اللہ ﷻ ان کا تفصیلی بیان، اگلے سبق میں مذکور ہوگا۔

﴿2﴾ مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح:۔

ایسا واحد و منصرف اسم، جو صحیح کے قائم مقام ہو۔ اس کے آخر میں حرفِ علت اور اس کا ماقبل ساکن ہوتا ہے۔ جیسے دَلْوٌ (ڈول) ، ظَبْیٌ (ہرن)

نوٹ:۔ اس کا صحیح کے قائم مقام ہونا، صحیح کی مثل، تعلیل قبول نہ کرنے کے اعتبار سے ہے۔

﴿3﴾ جمع مکسر منصرف:۔

وہ جمع، جو منصرف ہو اور اسے بناتے وقت واحد کا وزن سلامت نہ رہے۔

جیسے رَجُلٌ ے رِجَالٌ

ان کے اعراب:۔

حالتِ رفعی	ضمہ کے ساتھ	جیسے	جَاءَ زَیْدٌ وَّظَبْیٌ وَّرِجَالٌ
حالتِ نصبی	فتحہ کے ساتھ	جیسے	رَاَیْتُ زَیْدًا وَّظَبْیًا وَّرِجَالًا
حالتِ جری	کسرہ کے ساتھ	جیسے	مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَّظَبْیٍ وَّرِجَالٍ

﴿4﴾ جمع مونث سالم:۔

وہ جمع، جسے بناتے وقت واحد کے آخر میں، الف اور تاء کا اضافہ کیا جائے۔ جیسے

مُسْلِمَةٌ ے مُسْلِمَاتٌ

اس کے اعراب:۔

حالتِ رفعی	ضمہ کے ساتھ	جیسے	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ
حالتِ نصبی	کسرہ کے ساتھ	جیسے	رَاَیْتُ مُسْلِمَاتٍ
حالتِ جری	کسرہ کے ساتھ	جیسے	مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

﴿5﴾ غیر منصرف:۔

وہ اسمِ معرب، جس پر کسرہ اور تنوین نہ آتی ہو۔ جیسے اَحْمَدُ

اس کے اعراب:۔

حالتِ رفعی	ضمہ کے ساتھ	جیسے	جَاءَ اَحْمَدُ
حالتِ نصبی	فتحہ کے ساتھ	جیسے	رَاَیْتُ اَحْمَدَ
حالتِ جری	فتحہ کے ساتھ	جیسے	مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ

﴿6﴾ اسمائے ستہ مکبرہ موحدہ جب کہ یائے متکلم کے غیر کی طرف مضاف ہوں:۔

یعنی وہ 6 اسماء، جو حالتِ تصغیر میں نہ ہوں، واحد ہوں، تثنیہ و جمع نہ ہوں اور یائے متکلم کے علاوہ کسی اور کی طرف مضاف ہوں۔

اسمائے ستہ مکبرہ، درج ذیل ہیں۔

اَبٌ (باپ)	اَخٌ (بھائی)	حَمٌ (دیور یا جیٹھ)
هَنٌ (شرمگاہ)	فَمٌ (منہ)	ذُوْمَالٍ (مال والا)

یہ اسماء، غیر یائے متکلم کی جانب اضافت کی صورت میں، درج ذیل شکل اختیار کرتے ہیں۔

اَبُوْکَ	اَخُوْکَ	حَمُوْکِ
هَنُوْکَ	فُوْکَ	ذُوْمَالٍ

ان کے اعراب:۔

حالتِ رفعی	و کے ساتھ	جیسے	جَاءَ اَخُوْکَ وَذُوْمَال
حالتِ نصبی	الف کے ساتھ	جیسے	رَاَیْتُ اَخَاکَ وَذَامَالٍ
حالتِ جری	ی کے ساتھ	جیسے	مَرَرْتُ بِاَخِیْکَ وَذِیْ مَالٍ

نوٹ:۔

(i) اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ اور فَمٌ اصل میں اَبَوٌ، اَخَوٌ، حَمَوٌ، هَنَوٌ اور فَوَهٌ تھے۔ جب یہ غیر یائے متکلم کی جانب مضاف ہوں، تو ان کی تعلیل کے باعث حذف شدہ واؤ لوٹ آتی ہے، جیسا کہ مثال مذکور میں ہوا۔

(ii) اگر یہ اسماء، حالتِ تصغیر میں مضاف ہوں۔۔ یا۔ کسی کی جانب مضاف نہ ہوں، تو ان کے اعراب، مفرد منصرف صحیح والے ہوں گے۔ جیسے

جَاءَ اُبَیُّکَ	رَاَیْتُ اُبَیَّکَ	مَرَرْتُ بِاُبَیِّکَ
جَاءَ اَبٌ	رَاَیْتُ اَبًا	مَرَرْتُ بِاَبٍ

(iii) اگر یہ تثنیہ۔۔ یا۔ جمع ہوں، تو تثنیہ وجمع والے اور اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں، تو چودھویں قسم غُلَامِیْ والے یعنی تینوں صورتوں میں، تقدیری اعراب قبول کریں گے۔

﴿7﴾ تثنیہ:۔

وہ اسم، جو دو افراد پر دلالت کرے اور اس کے واحد کے آخر میں، الف اور نونِ مکسورہ کا اضافہ کیا گیا ہو۔ جیسے رَجُلٌ ۔ رَجُلَانِ

﴿8﴾ کلا وکلتا جب کہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں:۔

جیسے کِلَاهُمَا اور کِلْتَا هُمَا ۔ یاد رکھیں کہ یہ دونوں تثنیہ نہیں، کیونکہ ان کا واحد نہیں آتا، بلکہ تثنیہ والے اعراب رکھنے کے باعث، مُلْحق بتثنیه ہیں۔

﴿9﴾ اثنانِ اور اثنتان:۔

یہ دونوں بھی تثنیہ نہیں، کیونکہ ان کا واحد نہیں آتا، بلکہ تثنیہ والے اعراب رکھنے کے باعث، مُلْحق بتثنیه ہیں۔

ان کے اعراب:۔

حالتِ رفعی	الف ماقبل مفتوح کے ساتھ	جیسے	جَاءَ رَجُلَانِ وَکِلَاهُمَا وَاثْنَانِ
حالتِ نصبی	یا ماقبل مفتوح کے ساتھ	جیسے	رَاَیْتُ رَجُلَیْنِ وَکِلَیْهِمَا وَاثْنَیْنِ
حالتِ جری	یا ماقبل مفتوح کے ساتھ	جیسے	مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ وَکِلَیْهِمَا وَاثْنَیْنِ

نوٹ:۔

کلا اور کلتا، اگر ضمیر کے بجائے، کسی اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں، تو ان کے اعراب، اسم مقصور (تیرھویں قسم) کے مطابق، تینوں صورتوں میں تقدیری ہوں گے۔ جیسے

جَاءَ کِلَا الرَّجُلَیْنِ رَاَیْتُ کِلَا الرَّجُلَیْنِ مَرَرْتُ بِکِلَا الرَّجُلَیْنِ

﴿10﴾ جمع مذکر سالم:۔

وہ جمع، جسے بناتے وقت واحد کا وزن سلامت رہے اور اسے، واحد کے آخر میں واؤ اور نون مفتوحہ کے اضافے سے بنایا جائے۔ جیسے **مُسْلِمٌ** سے **مُسْلِمُوْنَ**

﴿11﴾ اُولُوْ:۔

بمعنی والے۔ یہ، **ذُوْ** کی، **جمع غیر لفظ** ہے۔

﴿12﴾ عشرون تا تسعون:۔

یعنی آٹھ دہائیاں۔ **عِشْرُوْنَ، ثَلَاثُوْنَ، اَرْبَعُوْنَ، خَمْسُوْنَ، سِتُّوْنَ، سَبْعُوْنَ، ثَمَانُوْنَ، تِسْعُوْنَ**۔

نوٹ:۔ عشرون تا تسعون، جمع نہیں، کیونکہ ان کا واحد نہیں آتا، بلکہ یہ **مُلْحق بجمع** ہیں، کیونکہ ان پر جمع والے اعراب ہی جاری ہوتے ہیں۔

ان کے اعراب:۔

حالت	اعراب		مثال
حالتِ رفعی	**واو ماقبل مضموم** کے ساتھ	جیسے	**هُمْ مُسْلِمُوْنَ وَاُولُوْمَالٍ وَعِشْرُوْنَ رِجَالًا**
حالتِ نصبی	**یاماقبل مکسور** کے ساتھ	جیسے	**رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ وَاُولِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رِجَالًا**
حالتِ جری	**یاماقبل مکسور** کے ساتھ	جیسے	**مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ وَاُولِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رِجَالًا**

﴿13﴾ اسمِ مقصور:۔

وہ اسم، جس کے آخر میں الف مقصورہ، غیر زائدہ یعنی لام کلمے سے تبدیل

شدہ ہو۔ جیسے **اَلْمُوْسٰی**

نوٹ:۔ وہ اسم، جس کے آخر میں الف مقصورہ زائدہ ہو، جیسے **حُبْلٰی**، غیر منصرف ہوتا ہے۔ مذکورہ مثال، **مُوْسٰی** علیہ السلام کا علم مبارک نہیں، بلکہ **اِیْسَاءٌ** (بمعنی سر مونڈنا) مصدر سے، اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ بغیر الف لام کے، تنوین کے ساتھ **مُوْسًی** پڑھا جائے گا۔ اصل میں **مُوْسَیٌ** تھا۔ اگر تنوین کے نون کو ظاہر کر کے پڑھا جائے، تو **مُوْسَیُنْ** ہوگا۔ اب اجوف کے قاعدے، یاء متحرک، ماقبل مفتوح ہو، تو اس، یا کو الف سے بدل دیتے ہیں، کے مطابق، **مُوْسَانْ** ہوا۔ پھر اجتماع ساکنین سے الف کو گرایا، **مُوْسَنْ** ہوگیا۔ نون تنوین کو، ماقبل حرکت کے تابع کر کے لکھا، تو **مُوْسًی** ہوا۔ الف لام کے ساتھ لکھیں، تو **اَلْمُوْسٰی** پڑھا جائے گا۔

﴿14﴾ غیرِ جمع مذکر سالم جب کہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو:۔ جیسے **غُلَامِیْ**

اس کے اعراب:۔

حالت	اعراب		مثال
حالتِ رفعی	**تقدیرِ ضمہ** کے ساتھ	جیسے	**جَاءَ الْمُوْسٰی وَغُلَامِیْ**
حالتِ نصبی	**تقدیرِ فتحہ** کے ساتھ	جیسے	**رَاَیْتُ الْمُوْسٰی وَغُلَامِیْ**
حالتِ جری	**تقدیرِ کسرہ** کے ساتھ	جیسے	**مَرَرْتُ بِالْمُوْسٰی وَغُلَامِیْ**

﴿15﴾ اسمِ منقوص:۔

وہ اسم، جس کے آخر میں یاء اور اس کا ماقبل مکسور ہو۔ جیسے **اَلْقَاضِیْ**

ان کے اعراب:۔

حالت	اعراب		مثال
حالتِ رفعی	**تقدیرِ ضمہ** کے ساتھ	جیسے	**جَاءَ الْقَاضِیْ**
حالتِ نصبی	**فتحِ لفظی** کے ساتھ	جیسے	**رَاَیْتُ الْقَاضِیَ**

حالت جری	تقدیرِ کسرہ کے ساتھ	جیسے	مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ

﴿16﴾ جمع مذکر سالم جب کہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو:۔ جیسے مُسْلِمِيَّ

اس کے اعراب:۔

حالتِ رفعی	تقدیرِ واؤ کے ساتھ	جیسے	جَاءَ مُسْلِمِيَّ
حالتِ نصبی	یاماقبل مکسور کے ساتھ	جیسے	رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ
حالت جری	یاماقبل مکسور کے ساتھ	جیسے	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ

نوٹ:۔

حالتِ رفعی میں مُسْلِمِيَّ ،اصل میں مُسْلِمُوْنَ ىَ تھا۔اضافت کی وجہ سے جمع مذکر سالم کا نون گر گیا۔ مُسْلِمُوْىَ رہ گیا۔پھر قاعدہ ہے کہ واؤ اور یاء، ایک کلمے میں اکٹھی آجائیں اور ان میں سے پہلا حرف ساکن ہو، تو واؤ کو یاء کرنا، پھر یاء کا یاء میں ادغام کرنا، واجب ہے۔ چنانچہ، مذکورہ قانون کے مطابق، واؤ کو یاء کرکے، یاء کا یاء میں ادغام کردیا۔ مُسْلِمُيَّ ہوگیا۔ پھر یاء کی مناسبت سے ماقبل ضمہ کو، کسرہ سے بدل دیا۔

اور حالتِ نصبی وجری میں اس کی اصل، مُسْلِمِيْنَ ىَ تھی۔اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔ مُسْلِمِيْ ىَ رہ گیا، پھر یاء کا یاء میں ادغام کردیا۔ مُسْلِمِيَّ ہوگیا۔

	اسم معرب	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
1	مفرد منصرف صحیح	ضمہ کے ساتھ	فتحہ کے ساتھ	کسرہ کے ساتھ
2	مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح	ضمہ کے ساتھ	فتحہ کے ساتھ	کسرہ کے ساتھ
3	جمع مکسر منصرف	ضمہ کے ساتھ	فتحہ کے ساتھ	کسرہ کے ساتھ
4	جمع مؤنث سالم	ضمہ کے ساتھ	کسرہ کے ساتھ	کسرہ کے ساتھ
5	غیر منصرف	ضمہ کے ساتھ	فتحہ کے ساتھ	فتحہ کے ساتھ
6	اسمائے ستہ مکبرہ موحدہ جبکہ یائے متکلم کے غیر کی طرف مضاف ہوں	واؤ کے ساتھ	الف کے ساتھ	یاء کے ساتھ
7	تثنیہ	الف کے ساتھ	یاء ماقبل مفتوح	یاء ماقبل مفتوح
8	کلا وکلتا	الف کے ساتھ	یاء ماقبل مفتوح	یاء ماقبل مفتوح
9	اثنان اور اثنتان	الف کے ساتھ	یاء ماقبل مفتوح	یاء ماقبل مفتوح
10	جمع مذکر سالم	واؤ ماقبل مضموم	یاء ماقبل مکسور	یاء ماقبل مکسور
11	اولو	واؤ ماقبل مضموم	یاء ماقبل مکسور	یاء ماقبل مکسور
12	عشرون تا تسعون	واؤ ماقبل مضموم	یاء ماقبل مکسور	یاء ماقبل مکسور
13	اسم مقصور	تقدیرِ ضمہ کے ساتھ	تقدیرِ فتحہ کے ساتھ	تقدیرِ کسرہ کے ساتھ
14	غیر جمع مذکر سالم جب کہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔	تقدیرِ ضمہ کے ساتھ	تقدیرِ فتحہ کے ساتھ	تقدیرِ کسرہ کے ساتھ
15	اسم منقوص	تقدیرِ ضمہ کے ساتھ	فتحہ لفظی کیساتھ	تقدیرِ کسرہ کے ساتھ
16	جمع مذکر سالم جبکہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔	تقدیرِ واؤ کے ساتھ	یاء ماقبل مکسور	یاء ماقبل مکسور

{مشق}

درج ذیل احادیثِ کریمہ میں موجود اسمائے معربہ پہچان کر، اعرابی حالت کی نشاندہی فرمائیں۔

﴿1﴾ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

﴿2﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ؟... قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

﴿3﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اُرِیْتُ النَّارَ فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَاءُ یَكْفُرْنَ قِیْلَ اَیَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ یَكْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْاَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَیْئًا قَالَتْ مَارَاَیْتُ مِنْكَ خَیْرًا قَطُّ۔

﴿4﴾ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ كُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطٍ۔

سبق نمبر ﴿13﴾

اسمِ معرب کی اسبابِ منع صرف کے اعتبار سے تقسیم

اسبابِ منع صرف پائے جانے.. یا نہ پائے جانے کے اعتبار سے، اسمِ معرب کی 2 قسمیں ہیں۔ (1) مُنْصَرِف۔ (2) غیرمُنْصَرِف۔

منصرف:۔

وہ اسمِ معرب، جس میں اسبابِ منع صرف میں سے 2 سبب.. یا.. ایک ایسا سبب، جو 2 کے قائم مقام ہو، نہ پایا جائے۔ جیسے **زَیْدٌ**

منصرف کا حکم:۔

اس پر تنوین سمیت، تینوں حرکات داخل ہوسکتی ہیں۔

غیرمنصرف:۔

وہ اسمِ معرب جس میں اسبابِ منع صرف میں سے 2 سبب.. یا.. 1 ایسا سبب، جو 2 کے قائم مقام ہو، پایا جائے۔ جیسے **اَحْمَدُ**

غیرمنصرف کا حکم:۔

(i) اگر یہ الف لام اور اضافت کے بغیر ہو، تو اس پر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہوسکتی۔

(ii) دخول الف لام اور اضافت کی صورت میں اس پر کسرہ داخل ہوسکتا ہے۔ جیسے

مَرَرْتُ بِالْاَحْمَدِ ..یا.. **مَرَرْتُ بِمَسَاجِدِكُمْ**

اسبابِ منع صرف

کسی اسم میں پائے جانے والے وہ اوصاف ہیں، جن کے مخصوص شرائط کے ساتھ پائے جانے کی بناء پر، اس اسم کو، غیر منصرف اسماء میں شمار کیا جاتا ہے۔

وضاحتِ ضروریہ:۔

خوب خیال رہے کہ اسبابِ منع صرف، قبیلۂ اوصاف سے ہیں، گروہ اسماء سے نہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ غیر منصرف وہ اسم ہو کہ جس میں ان نو اسماء میں سے دو اسم پائے جائیں۔ حالانکہ غیر منصرف میں دو اسم نہیں پائے جاتے، بلکہ وہ دو اوصاف سے متصف ہوتا ہے۔ چنانچہ ان سب کی تعریف کرتے ہوئے یوں کہنا ہرگز درست نہ ہوگا کہ **عدل یا وصف یا تانیث وہ اسم ہے**، بلکہ اس طرح تعریف کرنی چاہیئے کہ لفظ **ہونا** استعمال ہو، تاکہ ان کے اوصاف ہونے پر دلالت ہو سکے۔ جیسا کہ مذکورہ تمام تعریفات میں خیال رکھا گیا ہے۔ ان کی شرائط، اگلی کتب میں پڑھائی جائیں گی۔ ان شاء اللہ ﷻ

یہ **9** ہیں۔

عُدْل	وَصْف	تَانِیْث	مَعْرِفه	عُجْمَه
جَمْعُ	تَرْکِیْب	وَزْنِ فِعْل	الف ون زَائِدَتَان	

ان سب کی تفصیل

عَدْل	اسم کا، بغیر کسی صرفی قاعدے کے، ایک صیغے سے دوسرے صیغے میں تبدیل ہو جانا۔ جیسے **عَامِرٌ** سے **عُمَرُ**

وَصْف	اسم کا، کسی ایسی مبہم ذات پر دلالت کرنے والا ہونا، جس کا کسی صفت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہو۔ جیسے **اَحْمَرُ (کوئی سرخ چیز)**
تَانِیْث	اسم کا، علاماتِ تانیث میں سے کسی علامت پر مشتمل ہونا۔ جیسے **طَلْحَةُ ، حَمْرَاءُ ، حُبْلٰی**
مَعْرِفه	اسم کا، کسی علم یعنی نام پر مشتمل ہونا۔ جیسے **عُمَرُ**
عُجْمَه	اسم کا غیر عربی ہونا۔ جیسے **اِبْرَاهِیْمُ**
جَمْع	اسم کا، جمع مُنْتَهَی الْجُمُوْع کے وزن پر مشتمل ہونا۔ جیسے **مَسَاجِدُ**
تَرْکِیْب	دو اسماء کا اس طرح ایک ہو جانا کہ درمیان میں کوئی حرف پوشیدہ نہ ہو۔ جیسے **مَعْدِیْکَرِبُ**
وَزْنِ فعل	اسم کا، کسی ایسے وزن پر ہونا، جسے اوزانِ فعل میں شمار کیا جاتا ہو۔ جیسے **اَحْمَدُ**
الف ونون زائدتان	اسم کے آخر میں الف اور نون کا زائد ہونا۔ جیسے **عِمْرَانُ ، عُثْمَانُ**

نوٹ:۔ (i) الف مقصورہ اور الف ممدودہ کے ساتھ تانیث اور جمع منتہی الجموع، **2** اسباب کے قائم مقام ہیں۔

(ii) **منتہی الجموع** وہ جمع ہے، جو **مَفَالُ**...یا... **مَفَاعِلُ**...یا... **مَفَاعِیْلُ** کے وزن پر ہو۔ جیسے **دَوَابُّ ، مَسَاجِدُ** اور **مَصَابِیْحُ**

{ مشق }

درج ذیل سے منصرف اور غیر منصرف اسماء، علیحدہ علیحدہ کیجئے۔ نیز غیر منصرف اسماء میں اسبابِ منعِ صرف کی نشاندہی بھی فرمایئے۔

قِیْلَ رِجَالٌ ثَلٰثَةٌ اَرَادُتْ اِلٰی مَکَّةَ	عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِیِّ ﷺ
ذَهَبَ اَحْمَدُ لِاِرْسَالِ دَعْوَةِ اِبْرَاهِیْمَ	جَاءَ تْ حُبْلٰی اِلٰی طَیِّبَةٌ
قَالَ مَعْدِیْکَرِبُ نَحْنُ نَفْتَحُ غَدًا	اِمْرَاَةٌ حَمْرَاءُ مَاتَتْ فِی عَرَفَةَ
لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ	قَالَ الْاَمِیْرُ ارْکَبُوْا عَلٰی دَوَابِّکُمْ
سَقَطَ فِی الْبِئْرِ رَجُلٌ اَسْوَدُ	بَعْلَبَکُّ مِصْرٌ کَبِیْرٌ
یَا عُثْمَانُ اِحْفَظْ دَرْسَکَ کُلَّ یَوْمٍ	رَأَیْتُ سَکْرَانَ فِی السُّوْقِ

سبق نمبر ﴿14﴾

اسمِ غیر متمکن کی اقسام

اس کی 8 مشہور اقسام، درج ذیل ہیں۔

مُضْمَرَات	اسمائے اِشَارَات	اسمائے مَوْصُوْلَه	اسمائے اَصْوَات
اسمائے ظُرُوْف	اسمائے اَفْعَال	اسمائے کِنَایَات	مُرَکَّبِ بِنَائی

مُضْمَرَات (Personal Pronouns):۔

مُضْمَر کی جمع ہے، بمعنی پوشیدہ کیا ہوا۔ اسے ضمیر بھی کہتے ہیں۔ اصطلاحی طور پر ضمیر، وہ اسم ہے، جو کسی حاضر، متکلم۔۔یا۔۔ماقبل ذکر کردہ کسی غائب پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ اس کی جمع، ضمائر ہے۔

اس کی 5 اقسام ہیں۔

مَرْفُوْع مُتَّصِل	مَرْفُوْع مُنْفَصِل	مَنْصُوْب مُتَّصِل
مَنْصُوْب مُنْفَصِل	مجرور مُتَّصِل	

ضمیر مرفوع متصل:۔

وہ ضمیر، جو محلِ رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ میں تُ۔ یہ 14 ضمیریں ہیں۔

صیغه	ضمیر	ترجمه
ضَرَبْتُ	تُ ضمیر بارز واحد مذکر و مؤنث متکلم	مارا مجھ ایک مرد یا عورت نے

ضَرَبْنَا	نَا ضمیر بارز تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	مارا ہم دو یا سب مردوں یا عورتوں نے
ضَرَبْتَ	تَ ضمیر بارز واحد مذکر حاضر	مارا تجھ ایک مرد نے
ضَرَبْتُمَا	تُمَا ضمیر بارز تثنیہ مذکر حاضر	مارا تم دو مردوں نے
ضَرَبْتُمْ	تُمْ ضمیر بارز جمع مذکر حاضر	مارا تم سب مردوں نے
ضَرَبْتِ	تِ ضمیر بارز واحد مؤنث حاضر	مارا تجھ ایک عورت نے
ضَرَبْتُمَا	تُمَا ضمیر بارز تثنیہ مؤنث حاضر	مارا تم دو عورتوں نے
ضَرَبْتُنَّ	تُنَّ ضمیر بارز جمع مؤنث حاضر	مارا تم سب عورتوں نے
ضَرَبَ	هُوَ ضمیر مستتر واحد مذکر غائب	مارا اس ایک مرد نے
ضَرَبَا	ا ضمیر بارز تثنیہ مذکر غائب	مارا ان دو مردوں نے
ضَرَبُوْا	و ضمیر بارز جمع مذکر غائب	مارا ان سب مردوں نے
ضَرَبَتْ	هِيَ ضمیر مستتر واحد مؤنث غائب	مارا اس ایک عورت نے
ضَرَبَتَا	ا ضمیر بارز تثنیہ مؤنث غائب	مارا ان دو عورتوں نے
ضَرَبْنَ	ن ضمیر بارز جمع مؤنث غائب	مارا ان سب عورتوں نے

نوٹ:۔ یہ ضمیریں ہمیشہ فاعل ..یا.. نائب الفاعل واقع ہوتی ہیں۔

ضمیرِ مرفوع متصل کی اقسام:۔

اس کی 2 قسمیں ہیں۔ (1) بارِز۔ (2) مُستَتِر۔

ضمیرِ بارز:۔ وہ ضمیر، جسے ظاہراً دیکھا اور پڑھا جاسکے۔ جیسے ضَرَبْتُ میں تُ

ضمیرِ مرفوع متصل بارز کے پائے جانے کے مقامات

یہ 2 مقامات پر پائی جاتی ہیں۔

(1) فعل ماضی میں۔ (2) فعل مضارع میں۔

ماضی میں:۔ واحد مذکر و مونث غائب کے علاوہ 12 صیغوں میں۔

فعل مضارع میں:۔ ضمہ اعرابی والے پانچ صیغوں کے علاوہ، بقیہ 9 صیغوں میں۔

ضمیرِ مستتر:۔ وہ ضمیر، جسے ظاہراً دیکھا اور پڑھا نہ جاسکے۔ جیسے ضَرَبَ میں هُوَ۔ ان کی بھی 2 قسمیں ہیں۔

(1) جائزُ الِاستِتَار۔ (2) وَاجِبُ الِاستِتَار۔

جائز الاستتار:۔

وہ ضمیر، جس کی جگہ اسمِ ظاہر بطورِ فاعل آسکے۔ جیسے ضَرَبَ میں هُوَ

یہاں اسمِ ظاہر بھی فاعل آسکتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ زیدٌ

ضمیرِ مرفوع متصل جائز الاستتار کے پائے جانے کے مقامات

یہ 3 مقامات پر پائی جاتی ہیں۔

{i} ماضی میں۔ {ii} مضارع میں۔

{iii} صفت (یعنی اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، صفتِ مشبہ وغیرہ) کے صیغوں میں

فعل ماضی و مضارع میں:۔ واحد مذکر و مونث غائب (ضَـــرَبَ ،

ضَرَبْتُ، يَضرِبُ، تَضرِبُ) کے صیغوں میں۔

صفت میں:۔ واحد مذکر و مؤنث (مثلاً ضَارِبٌ اور ضَارِبَةٌ) کے صیغوں میں۔

واجب الاستتار:۔

وہ ضمیر، جس کی جگہ اسمِ ظاہر بطور فاعل نہ آ سکے۔ جیسے

أَضرِبُ میں أَنَا

ضمیرِ مرفوع متصل واجب الاستتار کے پائے جانے کے مقامات

یہ 2 مقامات پر پائی جاتی ہیں۔

(i) مضارع میں۔ (ii) صفت میں۔

مضارع میں:۔ واحد مذکر حاضر (تَضرِبُ) اور واحد و جمع متکلم (أَضرِبُ، نَضرِبُ) کے صیغوں میں۔

صفت میں:۔ تثنیہ (ضَارِبَانِ) اور جمع (ضَارِبُونَ، ضَارِبَاتٌ) کے صیغوں میں۔

ضمیر مرفوع منفصل:۔

وہ ضمیر، جو محلِ رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو۔ جیسے أَنَا، أَنتَ، هُوَ۔ یہ بھی 14 ہیں۔

ضمیر	استعمال	ترجمہ
أَنَا	واحد مذکر و مؤنث متکلم	میں ایک مرد یا عورت
نَحْنُ	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	ہم دو یا سب مرد یا عورتیں
أَنْتَ	واحد مذکر حاضر	تو ایک مرد
أَنْتُمَا	تثنیہ مذکر حاضر	تم دو مرد
أَنْتُمْ	جمع مذکر حاضر	تم سب مرد
أَنْتِ	واحد مؤنث حاضر	تو ایک عورت
أَنْتُمَا	تثنیہ مؤنث حاضر	تم دو عورتیں
أَنْتُنَّ	جمع مؤنث حاضر	تم سب عورتیں
هُوَ	واحد مذکر غائب	وہ ایک مرد
هُمَا	تثنیہ مذکر غائب	وہ دو مرد
هُمْ	جمع مذکر غائب	وہ سب مرد
هِيَ	واحد مؤنث غائب	وہ ایک عورت
هُمَا	تثنیہ مؤنث غائب	وہ دو عورتیں
هُنَّ	جمع مؤنث غائب	وہ سب عورتیں

نوٹ:۔ یہ ضمیریں عموماً مبتداء، خبر، فاعل، یا، نائب الفاعل واقع ہوتی ہیں۔

ضمیر منصوب متصل:۔

وہ ضمیر، جو محلِ نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ جیسے ضَرَبَنِي

میں ی۔ یہ بھی 14 ہیں۔

صیغہ	ضمیر	ترجمہ
ضَرَبَنِیْ	ی ضمیر واحد مذکر مؤنث متکلم	مارا اس ایک مرد نے مجھ ایک مرد یا عورت کو
ضَرَبَنَا	نَا ضمیر تثنیہ وجمع مذکر و مؤنث متکلم	مارا اس ایک مرد نے ہم دو یا سب مردوں یا عورتوں کو
ضَرَبَکَ	کَ ضمیر واحد مذکر حاضر	مارا اس ایک مرد نے تجھ ایک مرد کو
ضَرَبَکُمَا	کُمَا ضمیر تثنیہ مذکر حاضر	مارا اس ایک مرد نے تم دو مردوں کو
ضَرَبَکُمْ	کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر	مارا اس ایک مرد نے تم سب مردوں کو
ضَرَبَکِ	کِ ضمیر واحد مؤنث حاضر	مارا اس ایک مرد نے تجھ ایک عورت کو
ضَرَبَکُمَا	کُمَا ضمیر تثنیہ مؤنث حاضر	مارا اس ایک مرد نے تم دو عورتوں کو
ضَرَبَکُنَّ	کُنَّ ضمیر جمع مؤنث حاضر	مارا اس ایک مرد نے تم سب عورتوں کو
ضَرَبَہٗ	ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب	مارا اس ایک مرد نے اس ایک مرد کو
ضَرَبَھُمَا	ھُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب	مارا اس ایک مرد نے ان دو مردوں کو
ضَرَبَھُمْ	ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب	مارا اس ایک مرد نے ان سب مردوں کو
ضَرَبَھَا	ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب	مارا اس ایک مرد نے اس ایک عورت کو
ضَرَبَھُمَا	ھُمَا ضمیر تثنیہ مؤنث غائب	مارا اس ایک مرد نے ان دو عورتوں کو
ضَرَبَھُنَّ	ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب	مارا اس ایک مرد نے ان سب عورتوں کو

نوٹ:۔ یہ ضمائر مفعول بہ۔۔یا۔۔کسی **عامل ناصب** (جیسے اِنَّ وغیرہ) کا معمول واقع ہوتی ہیں۔

ضمیر منصوب منفصل:۔

وہ ضمیر، جو محلِ نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو۔ جیسے **اِیَّاکَ نَعْبُدُ** میں **اِیَّا**۔ یہ بھی 14 ہیں۔

ضمیر	استعمال	ترجمہ
اِیَّایَ	ضمیر واحد مذکر و مؤنث متکلم	خاص مجھ ایک مرد یا عورت کو
اِیَّانَا	ضمیر تثنیہ وجمع مذکر و مؤنث متکلم	خاص ہم دو یا سب مردوں یا عورتوں کو
اِیَّاکَ	ضمیر واحد مذکر حاضر	خاص تجھ ایک مرد کو
اِیَّا کُمَا	ضمیر تثنیہ مذکر حاضر	خاص تم دو مردوں کو
اِیَّا کُمْ	ضمیر جمع مذکر حاضر	خاص تم سب مردوں کو
اِیَّاکِ	ضمیر واحد مؤنث حاضر	خاص تجھ ایک عورت کو
اِیَّا کُمَا	ضمیر تثنیہ مؤنث حاضر	خاص تم دو عورتوں کو
اِیَّا کُنَّ	ضمیر جمع مؤنث حاضر	خاص تم سب عورتوں کو
اِیَّاہُ	ضمیر واحد مذکر غائب	خاص اس ایک مرد کو
اِیَّا ھُمَا	ضمیر تثنیہ مذکر غائب	خاص ان دو مردوں کو
اِیَّا ھُمْ	ضمیر جمع مذکر غائب	خاص ان سب مردوں کو

اِيَّا هَا	ضمیر واحد مؤنث غائب	خاص اس ایک عورت کو
اِيَّا هُمَا	ضمیر تثنیہ مؤنث غائب	خاص ان دو عورتوں کو
اِيَّاهُنَّ	ضمیر جمع مؤنث غائب	خاص ان سب عورتوں کو

نوٹ:۔ (i) یہ ضمیریں، **مفعول بہ** واقع ہوتی ہیں۔

(ii) ضمیر منصوب منفصل، صرف **اِيَّا** ہے۔ آگے آنے والے تمام، حروف ہیں اور متکلم، حاضر.. یا.. غائب پر دلالت کے لئے لاحق کئے جاتے ہیں۔

ضمیرِ مجرور متصل:۔

وہ ضمیر، جو محلِ جر میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ جیسے **لَهٗ** اور **غُلَامُهٗ** میں **ہٗ**۔ یہ بھی **14** ہیں۔...

جارمجرور	ضمیر	ترجمه
لِیْ	ی ضمیر واحد مذکر مؤنث متکلم	مجھ ایک مرد یا عورت کے واسطے
لَنَا	نَا ضمیر تثنیہ وجمع مذکر و مؤنث متکلم	ہم دو یا سب مردوں یا عورتوں کے واسطے
لَکَ	كَ ضمیر واحد مذکر حاضر	تجھ ایک مرد کے واسطے
لَکُمَا	کُمَا ضمیر تثنیہ مذکر حاضر	تم دو مردوں کے واسطے
لَکُمْ	کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر	تم سب مردوں کے واسطے
لَکِ	كِ ضمیر واحد مؤنث حاضر	تجھ ایک عورت کے واسطے
لَکُمَا	کُمَا ضمیر تثنیہ مؤنث حاضر	تم دو عورتوں کے واسطے

لَکُنَّ	کُنَّ ضمیر جمع مؤنث حاضر	تم سب عورتوں کے واسطے
لَهٗ	ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب	اس ایک مرد کے واسطے
لَهُمَا	ھُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب	ان دو مردوں کے واسطے
لَهُمْ	ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب	ان سب مردوں کے واسطے
لَهَا	ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب	اس ایک عورت کے واسطے
لَهُمَا	ھُمَا ضمیر تثنیہ مؤنث غائب	ان دو عورتوں کے واسطے
لَهُنَّ	ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب	ان سب عورتوں کے واسطے

نوٹ:۔ یہ ضمیریں، **حرف جار کا مجرور** .. یا.. **مضاف الیہ** واقع ہوتی ہیں۔

﴿ ضمائر سے متعلقہ چند ضروری امور ﴾

﴿1﴾ اصول یہی ہے کہ غائب کی ضمیر، ماقبل مذکور کسی نہ کسی شے کی طرف دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ ضمیر کو **رَاجِع** (لوٹنے والی) اور اس شے کو اس کا **مَرْجِع** (یعنی لوٹنے کا مقام) کہا جاتا ہے۔

﴿2﴾ بسا اوقات، ضمیر غائب کے ماقبل کوئی مرجع نہیں ہوتا، بلکہ مابعد آنے والا جملہ اس کی تفسیر کر رہا ہوتا ہے، اس صورت میں اگر مذکر کی ضمیر ہو، تو اسے ضمیرِ شان اور مؤنث کی ہو، تو اسے ضمیرِ قصہ کہا جاتا ہے۔ جیسے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (آپ فرما دیجئے کہ شان یہ ہے کہ اللہ ﷻ ایک ہے)

اِنَّهَا فَاطِمَةُ رَكِبَتْ (بے شک قصہ یہ ہے کہ فاطمہ سوار ہوئی)

﴿3﴾ غائب کی ضمیروں کی ھاء، واحد مؤنث کے علاوہ بقیہ پانچ صیغوں میں،

یائے ساکنہ اور کسرہ کے بعد، کسرہ کے ساتھ پڑھی جائے گی۔ جیسے

فِيهِ، فِيهِمَا، فِيهِم، فِيهِمَا، فِيهِنَّ ..... بِهِ، بِهِمَا، بِهِم، بِهِمَا، بِهِنَّ

﴿4﴾ اگر کسی فعل کا فاعل، اسم ظاہر۔۔یا۔ضمیر بارزنہ ہو،تو واحد و تثنیہ و جمع ہونے میں مطابقت کا خیال رکھتے ہوئے، فعل میں موجود ضمیر مرفوع متصل مستتر کو فاعل بنائیں گے۔ جیسے **ضَرَبَ میں هُوَ.....اَضْرِبُ میں اَنَا.....اور.....اِضْرِبْ میں اَنْتَ**

﴿5﴾ جو ضمیر، مبتداء اور خبر کے درمیان، خبر اور صفت میں امتیاز پیدا کرنے کے لئے لائی جائے، اسے ضمیر فصل کہتے ہیں۔ یہ **2** مقامات پر آتی ہے۔

(i) جب مبتداء اور خبر، دونوں معرفہ ہوں۔ جیسے **اُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ**

(ii) جب خبر، اسم تفضیل ہو اور مِن کے ساتھ مستعمل ہو۔ جیسے

كَانَ زَيْدٌ هُوَ اَفْضَلُ مِنْ بَكْرٍ

{ مشق }

درج ذیل احادیث میں ضمائر کی اقسام متعین کیجئے۔

(1) بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ؟...قَالَ فَاِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا؟... قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔

(2) كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمَرَهُمْ اَمَرَهُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا يُطِيْقُوْنَ قَالُوْا اِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَغْضَبُ حَتّٰى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنَّ اَتْقَاكُمْ وَاَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ اَنَا۔

(3) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ۔

اَسمائے اِشارات (Demonstrative Pronouns):-

وہ اسماء، جنھیں کسی محسوس ونظر آنے والی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔لیکن بسا اوقات انھیں مجازاً نظر نہ آنے والی اشیاء کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بھی استعمال کرلیا جاتا ہے۔اسمائے اشارات یہ ہیں۔

اسمِ اشارہ	ترجمہ	جنس ونوع
ذَا	یہ ایک مرد	واحد مذکر
ذَانِ	یہ دو مرد (حالتِ رفعی میں)	تثنیہ مذکر
ذَیْنِ	یہ دو مرد (حالتِ نصبی وجری میں)	تثنیہ مذکر
تَا	یہ ایک عورت	واحد مؤنث
تِیْ	یہ ایک عورت	واحد مؤنث
تِهْ	یہ ایک عورت	واحد مؤنث
ذِهْ	یہ ایک عورت	واحد مؤنث
ذِهِیْ	یہ ایک عورت	واحد مؤنث
تِهِیْ	یہ ایک عورت	واحد مؤنث
تَانِ	یہ دو عورتیں (حالتِ رفعی میں)	تثنیہ مؤنث
تَیْنِ	یہ دو عورتیں (حالتِ نصبی وجری میں)	تثنیہ مؤنث
اُولَاءِ ۔یا۔ اُولٰی	یہ سب مرد یا عورتیں	جمع مذکر ومؤنث

اسمِ اشارہ اور مشار الیہ سے متعلقہ ضروری باتیں

(1) جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے،اسے **مُشَارٌ اِلَيْه** کہتے ہیں۔

(2) کبھی اسمِ اشارہ سے قبل،ایک ہا لگائی جاتی ہے،جسے **ہائے تنبیہ** کہتے ہیں۔اس سے مقصود مخاطب کو خبردار کرنا ہوتا ہے،تاکہ وہ،متکلم کے بیان کیے جانے والے مضمون سے غافل نہ رہ جائے۔جیسے

هٰذَا ، هٰذَانِ، هٰذَیْنِ ، هٰتَا، هٰتِیْ، هٰتِهْ ، هٰذِهْ ، هٰذِهِیْ ،

هٰتِهِیْ ، هٰتَانِ ، هٰتَیْنِ ، هٰؤُلَاءِ (مد کے ساتھ) ، **هٰؤُلٰی** (قصر کے ساتھ)

(3) کبھی اسمِ اشارہ کے آخر میں حروفِ خطاب، **کَ ، کُمَا ، کُمْ ، کِ ، کُمَا ، کُنَّ** ، لگا دیتے ہیں،تاکہ مخاطب کے مفرد وتثنیہ وجمع اور مذکر ومؤنث ہونے پر دلالت کرے۔اس میں اشارہ کرنے والا ایک رہے گا،مخاطب میں تبدیلی آئے گی۔جیسے

ذَاکَ ، ذَا کُمَا ، ذَا کُمْ ، ذَاکِ ، ذَا کُمَا ، ذَا کُنَّ

(4) مشار الیہ کی، **3** اقسام ہیں۔

(۱) **قریب:-** جب اسمِ اشارہ،کاف اور لام سے خالی ہو۔جیسے

هٰذَا ۔اور۔ **هٰؤُلَاءِ**

(۲) **متوسط:-** جب اسمِ اشارہ کے بعد،حرفِ خطاب کاف ہو۔جیسے

ذَاکَ ، ذَاکُمَا ۔اور۔ **تِیْکَ**

(۳) **بعید:-** جب اسمِ اشارہ کے بعد،لام لاحق ہو۔جیسے

ذَالِکَ ، ذَالِکُمَا ، ذَالِکُمْ ، ذَالِکِ ، ذَالِکُمَا ، ذَالِکُنَّ ، تِلْکَ

(5) بسا اوقات،کسی جگہ ومکان کی طرف اشارہ مقصود ہوتا ہے۔اس کے لئے

کچھ مخصوص الفاظ ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مکانِ قریب کے لئے	هُنَا (یہاں)۔۔یا۔۔هٰهُنَا (یہاں)
مکانِ متوسط کے لئے	هُنَاکَ (وہاں)
مکانِ بعید کے لئے	هُنَالِکَ (وہاں)۔۔ثَمَّ۔۔یا۔۔ثَمَّةَ (وہاں)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اسمائے مَوْصُوْلَہ (Relative Pronouns):۔

وہ اسماء، جو جملہ خبریہ سے مل کر، کسی معین چیز پر دلالت کریں۔۔یا۔۔وہ اسماء، جو کسی جملہ خبریہ سے ملے بغیر، جملے کا کامل جزو نہ بن سکیں۔

اسم موصول کے بعد واقع، اس جملے کو **صِلہ** کہتے ہیں۔ **صِلہ** میں ایک ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے، جو تذکیر و تانیث و واحد و تثنیہ و جمع میں اسم موصول کے مطابق ہو اور اس کی طرف لوٹے، تا کہ اسم موصول اور جملے میں باہم ربط پیدا ہو سکے۔ اس ضمیر کو **عائد** کہتے ہیں۔ اگر **صِلہ** کسی ضمیر سے شروع ہو رہا ہو تو اس ضمیر کو **صدرِ صلہ** کہا جاتا ہے۔ جیسے **جَاءَنِی الَّذِیْ هُوَضَرَبَکَ** (میرے پاس وہ شخص آیا، جس نے تجھے مارا)۔ اس میں **اَلَّذِیْ** اسم موصول، **هُوَضَرَبَکَ** صلہ، اور **هُوَ** صدرِ صلہ وضمیر عائد ہے۔ اسمائے موصولہ یہ ہیں۔

اسمائے موصولہ	ترجمہ	جنس ونوع
اَلَّذِیْ	وہ جو۔۔یا۔۔وہ جس	واحد مذکر کے لئے
اَلَّذَانِ	وہ جن کو۔۔یا۔۔جنھوں نے (حالتِ رفعی میں)	تثنیہ مذکر کے لئے
اَلَّذَیْنِ	وہ جن کو۔۔یا۔۔جنھوں نے (حالتِ نصبی وجری میں)	تثنیہ مذکر کے لئے
اَلَّذِیْنَ	وہ جن کو۔۔یا۔۔جنھوں نے	جمع مذکر کے لئے
اَلَّتِیْ	وہ جو۔۔یا۔۔وہ جسے	واحد مونث کے لئے
اَللَّتَانِ	وہ جن کو۔۔یا۔۔جنھوں نے	تثنیہ مونث کے لئے
اَللَّتَیْنِ	وہ جن کو۔۔یا۔۔جنھوں نے	تثنیہ مونث کے لئے
اَللَّاتِیْ	وہ جن کو۔۔یا۔۔جنھوں نے	جمع مونث کے لئے
اَللَّوَاتِیْ	وہ جن کو۔۔یا۔۔جنھوں نے	جمع مونث کے لئے
مَا	وہ جو (غیر ذوی العقل کے لئے عام ہے)	واحد و تثنیہ و جمع و مذکر و مونث
مَنْ	وہ جو۔۔یا۔۔جس نے (ذوی العقل کے لئے عام ہے)	واحد و تثنیہ و جمع و مذکر و مونث
اَیٌّ	وہ جو	واحد و تثنیہ و جمع و مذکر و مونث
اَیَّةٌ	وہ جو	واحد مونث

الف لام بمعنی اَلَّذِیْ	وہ جو ۔۔یا۔۔ وہ جنہوں نے (جبکہ اسم فاعل یا مفعول پر داخل ہو)	واحد و تثنیہ و جمع و مذکر و مؤنث
ذُوْ بمعنی اَلَّذِیْ (بنی طے کی لغت میں)	وہ جو۔۔یا۔۔ جنہوں نے	واحد و تثنیہ و جمع و مذکر و مؤنث

چند ضروری امور:۔

(1) اسم فاعل ۔۔یا اسم مفعول پر داخل ہونے والا الف لام، اسم موصول کے معنی میں اس وقت ہوگا، جب ان میں معنیٰ مصدری، بطور حدوث پایا جائے یعنی وہ معنی، تینوں زمانوں میں سے کسی ایک سے تعلق ضرور رکھتا ہو۔ جیسے اَلضَّارِبُ، اَلَّذِیْ ضَرَبَ (وہ جس نے مارا)۔۔یا۔۔ اَلَّذِیْ یَضْرِبُ (وہ جو مارتا ہے۔یا۔مارے گا) کے معنی میں ہے۔ ایسے اسم فاعل و مفعول کو، حُدُوثی کہتے ہیں۔

اور اگر اس میں معنیٰ مصدری، بطور ثبوت پایا جائے یعنی کسی ایک زمانے کے ساتھ خاص نہ ہو، بلکہ اس میں دوام پایا جائے، تو اب یہ اسم موصول کے معنی میں نہ ہوگا، بلکہ تعریف کا ہوگا۔ جیسے مُحَمَّدُ نِ الْمُصْطَفٰی ﷺ میں اَلْمُصْطَفٰی کا لام۔ ایسے اسم فاعل و مفعول کو، ثُبُوتی کہتے ہیں۔

وضاحت:۔ مُصْطَفٰی کا معنی ہے، چنا ہوا۔ اس پر الف لام اسم موصول کے معنی میں اس لئے نہیں ہوسکتا کہ رحمتِ عالم ﷺ کا منتخب کردہ ہونا، کسی ایک زمانے کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ عطائے الٰہی، نعمتِ دائمہ ہے۔

(2) اسم موصول اپنے صلے کے ساتھ مل کر، فاعل، مفعول بہ، مبتدا، اور کبھی خبر واقع ہوتا ہے۔ جیسے

جَاءَ مَنْ یَسْکُنُ فِی الْمَدِیْنَةِ (وہ شخص آیا، جو مدینے میں رہتا ہے)

رَأَیْتُ مَنْ مَاتَ فِی النَّهْرِ (میں نے اسے دیکھا، جو نہر میں مرگیا)

اَلَّذِیْ فِی الدَّارِ هُوَزَیْدٌ (جو گھر میں ہے، وہ زید ہی ہے)

هُوَالَّذِیْ ضَرَبَ حِمَارًا (وہی ہے، جس نے گدھے کو مارا)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اسمائے اصوات(Those Nouns Which Denote a Sound):۔

وہ اسماء، جو انسان کے منہ سے، طبعی تقاضے کی وجہ سے صادر ہوں۔ جیسے، بیماری یا درد کے باعث اُحْ اُحْ ۔۔یا۔۔ وہ اسماء، جن کے ذریعے کسی جانور کو آواز دی جائے۔ جیسے اونٹ کو بٹھانے کے لئے نِخْ نِخْ ۔۔یا۔۔ وہ اسماء، جن کے ذریعے کسی آواز کی نقل اتاری جائے۔ جیسے کوے کی آواز کی نقل کرتے ہوئے کہا جائے، غَاقِ غَاقِ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اسمائے ظروف (Adverbs):۔

وہ اسماء، جو کسی فعل کے واقع ہونے کی جگہ۔۔یا زمانے پر دلالت کریں۔ انہیں اصطلاحی طور پر، مفعولِ فیه بھی کہا جاتا ہے۔

یہ امر قابلِ حفظ و توجہ ہے کہ چند الفاظ کو چھوڑ کر، باقی تمام ظروف، معرب ہیں۔ مبنی الفاظ میں سے بعض کا تعلق فقط زمانے، بعض کا صرف مکان، اور بعض کا دونوں سے ہوتا ہے۔ یہی ظروف مبنیہ، اسم غیر متمکن کی اقسام میں شمار کئے جاتے ہیں۔

﴿ مبنی ظروف کی تفصیل ﴾

ان ظروف کی، 3 قسمیں ہیں۔

ظروف زمانیہ	ظروف مکانیہ	ظروف زمانیہ و مکانیہ

﴿ ظُروفِ زمانیہ (Adverbs of Time) ﴾

وہ اسماء، جو کسی فعل کے واقع ہونے کے وقت.. یا.. زمانے پر دلالت کریں۔ جیسے

اِذْ، اِذَا، مَتٰی، کَیْفَ، اَیَّانَ، اَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ اور اَلْآنَ

﴿ ان کے بارے میں چند ضروری امور ﴾

◉ **اِذْ** (جس وقت)۔

اس کا دخول اکثر زمانہ ماضی پر اور ہمیشہ جملے کی جانب اضافت کی صورت میں ہوتا ہے۔ جیسے **جِئْتُ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ** (میں آیا جس وقت سورج طلوع ہوا)

◉ **اِذَا** (بمعنی جب)۔

یہ زمانہ مستقبل کے لئے آتا ہے اگرچہ ماضی پر ہی داخل کیوں نہ ہو اور اس میں شرط والے معنی پائے جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد جملہ فعلیہ لایا جاتا ہے۔ جیسے

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ (جب آئے گی اللہ کی مدد)

◉ **مَتٰی** (کب یا جب)۔

استفہام کے لئے بمعنی کب اور شرط کے لئے بمعنی جب استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

مَتٰی تَذْھَبُ؟ (تو کب جائے گا) ... **مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ** (جب تو کھڑا ہوگا، میں کھڑا ہوں گا)

◉ **کَیْفَ** (کیسا حال)۔

اسم استفہام ہے اور حالت دریافت کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ جیسے

کَیْفَ حَالُکَ؟ (تیرا حال کیسا ہے؟...)

◉ **اَیَّانَ** (کب)۔

زمانہ مستقبل میں، کسی چیز کی تعیین کی طلب کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ جیسے

یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ (وہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟)

◉ **اَمْسِ** (گزشتہ کل)۔

اس کی 2 حالتیں ہیں۔ (1) الف لام کے بغیر، گزشتہ معین دن پر دلالت کرتا ہے اور اعرابی لحاظ سے لفظاً مبنی بر کسر اور مفعول فیہ ہونے کی بناء پر محلاً منصوب ہوتا ہے۔ جیسے **جِئْتُ اَمْسِ** (میں گزشتہ روز آیا)

(2) الف لام کے ساتھ، ماضی کے کسی بھی غیر معین دن پر دال اور معرب ہوتا ہے۔ جیسے **کَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ** (گویا کہ وہ (کھیتی) کسی بھی گزشتہ دن میں تھی ہی نہیں)

◉ **مُذْ، مُنْذُ** (جب سے، اس وقت سے)۔

مَتٰی کے جواب میں، ماقبل فعل کی اول مدت.. اور... **کَمْ** کے جواب میں، جمیع مدت کے بیان کے لئے آتے ہیں۔ جیسے

مَارَاَیْتُہٗ مُذْ اَوْ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)

مَارَاَیْتُہٗ مُذْ اَوْ مُنْذُ یَوْمَیْنِ (میں نے اسے دو دن سے نہیں دیکھا)

نوٹ۔ پہلی مثال، **مَتٰی مَارَاَیْتَ زَیْدًا** (تو نے کب سے زید کو نہیں دیکھا؟) ..اور دوسری، **کَمْ مُدَّۃٍ مَا رَاَیْتَ زَیْدًا** (تو نے کتنی مدت سے زید کو نہیں دیکھا؟) کے جواب میں واقع ہوگی۔

◉ **قَطُّ** (ہرگز.. یا.. کبھی بھی)۔

یہ زمانہ ماضی کے تمام اجزاء میں، کسی کام کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے

ظروف زمانیہ	ظروف مکانیہ	ظروف زمانیہ ومکانیہ

﴿ظُروفِ زمانیہ (Adverbs of Time)﴾

وہ اسماء، جو کسی فعل کے واقع ہونے کے وقت۔ یا۔ زمانے پر دلالت کریں۔ جیسے

اِذْ، اِذَا ، مَتٰی ، کَیْفَ ، اَیَّانَ ، اَمْسِ ، مُذْ ، مُنْذُ ، قَطُّ ، عَوْضُ اور اَلْآنَ

﴿ان کے بارے میں چند ضروری امور﴾

◉ **اِذْ** (جس وقت)۔

اس کا دخول اکثر، زمانہ ماضی پر اور ہمیشہ، جملے کی جانب اضافت کی صورت میں ہوتا ہے۔ جیسے **جِئْتُ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ** (میں آیا، جس وقت سورج طلوع ہوا)

◉ **اِذَا** (بمعنی جب)۔

یہ زمانہ مستقبل کے لئے آتا ہے، اگرچہ ماضی پر ہی داخل کیوں نہ ہو اور اس میں شرط والے معنی پائے جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد جملہ فعلیہ لایا جاتا ہے۔ جیسے

اِذَاجَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ (جب آئے گی اللہ کی مدد)

◉ **مَتٰی** (کب یا جب)۔

استفہام کے لئے بمعنی کب اور شرط کے لئے بمعنی جب استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

مَتٰی تَذْهَبُ؟ (تو کب جائے گا) ... **مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ** (جب تو کھڑا ہوگا، میں کھڑا ہوں گا)

◉ **کَیْفَ** (کیسا حال)۔

اسم استفہام ہے اور حالت دریافت کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ جیسے

کَیْفَ حَالُکَ؟ (تیرا حال کیسا ہے؟...)

◉ **اَیَّانَ** (کب)۔

زمانہ مستقبل میں، کسی چیز کی تعیین کی طلب کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ جیسے

یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ (وہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟)

◉ **اَمْسِ** (گزشتہ کل)۔

اس کی 2 حالتیں ہیں۔ (1) الف لام کے بغیر، گزشتہ معین دن پر دلالت کرتا ہے اور اعرابی لحاظ سے لفظاً، مبنی بر کسر اور مفعول فیہ ہونے کی بناء پر محلاً منصوب ہوتا ہے۔ جیسے **جِئْتُ اَمْسِ** (میں گزشتہ روز آیا)

(2) الف لام کے ساتھ، ماضی کے کسی بھی غیر معین دن پر دال اور معرب ہوتا ہے۔ جیسے **کَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ** (گویا کہ وہ (کھیتی) کسی بھی گزشتہ دن میں تھی ہی نہیں)

◉ **مُذْ، مُنْذُ** (جب سے، اس وقت سے)۔

مَتٰی کے جواب میں، ماقبل فعل کی اول مدت۔ اور۔ **کَمْ** کے جواب میں، جمیع مدت کے بیان کے لئے آتے ہیں۔ جیسے

مَارَاَیْتُهٗ مُذْ اَوْ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)

مَارَاَیْتُهٗ مُذْ اَوْ مُنْذُ یَوْمَیْنِ (میں نے اسے دو دن سے نہیں دیکھا)

نوٹ:۔ پہلی مثال، **مَتٰی مَارَاَیْتَ زَیْدًا** (تو نے کب سے زید کو نہیں دیکھا؟) ۔ اور دوسری، **کَمْ مُدَّةٍ مَا رَاَیْتَ زَیْدًا** (تو نے کتنی مدت سے زید کو نہیں دیکھا؟) کے جواب میں واقع ہوگی۔

◉ **قَطُّ** (ہرگز۔ یا۔ کبھی بھی)۔

یہ زمانہ ماضی کے تمام اجزاء میں، کسی کام کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے

مَافَعَلْتُ هٰذَا قَطُّ (میں نے اسے ہرگز۔۔یا۔کبھی بھی نہیں کیا)

◉ عَوْضُ (ہرگز۔۔یا۔کبھی بھی):۔

یہ زمانہ مستقبل کے تمام اجزاء میں، کسی کام کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے

لَا اُفَارِقُکَ عَوْضُ (میں تجھ سے ہرگز۔۔یا۔کبھی بھی نہ جدا ہوں گا)

◉ اَلْآنَ (اب۔۔یا۔ابھی):۔

یہ مبنی بر فتح اور زمانہ حال کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اَنْتَ تَشْرَبُ الْآنَ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ظُرُوفِ مکانیہ (Adverbs of Place)﴾

وہ اسماء جو کسی فعل کے واقع ہونے کی جگہ پر دلالت کریں۔ جیسے

حَیْثُ ، قُدَّامُ ، تَحْتَ ، فَوْقَ ، اَیْنَ ، دُوْنَ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ان کے بارے میں چند ضروری امور﴾

◉ حَیْثُ (جس جگہ):۔

یہ مبنی علی الضم اور ہمیشہ جملہ اسمیہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے

اَجْلِسُ حَیْثُ خَالِدٌ جَالِسٌ (میں اس جگہ بیٹھوں گا، جس جگہ خالد بیٹھا ہے)

یا فعلیہ کی طرف۔ جیسے

اَجْلِسُ حَیْثُ یَجْلِسُ اَھْلُ الْفَضْلِ (میں اس جگہ بیٹھوں گا، جس جگہ اہل فضل بیٹھتے ہیں)

جب اس کے بعد، ما آجائے تو شرط والا معنی دیتا ہے۔ جیسے

حَیْثُمَا تَذْهَبْ اَذْهَبْ (جس جگہ تو جائے گا، میں بھی جاؤں گا)

◉ قُدَّامُ (آگے)، تَحْتُ (نیچے)، فَوْقُ (اوپر):۔

یہ تینوں ہمیشہ مضاف، نیز کبھی معرب بھی ہوتے ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ

ان کے مضاف الیہ کی 3 صورتیں ہیں۔

﴿1﴾ عبارت میں مذکور ہوگا۔ جیسے قَعَدَ زَیْدٌ فَوْقَ السَّقَفِ

﴿2﴾ عبارت میں غیر مذکور، لیکن نیت میں موجود ہوگا۔ اسے مَحْذُوف مَنْوِی کہتے ہیں۔ جیسے اَلْمُصَلِّیْنَ کُلُّهُم خَلْفَ الْاِمَامِ وَالْاِمَامُ قُدَّامُ

(تمام نمازی امام کے پیچھے اور امام (ان کے) آگے ہے)

﴿3﴾ عبارت و نیت، دونوں میں مذکور نہ ہوگا۔ اسے نَسْیًا مَنْسِیًّا کہتے ہیں۔

جیسے اَلْهِرَّةُ تَحْتُ (بلی نیچے ہے)

یہ پہلی اور تیسری صورت میں معرب اور دوسری صورت میں مبنی ہیں۔

◉ اَیْنَ (کہاں یا جہاں):۔

سوال اور شرط کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے

اَیْنَ خَالِدٌ؟ ۔۔اور۔۔۔ اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ

◉ دُوْنَ:۔

یہ ظرف مکان ہونے کی حیثیت سے مختلف معانی میں مستعمل ہے۔

بمعنی کم	جیسے	هُوَ دُوْنَهٗ	وہ اس سے (رتبے کے اعتبار سے) کم ہے
بمعنی سامنے	جیسے	اَلشَّیْءُ دُوْنَکَ	شے تیرے سامنے ہے
بمعنی پیچھے	جیسے	قَعَدَ دُوْنَ صَفٍّ	وہ صف کے پیچھے بیٹھا

﴿ ظُروفِ زمانیه ومکانیه ﴾

وہ اسماء، جو زمان ومکان، دونوں کے لئے مستعمل ہوں۔ جیسے

❁ اَنّٰی:۔

جب یہ بطورِ اسمِ مکان استعمال کیا جائے، تو درج ذیل مقاصد کے لئے آتا ہے۔

(i) اسمِ شرط بمعنی اَیْنَ (جہاں)۔ جیسے اَنّٰی تَجْلِسْ اَجْلِسْ

(ii) اسمِ استفہام بمعنی مِنْ اَیْنَ (کہاں سے) اور بمعنی کَیْفَ۔ جیسے

یَامَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا (اے مریم! تیرے پاس یہ رزق کہاں سے آیا؟)

اَنّٰی یُحْیِیْ ھٰذِہِ اللّٰہُ (اللہ اسے کیسے دوبارہ زندہ کرے گا؟)

اور۔ جب ظرفِ زمان ہو، تو استفہام کے لئے بمعنی مَتٰی آتا ہے۔ جیسے

اَنّٰی جِئْتَ (تو کب آیا)

❁ لَدٰی، لَدُنْ:۔

یہ دونوں بمعنی عِنْدَ آتے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ عند، حاضر وغائب، دونوں کے لئے مستعمل ہے، جبکہ یہ دونوں فقط حاضر کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ کسی غیر موجود کتاب کے بارے میں یوں کہنا درست نہ ہوگا کہ

لَدَیَّ کِتَابٌ نَافِعٌ (میرے پاس ایک نافع کتاب ہے)

❁ قَبْلُ اور بَعْدُ (پہلے اور بعد):۔ جیسے

جِئْتُ قَبْلَ الظُّھْرِ..او.. بَعْدَہٗ

دَارِیْ قَبْلَ دَارِکَ..او.. بَعْدَہٗ

نوٹ:۔ ان کے معرب اور مبنی ہونے میں وہی تفصیل ہے، جس کا ذکر قُدَّامُ و تَحْتَ وغیرہ کے ضمن میں گزر چکا ہے۔

{ مشق }

ظروفِ زمان ومکان پہچانیں۔

اَلنَّاسُ یَجْلِسُوْنَ حَوْلَ النَّارِ	تَحَرَّتْ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ
اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ	رَاَیْتُ بَکْرًا عِنْدَ الْجَمْرَۃِ
اُصَلِّیْ خَلْفَ شَجَرَۃٍ	اِنَّا نُصَلِّیْ مَعَ الْاِمَامِ
رَاَیْتُ مَابَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ	لَدَیَّ صَدِیْقٌ حَمِیْمٌ
یَازَیْدُ اَنّٰی اَخَذْتَ ھٰذَا؟	بَکْرٌ دُوْنَ زَیْدٍ مَالًا

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

(6) اسمائے افعال:۔

وہ اسماء، جن میں فعل والا معنی پایا جاتا ہے، لیکن یہ علاماتِ فعل قبول نہیں کرتے۔

ان کی 2 قسمیں ہیں۔

﴿i﴾ اسمِ فعل بمعنی فعلِ ماضی:۔ جیسے

ھَیْھَاتَ بمعنی بَعُدَ (دور ہوا) .... شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ (جدا ہوا)

﴿ii﴾ اسمِ فعل بمعنی امر حاضر معروف:۔ جیسے

{1}	رُوَیْدَ	بمعنی	اَمْہِلْ	تو مہلت دے
{2}	بَلْہَ	بمعنی	دَعْ	تو چھوڑ

{3}	حَيَّهَلْ	بمعنی	اِيْتِ	تو آ
{4}	عَلَيْكَ	بمعنی	اِلْزَمْ	لازم پکڑ
{5}	دُوْنَكَ	بمعنی	خُذْ	لے یا پکڑ لے
{6}	هَا	بمعنی	خُذْ	تو پکڑ
{7}	اٰمِيْنَ	بمعنی	اِسْتَجِبْ	تو قبول فرمالے

تنبیہ ضروری:۔

اگر ان کے آخر میں کاف نہ ہو تو واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے صرف واحد مذکر کا صیغہ ہی استعمال کیا جائے گا، جبکہ بصورتِ کاف مخاطب کی رعایت کی جائے گی۔ جیسے

عَلَيْكَ نَفْسَكَ .. عَلَيْكُمَا اَنْفُسَكُمَا .. عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ .. عَلَيْكُنَّ اَنْفُسَهُنَّ

(7) اسمائے کنایات:۔

وہ اسم، جو کسی معین چیز پر، واضح طور پر دلالت نہ کرے۔ ان کی 2 قسمیں ہیں۔

(1) جو کسی عددِ مبہم پر دلالت کریں:۔ جیسے

كَمْ وَكَذَا (کتنا اور اتنا)

(2) جو کسی مبہم بات پر دلالت کریں۔ جیسے

كَيْتَ وَذَيْتَ (ایسا اور ویسا)

(8) مرکبِ بنائی (Possessive Phrase):۔ جیسے

اَحَدَ عَشَرَ ۔ تِسْعَةَ عَشَرَ

اس کا بیان، مرکب غیر مفید کے تحت گزر چکا ہے، یہاں اتنا مزید رکھنا مفید ہے کہ مرکب بنائی کے دونوں جزء مبنی برفتح ہوتے ہیں۔ مگر اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَتَا عَشَرَةَ کا پہلا جزء، معرب ہے۔

{ مشق }

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کر کے اسم غیر متمکن کی آٹھوں اقسام کا تعین کیجئے۔

رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى
فِي الطَّبَقِ ثَلَاثُ تُفَّاحَاتٍ	مَا تَحْتَ السَّقْفِ هِرَّةٌ
اُدْعُوْا اَنْ تَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ	هٰذَانِ رَجُلَانِ يَضْرِبَانِ
عَلَيْكَ الصِّدْقَ وَالصَّفَا	اِعْمَلْ قَبْلَ الْمَوْتِ
اَخْبِرْنِي عَنِ الْاِسْلَامِ	كَمْ عِلْمٍ قَرَأْتُ

سبق نمبر ﴿15﴾

اسمِ متمکن کی تقسیمات

اسمِ متمکن کی کئی لحاظ سے تقسیم کی جاتی ہے۔

{1}	تذکیر و تانیث کے لحاظ سے
{2}	تعریف وتنکیر کی بناء پر
{3}	افراد پر دلالت کے اعتبار سے

پہلی تقسیم:

تذکیر و تانیث کے لحاظ سے

اس اعتبار سے 2 قسمیں ہیں۔

(i) مذکر (Masculine) ۔ (ii) مؤنث (Feminine)۔

مذکر:- وہ اسم، جس میں کوئی بھی علامتِ مؤنث نہ پائی جائے۔ جیسے رَجُلٌ

نوٹ:- علاماتِ تانیث، 3 ہیں۔

(i) ۃ، جو حالتِ وقف میں ہا سے بدل جاتی ہے۔ جیسے مدینۃ۔

(ii) الف مقصورہ۔ جیسے حُبْلٰی۔

(iii) الف ممدودہ۔ جیسے حُمَیْرَاء

اس کی اقسام:-

اس کی 2 قسمیں ہیں۔ (1) حقیقی۔ (2) مَجازی۔

حقیقی:-

وہ اسم، جو کسی حیوانِ مذکر پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُلٌ، اَسَدٌ

مجازی:-

وہ اسم، جو حیوانِ مذکر پر تو دلالت نہ کرے، لیکن اس کے لئے، مذکر حیوان والے اسمائے اشارات و موصولہ ہی استعمال کئے جاتے ہوں۔ جیسے بَدْرٌ ، بَابٌ

مؤنث:-

وہ اسم، جس میں کوئی علامتِ تانیث پائی جائے۔ جیسے شَجَرَۃٌ

نوٹ:- بعض اسماء، علامتِ تانیث پر مشتمل ہونے کے باوجود، مذکر استعمال کئے جاتے ہیں۔ انہیں، مجازی طور پر مؤنث کہا جاتا ہے۔ جیسے طَلْحَۃُ ، حَمْزَۃُ

اس کی تقسیم:-

اس کی 2 طرح تقسیم کی جاتی ہے۔

﴿1﴾ اس کے، مدلول کے مقابل، مذکر ہونے۔ یا۔ نہ ہونے کے اعتبار سے۔

اس لحاظ سے اس کی 2 قسمیں ہیں۔

(1) مُؤَنَّث حقیقی۔ (2) مُؤَنَّث لفظی۔

﴿2﴾ اس میں علامتِ تانیث پائے جانے۔ یا۔ نہ پائے جانے کے اعتبار سے۔

اس بناء پر بھی اس کی 2 قسمیں ہیں۔

(1) مؤنث قیاسی۔ (2) مونث معنوی ۔۔یا۔۔ سماعی۔

﴿ ان سب کی تعریفات ﴾

مونث حقیقی:-

وہ اسم، جس کے مدلول کے مقابل، کوئی مذکر حیوان ہو۔ جیسے اِمْرَأۃٌ ، نَاقَۃٌ

مونث لفظی :-

وہ اسم، جس کے مدلول کے مقابل، کوئی مذکر حیوان نہ ہو۔ جیسے قُوَّةٌ ، ظُلْمَةٌ

مونث قیاسی :-

وہ اسم، جو کلامِ عرب میں مونث استعمال ہوتا ہو اور اس میں کوئی علامتِ تانیث لفظاً موجود ہو۔ جیسے حَدِيْقَةٌ ، مِرْوَحَةٌ

مونث معنوی یا سماعی :-

وہ اسم، جو کلامِ عرب میں مونث استعمال ہوتا ہو اور اس میں کوئی علامتِ تانیث لفظاً موجود نہ ہو۔ جیسے شَمْسٌ اور اَرْضٌ وغیرہ۔

مونثِ سماعی کی پہچان :-

اس کے لئے چند ضوابط کا یاد رکھنا، مفید رہے گا۔

(1) جسم کے وہ تمام اعضاء، جو جوڑا ہوں سوائے خد (رخسار) اور حاجب (ابرو) کے۔ جیسے

عَيْنٌ	(آنکھ)	اُذُنٌ	(کان)	سِنٌّ	(دانت)
كَفٌّ	(ہتھیلی)	فَخِذٌ	(ران)	عَضُدٌ	(بازو)
يَدٌ	(ہاتھ)	سَاقٌ	(پنڈلی)	قَدَمٌ	(پاؤں)
عَقِبٌ	(ایڑھی)	اِصْبَعٌ	(انگلی)	رِجْلٌ	(پیر)

(2) شرابوں کے تمام نام۔ جیسے خَمْرٌ

(3) عورتوں کے نام۔ جیسے مَرْيَمُ ، زَيْنَبُ

(4) وہ تمام اسماء، جو عورتوں کے ساتھ خاص ہیں۔ جیسے اُخْتٌ ، اُمٌّ

(5) دوزخ کے تمام نام۔ جیسے جَهَنَّمُ ، جَحِيْمٌ ، سَقَرُ

(6) ہواؤں کے تمام نام۔ جیسے رِيْحٌ ، صَبَا ، قَبُوْلٌ ، دَبُوْرٌ ، صَرْصَرٌ

(7) درج ذیل چند اسماء بھی، مونث استعمال کئے جاتے ہیں۔

نَفْسٌ	(ذات)	دَارٌ	(گھر)	دَلْوٌ	(ڈول)
عَقْرَبٌ	(بچھو)	اَرْضٌ	(زمین)	فُلْكٌ	(کشتی)
بِئْرٌ	(کنواں)	شَمْسٌ	(سورج)	بِكْرٌ	(کنواری)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ وہ اسماء، جن میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہے ﴾

﴿1﴾ شہروں اور قبیلوں کے نام۔ جیسے شَامٌ ، مِصْرٌ ، قُرَيْشٌ

﴿2﴾ تمام حروفِ تہجی۔ جیسے ا ، ب ، ت

﴿3﴾ تمام حروفِ عاملہ۔ جیسے مِنْ ، اِلٰى ، عَلٰى

نوٹ :- حروفِ تہجی و عاملہ، میں تذکیر و تانیث، دونوں اس وقت جائز ہوگی، جب یہ لفظ کی تاویل میں ہو کر مستعمل ہوں۔

﴿4﴾ تمام مصادر۔ جیسے ضَرْبٌ ، خُرُوْجٌ ، دُخُوْلٌ

﴿5﴾ درج ذیل چند اسماء۔

حَالٌ	(کیفیت)	بَيْتٌ	(گھر)	طَرِيْقٌ	(راستہ)
ثَرًى	(گیلی مٹی)	عُنُقٌ	(گردن)	لِسَانٌ	(زبان)
سَمَاءٌ	(آسمان)	رَحِمٌ	(بچہ دانی)	سِكِّيْنٌ	(چھری)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

دوسری تقسیم:

تعریف وتنکیر کے لحاظ سے

اس لحاظ سے بھی اسمِ متمکن کی 2 قسمیں ہیں۔ (i) مَعرِفہ۔ (ii) نَکِرہ۔

معرفہ (Definite noun):۔

وہ اسم، جسے کسی معین چیز پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ اس کی 7 اقسام ہیں۔

مُضمرات	جیسے	هُوَ، اَنْتَ، اَنَا
اَعْلام (علم بمعنی نام کی جمع)	جیسے	زَیْدٌ، عَمْرٌو، بَکْرٌ
اَسمائے اِشارات	جیسے	هٰذَا، ذَالِکَ
اَسمائے موصُولہ	جیسے	اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ
مُعَرَّف باللام (یعنی جس سے پہلے تعریف کا الف ولام ہو)	جیسے	اَلْغُلَامُ
معرفہ بنداء (یعنی جس کے شروع میں حرفِ نداء ہو)	جیسے	یَا رَجُلُ
اسمِ نکرہ مضاف (یعنی جو معرفہ بنداء کے علاوہ، باقی پانچ میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو)	جیسے	غُلَامِیْ، غُلَامُ زَیْدٍ، غُلَامُ هٰذَا، غُلَامُ الَّذِیْ، غُلَامُ الرَّجُلِ

نکرہ (Common noun):۔

وہ اسم، جسے کسی غیر معین چیز پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے رَجُلٌ

نوٹ:۔ (i) جملہ بھی نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ (ii) لفظِ غَیْرٌ، مِثْلٌ، نَظِیْر، معرفہ کی طرف مضاف ہونے کے باوجود بھی نکرہ ہی رہتے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

تیسری تقسیم:

افراد کی تعداد کے اعتبار سے

اس اعتبار سے اسم کی 3 قسمیں ہیں۔

واحد (Singular)	تثنیہ (Dual)	جمع (Plural)

واحد یا مفرد:۔ وہ اسم، جو ایک فرد پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُلٌ

تثنیہ:۔ وہ اسم، جو اپنے مفرد کے، دو افراد پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُلَانِ

جمع:۔ وہ اسم، جو اپنے مفرد کے، دو افراد سے زیادہ پر دلالت کرے۔ جیسے

رِجَالٌ اور مُسْلِمُوْنَ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

جمع کی تقسیم

اس کی 2 لحاظ سے تقسیم کی جاتی ہے۔

[1] بناتے وقت، واحد کا وزن سلامت رہنے یا نہ رہنے کے اعتبار سے۔

[2] افراد کی تعداد کے اعتبار سے۔

واحد کا وزن سلامت رہنے یا نہ رہنے کے اعتبار سے اقسام

اس اعتبار سے جمع کی 2 قسمیں ہیں۔

(i) جمع سالم یا تصحیح۔ (ii) جمع مکسر یا تکسیر۔

(i) جمع سالم ..یا.. تصحیح:۔ وہ جمع، جسے بناتے وقت واحد کا وزن سلامت رہے۔ جیسے **ضَارِبٌ سے ضَارِبُوْنَ**

اس کی مزید **2** قسمیں ہیں۔

(1) جمع مذکر سالم۔ (2) جمع مونث سالم۔

جمع مذکر سالم:۔ وہ جمع، جس کے آخر میں حالت رفع میں، واؤ ماقبل مضموم اور اس کے بعد نونِ مفتوحہ ہو۔ جیسے **مُسْلِمُوْنَ** اور حالت نصب و جر میں یاء ماقبل مکسور اور اس کے بعد نونِ مفتوحہ ہو۔ جیسے **مُسْلِمِیْنَ**

جمع مونث سالم:۔ وہ جمع، جسے بناتے وقت واحد کے آخر میں الف اور تاء کا اضافہ کیا جائے۔ جیسے **مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ**

(ii) جمع مکسر ..یا.. تکسیر:۔ وہ جمع جسے بناتے وقت واحد کا وزن سلامت نہ رہے۔ جیسے **رَجُلٌ سے رِجَالٌ**

ان کے بنانے کا طریقہ:۔ ثلاثی میں جمع مکسر کے اوزان، سماعی ہیں، قیاسی نہیں۔

جب کہ رباعی اور خماسی میں **فَعَالِلُ** کا وزن مخصوص ہے۔ جیسے

جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ اور **جَحْمَرِشٌ** (بوڑھی عورت) سے **جَحَامِرُ**

نوٹ:۔ جمع تکسیر بناتے وقت خماسی کا پانچواں حرف، حذف کر دیا جاتا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

افراد کی تعداد کے اعتبار سے جمع کی اقسام

اس اعتبار سے بھی جمع کی **2** قسمیں ہیں۔

(1) جمع قِلَّت۔ (2) جمع کَثْرَت۔

(i) جمع قلت:۔ وہ جمع ہے جو **3 سے 9** ..یا.. **3 سے 10** تک افراد پر دلالت کرے۔

اس کے اوزان:۔ اس کے **6** اوزان ہیں۔

(1)	اَفْعَالٌ	جیسے	اَقْوَالٌ	جو چیزیں زبان سے بولی جائیں
(2)	اَفْعُلٌ	جیسے	اَكْلُبٌ	بہت سے کتے
(3)	اَفْعِلَةٌ	جیسے	اَعْوِنَةٌ	درمیانی عمر والے
(4)	فِعْلَةٌ	جیسے	غِلْمَةٌ	وہ لڑکے جن کی مونچھیں نکل آئیں
(5)	مُفْعِلُوْنَ	جیسے	مُسْلِمُوْنَ	مسلمان مرد (بغیر الف لام کے)
(6)	مُفْعِلَاتٌ	جیسے	مُسْلِمَاتٌ	مسلمان عورتیں (بغیر الف لام کے)

(ii) جمع کثرت:۔ وہ جمع ہے، جو **9 سے بے شمار** ..یا.. **10 سے بے شمار** افراد پر دلالت کرے۔

نوٹ:۔ جمع قلت کے علاوہ بقیہ تمام اوزان جمع کثرت کے ہیں۔

جمع سے متعلقہ چند ضروری امور

(1) کبھی واحد اور اس کی جمع کے الفاظ، باہم مختلف ہوتے ہیں۔ ان کی پہچان فقط سماع پر موقوف ہے۔ ایسی جمع کو اصطلاح میں **جمع مِن غیرِ لَفظِهٖ** (یعنی ایسی جمع جو واحد کے لفظ کے غیر سے ہے) کہتے ہیں۔ جیسے **اِمْرَأَةٌ** کی **نِسَاءٌ** اور **ذُوْ** کی **اُولُوْ**

(2) کبھی واحد اور جمع، باعتبار ظاہر، یکساں ہوتے ہے۔ جیسے **فُلْكٌ** واحد و

جمع میں یکساں ہے۔اس کے واحد یا جمع کی تعیین،عبارت کے سیاق وسباق سے معلوم ہوگی۔

(3) کبھی جمع کی جمع بنائی جاتی ہے۔چونکہ یہاں جا کر جمعِ تکسیر کی انتہاء ہو جاتی ہے لہٰذا اسے **جَمعِ مُنتَهَى الجُمُوع** کہتے ہیں۔جیسے

كَلْبٌ کی جمع **اَكْلُبٌ** کی جمع **اَكَالِبُ**

جمع منتهى الجموع کے اوزان مشہورہ:۔

اس کے 19 اوزانِ مشہورہ یہ ہیں۔

(1)	فَعَالِلُ	جیسے	دَرَاهِمُ	(11)	فَعَالِيلُ	جیسے	دَنَانِيرُ
(2)	اَفَاعِلُ	جیسے	اَنَامِلُ	(12)	اَفَاعِيلُ	جیسے	اَضَابِيرُ
(3)	تَفَاعِلُ	جیسے	تَجَارِبُ	(13)	تَفَاعِيلُ	جیسے	تَسَابِيحُ
(4)	مَفَاعِلُ	جیسے	مَسَاجِدُ	(14)	مَفَاعِيلُ	جیسے	مَصَابِيحُ
(5)	فَوَاعِلُ	جیسے	خَوَاتِمُ	(15)	فَوَاعِيلُ	جیسے	طَوَاحِينُ
(6)	فَيَاعِلُ	جیسے	صَيَارِفُ	(16)	فَيَاعِيلُ	جیسے	صَيَارِيفُ
(7)	فَعَائِلُ	جیسے	صَحَائِفُ	(17)	يَفَاعِلُ	جیسے	يَحَامِدُ
(8)	يَفَاعِيلُ	جیسے	يَحَامِيدُ	(18)	فَعَالىٰ	جیسے	عَذَارىٰ
(9)	فَعَالِىْ	جیسے	تَرَاقِىْ	(19)	فُعَالىٰ	جیسے	سُكَارىٰ
(10)	فَعَالِىُّ	جیسے	كَرَاسِىُّ				

سبق نمبر ﴿16﴾

عوامل (Causative Words) کا بیان

عوامل:۔

عامل وہ شے ہے،جو معرب کے آخر میں تبدیلی کا سبب بنتا ہے۔

عوامل کی اقسام:۔

ان کی 2 قسمیں ہیں۔ (1) لَفْظِيَّه۔ (2) مَعْنَوِيَّه۔

(1) **عواملِ لفظیہ:۔** جنہیں لکھنا،دیکھنا اور پڑھنا ممکن ہو۔

(2) **عواملِ معنویہ:۔** جنہیں لکھنا،دیکھنا اور پڑھنا ممکن نہ ہو،بلکہ محض عقل سے پہچانے جائیں۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ عواملِ لفظیہ ومعنویہ کی اقسام ﴾

عواملِ لفظیہ کی اقسام:۔

ان کی 3 قسمیں ہیں۔

(1)	حُرُوف عامله
(2)	اَفعال عامله
(3)	اَسمائے عامله

سبق نمبر ﴿17﴾

حروفِ عاملہ کا بیان

اولاً یاد رکھا جائے کہ حروف کی 2 قسمیں ہیں۔

{1} حروفِ مبانی۔ {2} حروفِ معانی۔

{1} حروفِ مبانی:-

وہ حروف، جن کا اپنا کوئی معنی نہ ہو لیکن ان سے دیگر کلمات مرکب کئے جائیں۔ انھیں حُرُوفِ ھِجاء بھی کہتے ہیں۔ جیسے ا، ب، ت، ث وغیرہ

{2} حروفِ معانی:-

وہ حروف، جن کے اپنے خاص معانی ہوں۔ جیسے

مِنْ (بیانِ ابتداء کے لئے) اور اِلٰی (بیانِ انتہاء کے لئے)

حروف معانی کی اقسام:-

ان کی 2 قسمیں ہیں۔ (1) عاملہ۔ (2) غیر عاملہ۔

حروف عاملہ کی اقسام:- ان کی 2 قسمیں ہیں۔

﴿1﴾ اسماء میں عمل کرنے والے حروف۔

﴿2﴾ فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اسماء میں عمل کرنے والے حروف

ان کی 5 قسمیں ہیں۔

حُرُوْفِ جارّہ	حُرُوْفِ مُشَبَّہ بالفعل	مَاوَلَا الْمُشَبَّھَتَان بِلَیْس
لائے نفیِ جنس	حُرُوْفِ نِدَاء	❁❁❁

﴿ حروف جارہ (Prepositions) ﴾

جارہ کا مطلب ہے، کھینچنے والے۔ چونکہ یہ حروف، فعل۔ یا۔ شبہ فعل (یعنی اسم فاعل۔ یا مفعول وغیرہ) کا معنی کھینچ کر، اپنے مدخول تک پہنچاتے ہیں، لہذا انھیں، جارہ کہا جاتا ہے۔ یہ 17 ہیں۔

بَا و تَا و کَافٌ و لَامٌ و وَاوٌ و مُنْذُ مُذْ خَلَا
رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِیْ عَنْ عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

ان کا عمل:-

یہ ہمیشہ اسماء پر داخل ہو کر ان کے آخر کو جر دیتے ہیں۔ جس اسم کو جر دیں، اسے مجرور کہا جاتا ہے۔ جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ حروف مشبہ بالفعل ﴾

(The Particles which are similar to verb)

وہ حروف، جو فعل کے ساتھ مشابہت رکھتے ہوں۔ یہ 6 ہیں۔

اِنَّ	اَنَّ	کَاَنَّ	لٰکِنَّ	لَیْتَ	لَعَلَّ

﴿ ان حروف کی، فعل سے مشابہت کی وجوہ ﴾

{1} یہ فعل کی مثل، 3 یا 4 حروف پر مشتمل اور مبنی ہوتے ہیں۔ نیز ان میں فعل والا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے

اِنَّ وَاَنَّ	بمعنی	حَقَّقْتُ	(میں نے تحقیق کی)
کَاَنَّ	بمعنی	شَبَّهْتُ	(میں نے مشابہت دی)
لٰکِنَّ	بمعنی	اِسْتَدْرَکْتُ	(میں نے وہم کو دور کیا)
لَیْتَ	بمعنی	تَمَنَّیْتُ	(میں نے تمنا کی)
لَعَلَّ	بمعنی	تَرَجَّیْتُ	(میں نے امید کی)

ان کا استعمال:۔

یہ ہمیشہ مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر، **مبتداء کو نصب** اور **خبر کو رفع** دیتے ہیں۔

مبتداء کو **ان کا اسم** اور خبر کو **ان کی خبر** کہا جاتا ہے۔ جیسے **اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ** میں **زَیْدًا،** اِنَّ کا اسم اور **قَائِمٌ،** اس کی خبر ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ ان حروف کے معانی اور وضع کے مقاصد ﴾

اِنَّ وَاَنَّ (تحقیق، بے شک)۔

یہ دونوں، مضمونِ جملہ کی تحقیق کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ جیسے **اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ**

نوٹ:۔

کسی جملے کا مضمون نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسند کے مصدر کو، مسند الیہ کی طرف مضاف کر دیں، اب جو معنی حاصل ہو، وہی مضمونِ جملہ ہے۔ جیسے

زَیْدٌ قَائِمٌ کا مضمون **قِیَامُ زَیْدٍ (زید کا کھڑا ہونا)** اور...

ضَرَبَ زَیْدٌ کا مضمون **ضَرْبُ زَیْدٍ (زید کا مارنا)** ہے۔

نیز اگر مسند اسم جامد ہو، تو اس کا فرضی مصدر بنا کر، مضاف کیا جائے گا۔ جیسے

زَیْدٌ اَسَدٌ کا مضمون **اَسَدِیَّۃُ زَیْدٍ (زید کا شیر ہونا)** ہے۔

کَاَنَّ (گویا کہ)۔

یہ حرفِ تشبیہ ہے، ایک شے کو دوسری شے کے ساتھ تشبیہ دینے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ جیسے **کَاَنَّ زَیْدًا الْاَسَدُ (گویا کہ زید، شیر ہے)**

لٰکِنَّ (لیکن)۔

حرفِ اِسْتِدْرَاک ہے۔ ماقبل کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہے۔ مثلاً

زید اور بکر ایک مقام پر کھڑے ہوں۔ اب کوئی کہے کہ **ذَھَبَ زَیْدٌ (زید چلا گیا)**، تو عین ممکن ہے کہ بکر کے چلے جانے کا وہم بھی پیدا ہو جائے، لیکن جب کہا جائے، **لٰکِنَّ بَکْرًا حَاضِرٌ (لیکن بکر حاضر ہے)،** تو اب مذکورہ وہم دور ہو جائے گا۔

لَیْتَ (کاش)۔

حرفِ تمنی ہے۔ تمنا و خواہش کے اظہار کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ جیسے

لَیْتَ بَکْرًا غَائِبٌ (کاش! بکر غائب ہوتا)

لَعَلَّ (شائد)۔

حرفِ ترجی ہے۔ کسی چیز کے بارے میں امید و رجاء کے اظہار کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ جیسے **لَعَلَّ زَیْدًا حَاضِرٌ (شائد کہ زید حاضر ہو)**

ان دونوں میں باہم فرق:۔

تمنی، ممکن و محال دونوں چیزوں کی ہو سکتی ہے، لیکن ترجی، صرف ممکنہ اشیاء کی ہی

ہو سکتی ہے۔ چنانچہ یہ کہنا درست ہے کہ لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ (کاش کہ جوانی لوٹ آئے)۔ لیکن یہ کہنا غلط ہوگا کہ لَعَلَّ الشَّبَابَ يَعُوْدُ (شاید کہ جوانی لوٹ آئے)

{ مشق }

حروفِ مشبہ بالفعل پہچان کر، ان کے اسم و خبر کی تعیین کیجئے۔

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ	سَمِعْتُ اَنَّ الْعَالِمَ مُتَّقِيٌّ	كَاَنَّ الْاُسْتَاذَ اَبٌ
لَيْتَ زَيْدًا صَالِحٌ	لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْحَمُنِيْ	لَعَلَّ زَيْدًا هَالِكٌ
سَرَّنِيْ اَنَّ التِّلْمِيْذَ مُجْتَهِدٌ	لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ	كَاَنَّ التِّلْمِيْذَ اِبْنٌ
اَلْمُعَلِّمُ حَاضِرٌ لٰكِنَّ الْمُتَعَلِّمَ غَائِبٌ	اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ	ذَهَبَ اَخِيْ لٰكِنَّ اَبِيْ مَوْجُوْدٌ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ ما ولا المُشَبَّهتان بِلَيْسَ ﴾

یعنی وہ ما اور لا، جنہیں لَيْسَ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

وجہ مشابہت:۔

ان کی لَيْسَ کے ساتھ مشابہت کی 2 بڑی وجوہات ہیں۔

(1) یہ لَيْسَ کی مثل، معنیٔ نفی کا فائدہ دیتے ہیں۔ (2) جس طرح لَيْسَ مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر، مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے، یہ بھی اسی طرح عمل کرتے ہیں۔ جیسے

مَا زَيْدٌ قَائِمًا

﴿ ما اور لا کے ،لیس کی مثل عمل کے لئے شرائط ﴾

اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کی خبر، ان کے اسم سے مقدم نہ ہو... یا... عبارت

میں ان کے بعد اِلَّا نہ ہو۔ بصورتِ دیگر، ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور مابعد مسند اور مسند الیہ کو، مبتداء اور خبر قرار دیا جاتا ہے۔ جیسے درج ذیل امثلہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

مَا قَائِمٌ زَيْدٌ اور... وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ

ما اور لا کے مابین فرق:۔

ان کے مابین 2 طرح فرق کیا جا سکتا ہے۔ (1) مـا، لیس کی مثل، فقط زمانہ حال میں نفی کا فائدہ دیتا ہے، جب لا، عام ہے۔ (2) مـا، معرفہ و نکرہ دونوں پر، جب کہ لا، صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ لائے نفی جنس ﴾

وہ لا، جسے کسی جنس سے، خبر کی نفی کے لئے لایا جائے۔

اس کا عمل:۔

یہ بھی مبتداء اور خبر پر داخل ہوتا ہے۔ مبتداء کو اس کا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہا جاتا ہے۔ اس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے، جب کہ اسم کی مختلف صورتیں ہیں۔ مثلاً

﴿1﴾ وہ اکثر مضاف اور منصوب ہوتا ہے۔ جیسے

لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ

﴿2﴾ اگر وہ نکرہ مفرد ہو (یعنی نہ معرفہ ہو، نہ کسی کی طرف مضاف ہو) تو بلا تنوین، اپنی علامتِ نصب پر مبنی ہوگا۔ جیسے

لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ.... لَا رِجَالَ فِيْهِ.... لَا رَجُلَيْنِ عِنْدَنَا

لَا مُؤْمِنِيْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ ...اور... لَا مُؤْمِنَاتِ فِي السُّوْقِ

﴿3﴾ اگر لا کے بعد کوئی اسم معرفہ ہو تو اکثر اس پر ایک اور اسم معرفہ، و زائدہ اور لا عاطفہ کے ساتھ عطف ہو رہا ہوگا۔ اس صورت میں لائے نفیٔ جنس کوئی عمل نہیں کرے گا اور وہ اسم معرفہ مبتداء ہونے کی بناء پر مرفوع ہوگا۔ جیسے

لَا زَيْدٌ عِنْدِي وَلَا عَمْرٌو

﴿4﴾ اگر لا کے بعد ایک اسم نکرہ مفردہ ہو اور اس پر ایک اور اسم نکرہ مفردہ، لا کے ساتھ عطف ہو رہا ہو۔ تو ایسی ترکیب کو 5 طرح پڑھنا جائز ہے۔

﴿1﴾	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ	﴿2﴾	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ
﴿3﴾	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً إِلَّا بِاللّٰهِ	﴿4﴾	لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ
﴿5﴾	لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ		

تنبیہہ ضروری: (i) جب بھی لَا کے بعد بُدَّ (چارہ کار) نظر آئے تو وہ لا لائے نفیٔ جنس اور بُدَّ اس کا اسم ہوگا۔ ایسی صورت میں مابعد، دو چیزوں کا بیان ضرور ہوتا ہے۔ ایک وہ چیز، جسے کسی دوسری شے کی ضرورت ہو، اسے محتاج کہتے ہیں۔ دوسری وہ شے، جس کی طرف محتاجی وضرورت ہو، اسے محتاج الیہ کہا جاتا ہے۔ محتاج سے قبل، لام حرفِ جار اور محتاج الیہ سے پہلے، مِن حرفِ جار لایا جاتا ہے۔ جیسے

لَا بُدَّ لِزَيْدٍ مِنَ الْعِلْمِ (زید کے لئے علم ضروری ہے)

(ii) اسم فاعل، اسم مفعول، صفتِ مشبہ اور مصدر وغیرہ پر داخل ہونے والا لا عموماً لائے نفیٔ جنس ہی ہوتا ہے۔ جیسے

لَا مُضِلَّ لَهٗ ۔ لَا مَشْدُوْدَ فِي الْمِصْرِ۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۔ لَا شَرِيْفَ فِي الْجَمَاعَةِ۔

لَا رَيْبَ فِيْهِ ۔ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ۔

{ مشق }

لائے نفیٔ جنس کے اسم وخبر کی پہچان کیجئے۔ نیز اسماء کی قسم بھی متعین فرمائیں۔

لَا هَادِيَ لَهٗ	لَا رَجُلَ مُجْتَهِدٌ	لَا سُرُوْرَ دَائِمٌ
لَا غُلَامَ قَائِمٌ	لَا فَرَسَ مَوْجُوْدٌ	لَا تِلْمِيْذَ فِي الْجَمَاعَةِ
لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ	لَا عَمَلَ ضَائِعٌ	لَا صِبْيَانَ فِي الْمَعْهَدِ
لَا بُدَّ لِلْمُسْلِمِ مِنَ الْعِلْمِ	لَا أَخِيْ عِنْدِيْ وَلَا أَبِيْ	لَا دُكْتُوْرَ حَاذِقٌ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ حروف نداء ﴾

وہ حروف، جنہیں کسی کو اپنی جانب، متوجہ کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جس کی توجہ مقصود ہو، اسے مُنَادٰی کہا جاتا ہے۔

یہ 5 حروف ہیں۔

يَا	أَيَا	هَيَا	أَيْ	ہمزۂ مفتوحہ (أَ)

﴿ ان کا استعمال ﴾

یاء	قریب وبعید ومتوسط سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
أَيَا اور هَيَا	بعید کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔
أَيْ اور ہمزۂ مفتوحہ (أ)	قریب کے لئے مستعمل ہیں۔

مُنَادیٰ کا عامل:- حروفِ ندا، **اُدْعُوْ** فعل کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہی فعلِ محذوف، منادیٰ پر عامل ہوتا ہے۔

مُنَادیٰ کی اقسام:- منادیٰ کی 5 اقسام ہیں۔

مُفْرَدمُعْرِفَه	نَكِرَهْ مقصوده	نكرهٔ غير مقصوده
مُضَاف	مُشَابِهِ مضاف	

﴿ ان سب کی تفصیل ﴾

﴿1﴾ مفرد معرفه (یعنی غیر مضاف اور معرفہ ہو)۔ جیسے **یَا زَیْدُ**

﴿2﴾ نكرهٔ مقصوده (یعنی نکرہ لیکن ذہن میں معین ہو)۔ جیسے کوئی نابینا، روڈ پار کرنے کے لئے قریب سے گزرتے ہوئے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہے،

یَا رَجُلُ خُذْ بِیَدِیْ (اے کوئی مرد! میرا ہاتھ پکڑ لے)

﴿3﴾ نكرهٔ غير مقصوده (یعنی نکرہ اور ذہن میں غیر معین ہو)۔ جیسے کسی معین کو مخاطب کئے بغیر کہا جائے، **یَا غَافِلاً تَنَبَّهْ** (یعنی اے غافل ہوشیار ہوجا)

﴿4﴾ مضاف۔ جیسے **یَا عَبْدَاللّٰهِ** (اے اللہ کے بندے)

﴿5﴾ مشابه مضاف (یعنی مضاف تو نہ ہو لیکن جس طرح مضاف کا معنی مضاف الیہ کے بغیر مکمل نہیں ہوتا اسی طرح اس کا مفہوم بھی کسی دوسرے اسم سے ملے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ یا اپنے مابعد میں عمل کرتا ہے)۔ جیسے **یَا طَالِعًا جَبَلاً** (اے پہاڑ پر چڑھنے والے!)

مُنَادیٰ کے اعراب:-

منادیٰ، **اُدْعُوْ** (میں بلاتا ہوں) فعل محذوف کا مفعول بہ ہونے کی بنا پر،

ہمیشہ منصوب ہوگا۔ لیکن یہ نصب، نکرۂ غیر مقصودہ، مضاف اور مشابہ مضاف میں، **لَفْظِیْ** اور معرفہ اور نکرۂ مقصودہ میں، **مَحَلِّیْ** ہوگا۔ جیسا کہ مذکورہ بالا امثلہ سے ظاہر ہے۔

نوٹ:- چونکہ محلی اعراب کی صورت میں منادیٰ، اپنی علامتِ رفع پر مبنی ہوتا ہے، لہذا اسے **لفظاً مرفوع** اور **محلاً منصوب** کہیں گے۔

﴿ چند ضروری امور ﴾

﴿1﴾ اگر منادیٰ **مُعَرَّف بِاللَّام** ہو تو بدلیلِ سماع، حرفِ ندا اور منادیٰ کے درمیان، مذکر کی صورت میں **اَیُّهَا** اور مؤنث کی صورت میں **اَیَّتُهَا** کا فاصلہ لایا جاتا ہے۔ جیسے **یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ** ...اور... **یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ**

﴿2﴾ مقامِ دعا میں، اسمِ جلالت کے آخر میں، حرفِ ندا، **یا** کے بدلے میم مشدد لایا جاتا ہے۔ جیسے **اَللّٰهُمَّ**

﴿3﴾ کبھی حرفِ ندا کو، آسانی کے لئے حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔ جیسے

یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا

(اے یوسف اس سے منہ پھیر لے)

سبق نمبر ﴿18﴾

فعلِ مضارع میں عمل کرنے والے حروف

ان حروف کی 2 قسمیں ہیں۔

(i) نصب دینے والے حروف۔ (ii) جزم دینے والے حروف۔

نصب دینے والے حروف:۔ یہ 4 ہیں۔

اَنْ	لَنْ	کَیْ	اِذَنْ

ان کا عمل:۔

اَنْ (بمعنی کہ):۔ یہ فعلِ مضارع میں، 2 طرح عمل کرتا ہے۔

(1) لفظی۔ (2) معنوی۔

(1) لفظی عمل:۔

﴿1﴾ ضمہ اعرابی والے 5 صیغوں کو نصب دیتا ہے۔ جیسے اَنْ یَّضْرِبَ

﴿2﴾ نونِ اعرابی کو گرا دیتا ہے۔ جیسے اَنْ یَّضْرِبَا

﴿3﴾ حرفِ علت ہونے کی صورت میں نصب دیتا ہے۔ لیکن بصورتِ و اور ی ، یہ نصب، لفظی اور بصورتِ الف ، تقدیری ہوتا ہے۔ جیسے

اَنْ یَّغْلُوَ ..... اَنْ یَّرْمِیَ ...اور... اَنْ یَّخْشٰی

(2) معنوی عمل:۔ فعلِ مضارع کو، مصدر کے معنی میں کر کے، زمانۂ مستقبل

کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ اسی بناء پر اسے، اَنْ مصدریہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ، اُرِیْدُ قِیَامَکَ کے معنی میں ہے۔

لَنْ (بمعنی ہرگز نہیں):۔ یہ بھی فعلِ مضارع پر، 2 طرح کا عمل کرتا ہے۔

(1) لفظی۔ (2) معنوی۔

(1) لفظی عمل:۔

اس کا لفظی عمل بالکل وہی ہے، جو اَنْ مصدریہ کا ہے۔

(2) معنوی عمل:۔

فعلِ مضارع میں نفی تاکید کا معنی پیدا کر کے، اسے مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ جیسے

لَنْ یَّضْرِبَ

کَیْ (بمعنی تاکہ):۔ یہ فعلِ مضارع پر صرف لفظی عمل کرتا ہے۔

اس کا لفظی عمل:۔

اس کا لفظی عمل بھی بالکل وہی ہے، جو اَنْ مصدریہ کا ہے۔

اس کا استعمال:۔

معنوی لحاظ سے، سَبَبِیَّت کے لئے آتا ہے یعنی اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ میرا ماقبل، میرے مابعد کے لئے سبب وعلت ہے۔ جیسے

اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ (میں اسلام لایا، تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں)

اِذَنْ (بمعنی اس وقت):۔ یہ فعلِ مضارع میں، لفظی و معنوی، دونوں طرح عمل کرتا ہے۔

لَا مُؤْمِنِيْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ ......اور...... لَا مُؤْمِنَاتِ فِي السُّوْقِ

﴿3﴾ اگر لا کے بعد کوئی اسمِ معرفہ ہو تو اکثر اس پر ایک اور اسمِ معرفہ، و زائدہ اور لاعاطفہ کے ساتھ عطف ہو رہا ہوگا۔ اس صورت میں لائے نفیٔ جنس کوئی عمل نہیں کرے گا اور وہ اسمِ معرفہ، مبتداء ہونے کی بناء پر، مرفوع ہوگا۔ جیسے

لَا زَيْدٌ عِنْدِي وَلَا عَمْرٌو

﴿4﴾ اگر لا کے بعد ایک اسمِ نکرہ مفردہ ہو اور اس پر ایک اور اسمِ نکرہ مفردہ، لا کے ساتھ عطف ہو رہا ہو۔ تو اس کی ترکیب کو 5 طرح پڑھنا جائز ہے۔

﴿1﴾	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ	﴿2﴾	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ
﴿3﴾	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً إِلَّا بِاللّٰهِ	﴿4﴾	لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ
﴿5﴾	لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ		

تنبیہ ضروری:۔ (i) جب بھی لَا کے بعد بُدَّ (چارہ کار) نظر آئے، تو وہ لَا، لائے نفیٔ جنس اور بُدَّ اس کا اسم ہوگا۔ ایسی صورت میں مابعد، دو چیزوں کا بیان ضرور ہوتا ہے۔ ایک وہ چیز، جسے کسی دوسری شے کی ضرورت ہو، اسے محتاج کہتے ہیں۔ دوسری وہ شے، جس کی طرف محتاجی و ضرورت ہو، اسے محتاج الیہ کہا جاتا ہے۔ محتاج سے قبل، لام حرفِ جار اور محتاج الیہ سے پہلے، مِن حرفِ جار لایا جاتا ہے۔ جیسے

لَا بُدَّ لِزَيْدٍ مِنَ الْعِلْمِ (زید کے لئے علم ضروری ہے)

(ii) اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، صفتِ مشبہ اور مصدر وغیرہ پر داخل ہونے والا لا عموماً لائے نفیٔ جنس ہی ہوتا ہے۔ جیسے

لَا مُضِلَّ لَهُ ۔ لَا مَشْهُوْدَ فِي الْمِصْرِ۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۔ لَا شَرِيْفَ فِي الْجَمَاعَةِ۔

لَا رَيْبَ فِيْهِ ۔ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ۔

{ مشق }

لائے نفیٔ جنس کے اسم و خبر کی پہچان کیجئے۔ نیز اسماء کی قسم بھی متعین فرمائیں۔

لَا هَادِيَ لَهُ	لَا رَجُلَ مُجْتَهِدٌ	لَا سُرُوْرَ دَائِمٌ
لَا غُلَامَ قَائِمٌ	لَا فَرَسَ مَوْجُوْدٌ	لَا تِلْمِيْذَ فِي الْجَمَاعَةِ
لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ	لَا عَمَلَ ضَائِعٌ	لَا صِبْيَانَ فِي الْمَعْهَدِ
لَا بُدَّ لِلْمُسْلِمِ مِنَ الْعِلْمِ	لَا أَخِيْ عِنْدِي وَلَا أَبِيْ	لَا دُكْتُوْرَ حَاذِقٌ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ حروف نداء ﴾

وہ حروف، جنہیں کسی کو، اپنی جانب، متوجہ کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جس کی توجہ، مقصود ہو، اسے مُنَادیٰ کہا جاتا ہے۔

یہ 5 حروف ہیں۔

يَا	أَيَا	هَيَا	أَيْ	ہمزۂ مفتوحہ (أَ)

﴿ ان کا استعمال ﴾

يَاء	قریب و بعید و متوسط، سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
أَيَا اور هَيَا	بعید کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔
أَيْ اور ہمزۂ مفتوحہ (أَ)	قریب کے لئے مستعمل ہیں۔

لفظی عمل:۔

اس کا لفظی عمل وہی ہے، جو اَنْ مصدریہ کا ہے۔

معنوی عمل:۔

چونکہ یہ جواب وجزاء کے لئے آتا ہے اور جواب وجزاء کا تعلق، مستقبل سے ہوتا ہے، لہذا اس کے دخول کے بعد، فعلِ مضارع، مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ مثلاً کوئی کہے، اَنَـا اٰتِیْکَ غَـدًا (یعنی میں تیرے پاس کل آؤں گا)، تو جواب میں کہا جاسکتا ہے، اِذَنْ اُکْرِمَکَ (یعنی تو اس وقت میں تیری تعظیم کروں گا)

سبق نمبر ﴿19﴾

اَن کے مُقَدَّر (پوشیدہ) ہونے کا بیان

اَنْ، 6 چیزوں کے بعد مقدر ہوتا ہے۔

(1) **حَتّٰی کے بعد** :۔ جیسے مَرَرْتُ بِسُوْقٍ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ
(میں ایک بازار سے گزرا حتی کہ شہر میں داخل ہو گیا)

(2) **لامِ جحد کے بعد** :۔ جیسے مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ
اور (اے رسول!) اللہ ﷺ کی یہ شان نہیں کہ انہیں عذاب میں مبتلا کرے،
حالانکہ آپ ان کے درمیان تشریف فرما ہیں۔ (الانفال۔33)

(3) **اَو بمعنی اِلٰی یا اِلَّا کے بعد** :۔ جیسے لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ (میں ضرور تیرے ساتھ رہوں گا، یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق ادا کردے)

(4) **لامِ کَیْ کے بعد** :۔ جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّةَ

لامِ جحد اور لامِ کَیْ میں فرق:۔

ان میں لفظی ومعنوی، دونوں طرح فرق کیا جاتا ہے۔

لفظی فرق:۔ لامِ جحد، ہمیشہ حرفِ نفی کے بعد واقع کَـانَ کے بعد آتا ہے، جب کہ لامِ کَیْ کے لئے یہ شرط نہیں۔

معنوی فرق:۔ لامِ کَیْ، تعلیل کے لئے آتا ہے اور اگر لفظ سے گر جائے، تو مقصود میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ جب کہ لامِ جحد، صرف نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے۔

(5) **واوِ صرف (بمعنی مع) کے بعد** :۔ جیسے
لَاتَاْکُلِ السَّمَکَ وَتَشْرَبَ اللَّبَنَ (مچھلی کے ساتھ دودھ نہ پیو)

(6) **فاء سببیہ کے بعد** :- جیسے **زُرْنِی فَاُکْرِمَکَ**
(تو مجھ سے ملاقات کر تو میں تیری تعظیم کروں گا)

نوٹ:- فاء کو سببیہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا مابعد اس کے ماقبل کے لئے سبب ہوتا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

واو صرف اور فاء کے بعد اَنْ کے مقدر ہونے کی شرط

اس کے لئے شرط ہے کہ یہ دونوں، 6 چیزوں میں سے کسی ایک کے جواب میں ہوں۔

{1}**امر کے** :- جیسے

زُرْنِیْ فَاُکْرِمَکَ (آپ مجھ سے ملاقات کریں تو میں آپ کی تعظیم کروں گا)

{2}**نہی کے** :- جیسے

لَا تَشْتِمْنِیْ فَاُهِیْنَکَ (تو مجھے گالی مت دے ورنہ میں تیری توہین کروں گا)

{3}**نفی کے** :- جیسے

مَاتَاْتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا (آپ ہمارے پاس (کیوں) نہیں آتے، پس ہم آپ سے گفتگو کرتے)

{4}**استفہام کے** :- جیسے

اَیْنَ بَیْتُکَ فَاَزُوْرَکَ (آپ کا گھر کہاں ہے؟ پس میں آپ سے ملاقات کروں گا)

{5}**تمنی کے** :- جیسے

لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَ مِنْهُ (کاش! میرے پاس کچھ مال ہوتا تو میں اس سے خرچ کرتا)

{6}**عرض کے** :- جیسے

اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ بھلائی کو پہنچ جائیں)

نوٹ:- مذکورہ تمام مثالوں میں **ف** کی جگہ **و** رکھ دیں تو سب، **و** کی امثلہ بن

جائیں گی۔

{ مشق }

درج ذیل امثلہ میں حروفِ نواصب کے عمل پر غور فرمائیں، نیز فعل مضارع کے منصوب ہونے کے سبب کی نشاندہی کیجئے۔

رَاَیْتُ اَنْ یَّضْرِبَ زَیْدٌ	لَنْ یَّقْتُلَ بَکْرٌ زَیْدًا	لَنْ یَّنْصُرَ زَیْدًا
لَنْ یَّعْلَمَ عِلْمًا	اُرِیْدُ اَنْ تَضْرِبَ	لَنْ تَرٰی جَبَلًا
لَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَهُوْدُ	اَخْبَرَنِیْ اَنْ لَا یَشْرَبَ الْمَاءَ الْبَارِدَ	اَعْلَمُ اَنْ یَّاْکُلَ زَیْدٌ نِ الطَّعَامَ
کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَةً بَیْنَ الْاَغْنِیَاءِ مِنْکُمْ	اِجْتَهَدْتُ کَیْ اَنْجَحَ فِی الْاِمْتِحَانِ	اَنَا اَدْعُوْکَ فِی الْبَیْتِ ......اِذَنْ اُجِیْبَکَ

(6) **فاء سببیہ کے بعد** :- جیسے **زُرْنِی فَاُكْرِمَكَ**

(تو مجھ سے ملاقات کرتو میں تیری تعظیم کروں گا)

نوٹ:۔ فاء کو سببیہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا مابعد اس کے ماقبل کے لئے سبب ہوتا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

واو صرف اور فاء کے بعد اَنْ کے مقدر ہونے کی شرط

اس کے لئے شرط ہے کہ یہ دونوں، 6 چیزوں میں سے کسی ایک کے جواب میں ہوں۔

{1} امر کے :۔جیسے

زُرْنِیْ فَاُكْرِمَكَ (آپ مجھ سے ملاقات کریں تو میں آپ کی تعظیم کروں گا)

{2} نہی کے :۔جیسے

لَا تَشْتِمْنِیْ فَاُهِیْنَكَ (تو مجھے گالی مت دے، ورنہ میں تیری توہین کروں گا)

{3} نفی کے :۔جیسے

مَاتَاْتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا (آپ ہمارے پاس (کیوں) نہیں آئے، پس ہم آپ سے گفتگو کرتے)

{4} استفہام کے :۔جیسے

اَیْنَ بَیْتُكَ فَاَزُوْرَكَ (آپ کا گھر کہاں ہے؟ پس میں آپ سے ملاقات کروں گا)

{5} تمنی کے :۔جیسے

لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَ مِنْهُ (کاش! میرے پاس کچھ مال ہوتا، تو میں اس سے خرچ کرتا)

{6} عرض کے :۔جیسے

اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ بھلائی کو پہنچ جائیں)

نوٹ:۔ مذکورہ تمام مثالوں میں **ف** کی جگہ **و** رکھ دیں، تو سب، **و** کی امثلہ بن

جائیں گی۔

{ مشق }

درج ذیل امثلہ میں حروفِ نواصب کے عمل پر غور فرمائیں، نیز فعل مضارع کے منصوب ہونے کے سبب کی نشاندہی کیجئے۔

رَاَیْتُ اَنْ یَّضْرِبَ زَیْدٌ	لَنْ یَّقْتُلَ بَكْرٌ زَیْدًا	لَنْ یَّنْصُرَ زَیْدًا
لَنْ یَّعْلَمَ عِلْمًا	اُرِیْدُ اَنْ تَضْرِبَ	لَنْ تَرٰی جَبَلًا
لَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُوْدُ	اَخْبَرَنِیْ اَنْ لَا یَشْرَبَ الْمَاءَ الْبَارِدَ	اَعْلَمُ اَنْ یَّاْكُلَ زَیْدُ نِ الطَّعَامَ
كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةً بَیْنَ الْاَغْنِیَاءِ مِنْكُمْ	اِجْتَهَدْتُ كَیْ اَنْجَحَ فِی الْاِمْتِحَانِ	اَنَا اَدْعُوْكَ فِی الْبَیْتِ ----اِذَنْ اُجِیْبَكَ

سبق نمبر ﴿20﴾

فعلِ مضارع کو جَزم دینے والے حروف

یہ 5 حروف ہیں۔

﴿1﴾	لَم	جیسے	لَم یَنْصُرْ
﴿2﴾	لَمّا	جیسے	لَمَّا یَنْصُرْ
﴿3﴾	لامِ امر	جیسے	لِیَنْصُرْ
﴿4﴾	لائے نہی	جیسے	لا تَنْصُرْ
﴿5﴾	اِن شرطیہ	جیسے	اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ

لم اور لما میں فرق:۔ ان میں 4 طرح سے فرق کیا جاتا ہے۔

{1} **لَمْ،** زمانہ ماضی میں مطلقاً نفی کے لئے آتا ہے۔ یعنی اس نفی میں استمرار ہو یا نہ ہو۔ نیز یہ پورے زمانہ ماضی میں، انکارِ فعل، پر وجوبی نہیں، بلکہ فقط جوازی طور پر دلالت کرتا ہے۔ چنانچہ یہ کہنا درست ہے کہ **لَمْ اَفْعَلْ ثُمَّ فَعَلْتُ** (یعنی (پہلے) میں نے نہیں کیا، پھر میں نے کرلیا)۔

جب کہ **لَمَّا** پورے زمانہ ماضی میں کسی کام کے انکار پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ چنانچہ جب کوئی کہے **لَمَّا اَفْعَلْ هٰذَا** تو اس کا مطلب ہے کہ زمانہ تکلم سے قبل، پورے زمانے میں یہ کام نہیں کیا گیا۔ چنانچہ **لَمَّا اَفْعَلْ ثُمَّ فَعَلْتُ** کہنا جائز نہ ہوگا۔

{2} **لَمْ** کے ساتھ جس چیز کی نفی کی جائے، اس کے حصول کی توقع نہیں ہوتی، جب کہ **لَمَّا** میں اس کا برعکس ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کہا جائے **لَمَّا اُسَافِرْ** تو سفر متکلم ، متوقع ہوتا ہے۔

{3} **لَمْ،** حروفِ شرط کے بعد آسکتا ہے، جیسے **اِن لَّمْ تَجْتَهِدْ تَنْدَمْ** (یعنی اگر تو نے محنت نہ کی تو نادم ہوگا)، لیکن **لَمَّا،** نہیں آسکتا ہے۔

{4} **لَمْ** کے مجزوم کا حذف جائز نہیں، جب کہ **لَمَّا** کی صورت میں جائز ہے۔ چنانچہ یہ کہنا درست ہے، **قَارَبْتُ الْمَدِيْنَةَ وَلَمَّا** یعنی **لَمَّا اَدْخُلْهَا** لیکن **قَارَبْتُ الْمَدِيْنَةَ وَلَمْ** کہنا ممنوع ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

"ان" شرطیہ کے بارے میں ضروری امور

(1) یہ ہمیشہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، جن میں سے پہلا ہمیشہ **فعلیہ**، جب کہ دوسرا کبھی **فعلیہ** اور کبھی **اسمیہ** ہوگا۔

(2) پہلے جملے کو **شرط** اور دوسرے کو **جزاء** کہتے ہیں۔

(3) یہ اگرچہ ماضی پر داخل ہو، لیکن معنیٰ ہمیشہ مستقبل کا دیتا ہے۔ جیسے

اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا)

(4) جب شرط و جزا دونوں.. یا صرف شرط، فعلِ مضارع ہو، تو اس مضارع پر جزم واجب ہے۔ جیسے **اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ** ..اور.. **اِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ**

لیکن اگر شرط، فعلِ ماضی اور جزاء مضارع ہو تو جزاء میں جزم و رفع، دونوں جائز ہیں۔ جیسے **اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبْ وَاَضْرِبُ**

﴿ جزاء سے پہلے فاء لانے کی صورتیں ﴾

درج ذیل 5 صورتوں میں، جزاء سے قبل، فاء کا لانا، واجب ہے۔

﴿1﴾ جب جزاء، جملہ اسمیہ ہو۔ جیسے

اِنْ تَاْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ (اگر تو میرے پاس آیا تو تیری تعظیم کی جائے گی)

﴿2﴾ یا ایسا جملہ فعلیہ ہو، جس سے پہلے درج ذیل میں سے کوئی ایک حرف آ جائے۔

(i) سَوْفَ (ii) سِیْن (iii) قَدْ (iv) ما نافیہ (v) رُبَّ

(vi) کَاَنَّمَا (vii) لَنْ (viii) حرفِ شرط

﴿3﴾ یا امر ہو۔ جیسے

اِنْ رَاَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ (اگر تو زید کو دیکھے تو اس کی تعظیم کرنا)

﴿4﴾ یا نہی ہو۔ جیسے

اِنْ رَاَیْتَ بَکْرًا فَلَا تُهِنْهُ (اگر تو بکر کو دیکھے تو اس کی توہین نہ کرنا)

﴿5﴾ یا دعا ہو۔ جیسے

اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا

(اگر تو میری تعظیم کرے تو اللہ تجھے بہتر جزاء عطا فرمائے)

سبق نمبر ﴿21﴾

افعالِ عاملہ کا بیان

یہ امر قابلِ حفظ ہے کہ کوئی بھی فعل، غیر عامل نہیں ہوتا۔ پھر عمل کرنے کے لحاظ سے افعال کی 2 قسمیں ہیں۔ (1) معروف۔ (2) مجہول۔

فعلِ معروف (Active Verb):۔

وہ فعل، جس میں کام کی نسبت، فاعل کی جانب کی گئی ہو۔ جیسے

ضَرَبَ (مارا اس ایک مرد نے)

فعلِ مجہول (Passive Verb):۔

وہ فعل، جس میں کام کی نسبت، مفعول کی جانب کی گئی ہو۔ جیسے

ضُرِبَ (مارا گیا وہ ایک مرد)

ان کی اقسام :۔

ان دونوں میں سے ہر ایک کی 2 قسمیں ہیں۔

(1) فعلِ لازم۔ (2) فعلِ مُتَعَدِّی۔

فعلِ لازم (Intransitive Verb):۔

وہ فعل، جس کا معنی، صرف فاعل کے ساتھ مل کر مکمل ہو جائے، مفعول بہ کی ضرورت باقی نہ رہے۔ جیسے خَرَجَ زَیْدٌ (زید نکلا)

فعلِ متعدی (Transitive Verb):۔

وہ فعل، جس کا معنی، صرف فاعل کے ساتھ مل کر مکمل نہ ہو، بلکہ مفعول بہ کی ضرورت بھی باقی رہے۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا)

فعلِ معروف کا عمل:-

فعلِ معروف، چاہے لازم ہو۔ یا متعدی، فاعل کو رفع اور درج ذیل 6 اسماء کو، نصب دیتا ہے۔

(1)	مفعولِ مطلق	جیسے	قَامَ زَيْدٌ قِيَامًا	زید حقیقۃً کھڑا ہے
(2)	مفعولِ فیہ	جیسے	صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ	میں نے روزِ جمعہ روزہ رکھا
(3)	مفعولِ معہٗ	جیسے	جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ	سردی، جبوں سمیت آئی
(4)	مفعولِ لہٗ	جیسے	قُمْتُ اِكْرَامًا لِزَيْدٍ	میں تعظیمِ زید کے لئے کھڑا ہوا
(5)	حال	جیسے	جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا	زید حالتِ سواری میں آیا
(6)	تمییز	جیسے	طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا	زید، باعتبارِ ذات، اچھا ہے

فعلِ متعدی، ان اسماء کے ساتھ ساتھ، مفعولِ بہٖ کو بھی نصب دیتا ہے۔ جیسے

ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

نوٹ:- فعلِ لازم، اپنے مفعولِ بہٖ کے نہ ہونے کی وجہ سے یہ عمل نہیں کرتا۔

فعلِ مجہول کا عمل:-

فعلِ مجہول، فاعل کے بجائے، مفعولِ بہٖ کو رفع دیتا ہے۔ اس مفعولِ بہٖ کو نائب الفاعل کہتے ہیں اور بقیہ اسماء کو نصب دیتا ہے۔ جیسے

ضُرِبَ زَيْدٌ مَشْدُوْدًا (زید کو بندھی ہوئی حالت میں مارا گیا)

سبق نمبر ﴿22﴾

فعلِ مُتَعَدِّی کی اقسام

فعلِ متعدی کی 4 اقسام ہیں۔

مُتَعَدِّی بیک مفعول	مُتَعَدِّی بَد و مفعول
مُتَعَدِّی بَد و مفعول	مُتَعَدِّی بَسہ مفعول

(1) متعدی بیک مفعول:-

وہ فعلِ متعدی، جو فقط ایک مفعول کا تقاضا کرے۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

(2) متعدی بدو مفعول:-

وہ فعلِ متعدی، جو 2 مفاعیل کا تقاضا کرے اور ان میں سے ایک مفعول کو حذف کرنا، جائز ہو۔ یہ افعالِ قلوب کے علاوہ افعال میں ہوگا۔ جیسے

اَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا (میں نے زید کو ایک درہم دیا)

اسے اَعْطَيْتُ زَيْدًا اور اَعْطَيْتُ دِرْهَمًا دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

نوٹ:-

چونکہ یقین وظن کا تعلق، دل سے ہے، چنانچہ وہ افعال، جن میں یقین وظن والا معنی پایا جائے، افعالِ قلوب کہلاتے ہیں۔ چند افعالِ قلوب یہ ہیں۔

عَلِمْتُ ، رَأَيْتُ ، وَجَدْتُ	یہ یقین کے معنی میں آتے ہیں
ظَنَنْتُ ، حَسِبْتُ ، خِلْتُ	یہ ظن کے معنی میں آتے ہیں
زَعَمْتُ	یہ یقین اور ظن دونوں معنی میں آتا ہے

(3) متعدی بدو مفعول:۔

وہ فعلِ متعدی، جو 2 مفاعیل کا تقاضا کرے اور بلا قرائن، ان میں سے کسی مفعول کا حذف جائز نہ ہو۔ یہ افعالِ قلوب میں ہوتا ہے۔ جیسے

عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کو فاضل گمان کیا)

اس میں **عَلِمْتُ زَیْدًا** ۔یا۔ **عَلِمْتُ فَاضِلًا** کہنا جائز نہیں، کیونکہ اس جگہ دونوں مفعول، معنوی اتصال کی وجہ سے، بمنزلہ ایک اسم کے ہیں۔ پس اس صورت میں، دونوں میں سے کسی ایک کو حذف کرنا، گویا کہ ایک کلمے کے بعض اجزاء کو حذف کرنا ہو گا اور ایک کلمے کے بعض اجزاء کا حذف، جائز نہیں۔

﴿ قرینے کے باعث کسی ایک..یا..دونوں مفاعیل کا حذف ﴾

ہاں اگر قرینہ پایا جائے تو ایک، بلکہ کبھی دونوں مفاعیل کا حذف جائز ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی دریافت کرے، **هَلْ تَظُنُّ اَحَدًا مُسَافِرًا؟** (کیا تو کسی کو مسافر گمان کرتا ہے؟) تو اس کے جواب میں کہا جا سکتا ہے، **اَظُنُّ خَالِدًا۔** جب کہ از روئے قاعدہ یوں کہنا چاہیے تھا، **اَظُنُّ خَالِدًا مُسَافِرًا** لیکن قرینہ سوال کی بناء پر، دوسرے مفعول کو حذف کر دیا گیا۔ یونہی، **هَلْ ظَنَنْتَ خَالِدًا مُسَافِرًا؟** (کیا تو نے خالد کو مسافر گمان کیا؟)، کے جواب میں، بقرینہ سوال، دونوں مفاعیل کے حذف کے ساتھ، فقط **ظَنَنْتُ** کہنا بھی صحیح ہے۔

(4) متعدی بسہ مفعول:۔

وہ فعلِ متعدی، جو 3 مفاعیل کا تقاضا کرے۔ جیسے

اَخبَرَ زَیْدٌ بَکْرًا عَمْرًا فَاضِلًا (زید نے بکر کو، عمرو کے فاضل ہونے کی خبر دی)

نوٹ:۔ چند مزید متعدی بسہ مفعول، یہ ہیں۔

اَعْلَمَ (خبر دی)۔ **اَرٰی** (گمان کیا)۔ **اَنْبَأَ** (خبر دی)۔ **خَبَّرَ** (خبر دی)

نَبَّأَ (خبر دی)۔ **حَدَّثَ** (بیان کیا)۔

سبق نمبر ﴿23﴾

افعالِ ناقصہ (Auxiliary verbs)

وہ افعال، جن کا معنی، فاعل کے ساتھ مکمل نہ ہو، بلکہ مفہومِ کامل کے حصول کے لئے فاعل کے بارے میں خبر کی ضرورت بھی باقی رہے۔ یہ 17 ہیں۔

{1} كَانَ (تھا)	{2} صَارَ (ہوا)	{3} ظَلَّ (دن میں ہوا)	{4} بَاتَ (رات کو ہوا)
{5} اَصْبَحَ (صبح کو ہوا)	{6} اَضْحٰى (چاشت کو ہوا)	{7} اَمْسٰى (شام کو ہوا)	{8} عَادَ (بمعنی صار، ہوگیا)
{9} آضَ (بمعنی صار، ہوگیا)	{10} غَدَا (بمعنی صار، ہوگیا)	{11} رَاحَ (بمعنی صار، ہوگیا)	{12} مَازَالَ (ہمیشہ)
{13} مَاانْفَكَّ (ہمیشہ)	{14} مَابَرِحَ (ہمیشہ)	{15} مَافَتِئَ (ہمیشہ)	{16} مَادَامَ (جب تک)
{17} لَيْسَ (نہیں)	❁ ❁	❁ ❁	❁ ❁

چونکہ یہ افعال، اپنے مفہوم کی تکمیل کے سلسلے میں فاعل کے علاوہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں اور یہ علامتِ نقص ہے، چنانچہ انہیں ناقصہ کہتے ہیں۔ ان کے فاعل کو، **ان کا اسم** اور فاعل کے بارے میں خبر کو، **ان کی خبر** کہا جاتا ہے۔

ان افعال کا عمل:-

یہ جملۂ اسمیہ پر داخل ہوکر، مبتدا (مسندالیہ) کو رفع اور خبر (مسند) کو نصب دیتے ہیں۔

مسندالیہ ہی کو، ان کا اسم اور مسند کو، ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ جیسے **كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا**

ان کے اسم وخبر کے قواعد:-

ان کے اسم وخبر کے لئے تقریباً تمام قواعد وہی ہیں، جو مبتداء وخبر کے بارے میں نقل کئے گئے۔ فقط اتنا فرق ضرور ہے کہ مبتداء کی خبر، **مرفوع**، جب کہ ان کی خبر مفعول بہ سے مشابہت کی بناء پر، **منصوب** ہوتی ہے۔

ان کی خبر کی، تقدیم وتاخیر

ان کے اسماء پر، ان کی خبر کی تقدیم، بالاتفاق، تمام افعال میں جائز ہے۔ جیسے

كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ

نیز خبر کو، خود ان افعال پر مقدم کرنا بھی، جائز ہے۔ سوائے ان افعال کے، جن کے شروع میں **ما** آتا ہے۔ **لَيْس** کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ جمہورؒ جوازِ تقدیم کے قائل ہیں، جبکہ بعض منع کرتے ہیں۔

فاعل کے ساتھ تام ہوجانے والے افعال

ان میں سے بعض افعال، کبھی صرف فاعل کے ساتھ مل کر مکمل ہوجاتے ہیں۔ یہ سماعی اعتبار سے، **مافتئ**، **مازال** اور **لیس** کے علاوہ افعال میں ہوگا۔ جیسے **كَانَ مَطَرٌ** (بارش ہوئی)۔۔ اس صورت میں یہ افعال، **تامّہ** کہلاتے اور **حُصُول**۔۔یا۔۔ **ثُبُوت** کے معنی میں ہوتے ہیں۔

﴿ کان زائدہ کا بیان ﴾

کان، کبھی زائدہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس کے لئے، چند شرائط ہیں۔

(1) یہ درمیان کلام میں ہو، ابتداء میں نہ ہو۔ (2) ماضی کا صیغہ ہو۔

(3) اس کو عبارت سے نکال دینے پر مقصود میں کوئی فرق نہ آئے۔ جیسے قرآن عظیم میں عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں منقول ہے کہ

كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا

(مریم کی قوم والے بولے، ہم اس سے کیسے بات کریں، جو جھولے میں بچہ ہے۔ سورۂ مریم۔29)

{مشق}

افعالِ ناقصہ پہچان کر ان کے اسم اور خبر کی نشاندہی فرمائیں۔

صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا	صَارَ الْمَاءُ مُسْتَعْمَلًا	مَازَالَ يَكْتُبُ حَتّٰى مَاتَ
كَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا	اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا	لَمْ يَكُنْ بَكْرٌ عَالِمًا
اَجْلِسْ مَادَامَ تَجْلِسُ	كَانَا شَهِدَا بَدْرًا	لَيْسَ مُسْلِمَاتٍ جَاءَ تْ
كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ	بَاتَ صَبِيٌّ بَاكِيًا	عَادَتِ الْمَرْأَةُ عَجُوْزًا

سبق نمبر ﴿24﴾

افعالِ مُقارَبَہ (Verb of Proximity)

وہ افعال، جنہیں ان کے اسماء کے لئے خبر کے حصول کی امید۔ یا۔ اس کے حصول کے یقین۔ یا۔ اس کے آغاز پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

نوٹ۔ یہ تمام افعال، مقاربت کا فائدہ نہیں دیتے مخض شہرت اور کثرتِ استعمال کے باعث، انہیں تغلیباً افعالِ مقاربہ کا نام دے دیا جاتا ہے۔

ان میں سے مشہور 9 یہ ہیں۔

عَسٰى	حَرٰى	اِخْلَوْلَقَ	كَادَ	اَوْشَكَ
كَرَبَ	طَفِقَ	اَخَذَ	جَعَلَ	

ان کا استعمال:۔

﴿1﴾ اگر متکلم کو، ان کے اسماء کے لئے حصولِ خبر کی امید ہو تو **عَسٰى وحَرٰى** اور **اِخْلَوْلَقَ**...

﴿2﴾ اگر حصولِ خبر کا یقین ہو تو **كَادَ ، اَوْشَكَ** اور **كَرَبَ** ...

اور ﴿3﴾ حصولِ خبر کے آغاز کا یقین ہو تو **طَفِقَ ، اَخَذَ** اور **جَعَلَ** استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے

اِخْلَوْلَقَتِ السَّمَاءُ اَنْ تُمْطِرَ (امید ہے کہ آسمان بارش برسائے)

اَوْشَكَ اَنْ يَمُوْتَ (اس کا مرنا قریب ہے)

زَيْدٌ جَعَلَ قَرَءَ (زید پڑھنا شروع ہو گیا)

ان کا عمل:-

یہ افعال، کَانَ کی طرح جملۂ اسمیہ پر داخل ہو کر اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

لیکن ان کی خبر کبھی فعلِ مضارع اَنْ کے ساتھ آتی اور کبھی اس کے بغیر۔ جیسے

عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ اَوْ یَخْرُجُ (زید کا نکلنا قریب ہے)

{مشق}

عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ	عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّرْزُقَکَہَا
اَوْشَکَ اَنْ یَّعُمَّہُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ	لَا اَکَادُ اُدْرِکُ الصَّلٰوۃَ
جَعَلَ یَعْرِفُ لَہٗ	اِخْلَوْلَقَ زَیْدٌ حَاضِرًا
طَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا	اَوْشَکَ صَبِیٌّ یَفْرَحُ
کَادَتْ زَیْنَبُ مَاتَتْ	جَعَلَ اَقْنَ زَیْدٌ

سبق نمبر ﴿25﴾

افعالِ مدح وذم (Verb of Praise & Blame)

وہ افعال، جنہیں کسی کی تعریف یا مذمت بیان کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ یہ بھی 4 ہیں۔

﴿1﴾	نِعْمَ	﴿2﴾	حَبَّذَا	مدح کے لئے
﴿3﴾	بِئْسَ	﴿4﴾	سَاءَ	ذم کے لئے

نوٹ:- حَبَّذَا میں، حَبَّ، فعلِ مدح اور ذَا، اس کا فاعل ہے۔

ان کا عمل:-

یہ اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے

نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ	زید اچھا مرد ہے	حَبَّذَا زَیْدٌ	زید اچھا ہے
بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ	زید برا مرد ہے	سَاءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو	عمرو برا مرد ہے

نوٹ:-

وہ اسم، جو ان کے فاعل کے بعد واقع ہو، مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہلاتا ہے۔

ان کے فاعل کے لئے شرط:-

حَبَّذَا کے سوا، باقی تینوں میں شرط ہے کہ

- ان کا فاعل، معرف باللام ہوگا۔ جیسے

نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید اچھا مرد ہے)

یا۔ ● معرف باللام کی طرف مضاف ہوگا۔ جیسے

نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ (زید اچھا صاحب قوم ہے)

یا۔ ● اس میں ایک ایسی ضمیر مستتر ہوگی، جس کی تمیز نکرہ منصوبہ آرہی ہو۔ جیسے

نِعْمَ رَجُلاً زَيْدٌ (زید مرد ہونے کے لحاظ سے اچھا ہے)

نوٹ:۔

نِعْمَ میں هُوَ، ضمیر مستتر فاعل اور مُمَیَّز ہے، جبکہ رَجُلاً تمیز ہونے کی وجہ سے، منصوب ہے۔

سبق نمبر ﴿26﴾

فعلِ تعجب

اصطلاح میں وہ فعل، جو انشاءِ تعجب (یعنی تعجب پیدا کرنے) کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جس شے پر تعجب کا اظہار کیا جائے، اسے مُتَعَجَّب مِنه کہتے ہیں۔

ثلاثی مجرد کے ہر مصدر سے، فعلِ تعجب کے، 3 صیغے آتے ہیں۔

مَا أَفْعَلَهُ	جیسے	مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (زید کیا ہی حسین ہے)
أَفْعِلْ بِهِ	جیسے	أَحْسِنْ بِزَيْدٍ (زید کیا ہی حسین ہے)
فَعُلَ	جیسے	وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا (اور وہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں)

سبق نمبر ﴿27﴾

تعریفاتِ معمولاتِ فعل
اوران سے مُتعلِقه ضروری امور

فعل، درج ذیل 9 چیزوں پر عامل ہوسکتا ہے۔

فاعل	نائب الفاعل	مفعولِ به	مفعولِ مطلق
مفعولِ له	مفعولِ فيه	مفعولِ معهٗ	حال
تمییز	****	****	****

سبق نمبر ﴿28﴾

فاعل (Subject/Doer) کا بیان

فاعل کی تعریف:-

وہ اسم، جو کسی فعل۔۔یا۔شبہ فعل (مثلاً اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، مصدر۔۔یا۔صفت مشبہ وغیرہ) کے بعد واقع ہو اور اُس فعل۔۔یا۔شبہ فعل کا معنی، اس کے مدلول کے ساتھ قائم ہو، اس پر واقع نہ ہو رہا ہو۔ جیسے

قَامَ زَيْدٌ ۔۔یا۔۔ مَاقَائِمٌ زَيْدٌ میں زَيْدٌ

فاعل کے اعراب:-

فاعل ہمیشہ، مرفوع ہوتا ہے۔ لیکن یہ رفع کبھی لفظی اور کبھی محلی ہوتا ہے۔ محلی اعراب کی صورت میں اس پر کسرہ آتا ہے، جس کے مختلف اسباب ہیں۔ مثلاً

(1) جب یہ مصدر کا فاعل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

اِكْرَامُ الْمَرْءِ اَبَاهُ فَرِضٌ عَلَيْهِ (مرد کا اپنے باپ کی تعظیم کرنا اس پر فرض قرار دیا گیا ہے)

(2) جب اس سے پہلے مِن حرفِ جار آجائے۔ جیسے

مَاجَاءَ نَامِنْ اَحَدٍ (ہمارے پاس کوئی بھی نہیں آیا)

یا۔۔۔ (3) جب اس سے قبل باء حرفِ جار ہو۔ جیسے

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (اللہ عزوجل از روئے گواہ کے کافی ہے۔)

فاعل کی اقسام:-

فاعل کی 3 قسمیں ہیں۔

(1) مُظْهَر۔ (2) مُضْمَر۔ (3) مُؤوَّل۔

فاعلِ مظہر:-

جب اسم ظاہر فاعل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے خَرَجَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ

نوٹ:-

اس صورت میں، فاعل چاہے واحد ہو، تثنیہ یا جمع، فعل ہمیشہ واحد ہی رہتا ہے۔

جیسے جَاءَ زَیْدٌ ‚ زَیْدَانِ ‚ زَیْدُوْنَ

فاعلِ مضمر:-

جب اسم ضمیر فاعل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ میں تُ

نوٹ:-

اس صورت میں فعل، واحد و تثنیہ و جمع ہونے میں، فاعل کے مطابق ہوگا۔ جیسے

زَیْدٌ ضَرَبَ — زَیْدَانِ ضَرَبَا — زَیْدُوْنَ ضَرَبُوْا

فاعل مؤول:-

یعنی جب کوئی کلمہ یا کلام، براہِ راست کے بجائے، تاویلاً فاعل بن رہا ہو۔

اس کی 2 صورتیں ہیں۔

(1) جب فعلِ مضارع، اَنْ کے ساتھ، بتاویلِ مصدر فاعل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

یُعْجِبُنِیْ اَنْ تَجْتَهِدَ (مجھے تیرا محنت کرنا تعجب میں مبتلا کر رہا ہے)

(2) جب اَنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مل کر، بتاویلِ مفرد فاعل بن رہا ہو۔ جیسے بَلَغَنِیْ اَنَّکَ فَاضِلٌ (مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تو ایک فاضل ہے)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

فعل کی، فاعل کے ساتھ تذکیر و تانیث میں مطابقت و عدمِ مطابقت کا بیان

فاعل کے ساتھ تذکیر و تانیث میں مطابقت اور عدمِ مطابقت کے اعتبار سے، فعل کی 3 صورتیں ہیں۔

(1) اسے مذکر لانا واجب ہے۔ (2) اسے مؤنث لانا واجب ہے۔

(3) دونوں صورتیں جائز ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ وجوبی تذکیر کی 2 صورتیں ﴾

(i) جب فاعل مذکر ہو۔ یہ عام ہے کہ وہ لفظاً و معناً، دونوں طرح مذکر ہو۔ جیسے

یَنْجَحُ الْمُجْتَهِدُ ۔ یَنْجَحُ الْمُجْتَهِدَانِ ۔ یَنْجَحُ الْمُجْتَهِدُوْنَ

..یا..فقط معناً ہو۔ جیسے

جَاءَ حَمْزَةُ ۔ جَاءَ حَمْزَتَانِ ۔ جَاءَ حَمْزَتُوْنَ

(ii) جب فاعل مؤنث و مظہر ہو، لیکن فعل اور فاعل کے درمیان اِلَّا کا فاصلہ آجائے۔ مَا قَامَ اِلَّا فَاطِمَةُ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ وجوبی تانیث کی 3 صورتیں ﴾

(1) جب فاعل، مظہر و مؤنثِ حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان، فاصلہ نہ ہو۔

جیسے قَامَتْ اِمْرَأَةٌ ۔ قَامَتْ اِمْرَأَتَانِ ۔ قَامَتْ فَاطِمَاتٌ

(2) جب فاعل، ضمیرِ مستتر ہو اور مؤنثِ حقیقی یا معنوی کی طرف لوٹ رہی ہو۔ جیسے

هِنْدٌ قَامَتْ ۔ اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ

(3) جب فاعل، ضمیر مستتر ہواور جمع مؤنث سالم..یا..مؤنث کی جمع تکسیر کی جانب لوٹ رہی ہو۔اس صورت میں فعل، واحد وجمع، دونوں طرح لایا جاسکتا ہے۔جیسے

اَلزَّيْنَبَاتُ جَاءَتْ..یا..جِئْنَ..اور..اَلْفَوَاطِمُ ضَرَبَتْ..یا..ضَرَبْنَ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ جوازی تذکیر وتانیث کی، 5 صورتیں ﴾

(i) جب فاعل، مظہر، مؤنث معنوی ہو۔جیسے

طَلَعَ الشَّمْسُ ..یا.. طَلَعَتِ الشَّمْسُ ۔

(ii) جب فاعل، مؤنث حقیقی ہواور فعل وفاعل کے درمیان **اِلَّا** کے علاوہ کسی اور لفظ سے فاصل ہو۔جیسے

يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ

(اے نبی! جب آپ کے پاس مومنہ عورتیں حاضر ہوں۔الممتحنة.12)

(iii) جب فاعل، مظہر وجمع مکسر ہو۔یہ عام ہے کہ وہ جمع مذکر کی ہو..یا..مؤنث کی۔جیسے

قَالَ الرِّجَالُ ..یا.. قَالَتِ الرِّجَالُ

جَاءَ الْفَوَاطِمُ ..یا.. جَاءَتِ الْفَوَاطِمُ

(iv) جب فاعل، مذکر اور الف وتاء کے ساتھ ہو۔جیسے

رَكِبَ الطَّلْحَاتُ ..یا.. رَكِبَتِ الطَّلْحَاتُ

(v) جب فاعل، اسم جمع ہو۔جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ ..یا.. جَاءَتِ الْقَوْمُ

{ مشق }

درج ذیل عبارات میں موجود فاعل کی پہچان فرمائیں۔اور قواعد کی نشاندہی کریں۔

(1) لَا تَزُوْلُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَ اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَ اَبْلَاهُ وَمَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَ اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ ۔

(2) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ ؟ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاتِهٖ وَصِيَامِهٖ وَزَكَاتِهٖ وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيَقْعُدُ فَيَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ ۔

(3) مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ ۔

(4) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قُمْتُ فِيْكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ مَنْ اَرَادَ بُحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهٗ فَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ ۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

سبق نمبر ﴿29﴾

نائب الفاعل (Substitute of Subject) کا بیان

نائب الفاعل کی تعریف:-

وہ مفعول، جسے عبارت سے حذف شدہ فاعل کا قائم مقام بنایا گیا ہو۔ اس کے لیے ماقبل فعلِ مجہول کا موجود ہونا شرط ہے۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ

نائب الفاعل کی اقسام:-

اس کی 2 قسمیں ہیں۔ (1) صریح۔ (2) غیر صریح۔

صریح:- جب فعل اور نائب الفاعل کے درمیان، حرفِ جار کا واسطہ نہ ہو۔ جیسے

رُکِبَ الطِّفْلُ

غیر صریح:- جب فعل اور نائب الفاعل کے درمیان، حرفِ جار کا واسطہ ہو۔ جیسے

نُظِرَ فِی الْاَمْرِ

اس صورت میں **الامر** لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہے۔

{ مشق }

نائب الفاعل کی پہچان فرمائیں۔ اور قواعد کی نشاندہی کریں۔

لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَیْرِ طُهُوْرٍ	فَیُؤْذَنُ لَهَا
مَا جَاءَ فِیْ بَوْلِ مَا یُؤْکَلُ لَحْمُهٗ	نُصِرَ الْیَوْمَ فَاطِمَةُ
اَلتِّلْمِیْذُ ضُرِبَ	اَلْخَادِمُوْنَ طُلِبُوْا
یُسَنُّ فِی الْاِغْتِسَالِ اِثْنَا عَشَرَةَ شَیْئًا	بِیْعَ الْقَلَمُ

سبق نمبر ﴿30﴾

مفعول بہ (Object) کا بیان

مفعولِ بہ کی تعریف:-

وہ اسم، جس کے مدلول پر، فاعل کا فعل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کو مارا) میں۔ عَمْرًا

اس کی اقسام:-

مفعول بہ کی 2 قسمیں ہیں۔

(1) مفعولِ صریح۔ (2) مفعولِ غیر صریح۔

مفعول صریح:-

جب اسم ظاہر... یا... اسم ضمیر، مفعول بن رہا ہو۔ جیسے

ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا میں بَکْرًا ...اور... ضَرَبْتُهٗ میں هٗ

مفعول غیر صریح:- اس کی کئی صورتیں ہیں۔

(i) جب جملہ، بتاویلِ مفرد، مفعول بنے۔ جیسے

عَلِمْتُ اَنَّکَ مُجْتَهِدٌ (میں نے جان لیا کہ تو محنت کرنے والا ہے)

(ii) جب جملہ، بتاویلِ مصدر، مفعول بنے۔ جیسے

ظَنَنْتُکَ اَنْ تَجْتَهِدَ (میں نے گمان کیا کہ تو محنت کرنے والا ہے)

(iii) جب کوئی اسم، حرفِ جار کے واسطے سے مفعول بنے۔ جیسے

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (میں زید کے ساتھ سے گزرا)

بسا اوقات ایک ہی عبارت میں، مفعولِ صریح اور غیر صریح، دونوں موجود ہوتے ہیں۔ جیسے **اَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَهْلِهَا**

یہاں **اَمَانَات**، مفعولِ صریح اور **اَهْلِهَا**، مفعولِ غیر صریح ہے۔

ایک فعل کے متعدد مفعول ہو سکتے ہیں۔ جیسے

اَعْطَیْتُ الْفَقِیْرَ دِرْهَمًا

مفعول بہ، فعل اور فاعل سے پہلے آ سکتا ہے۔ جیسے

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

{ مشق }

مفعول کو پہچانیں اور قواعد کی نشاندہی کریں۔

لَمْ یُصِبْ قِمَّةُ الْمَاءِ	صُمْتُ رَمَضَانَ
یُفِیْضُ الْمَاءَ عَلٰی بَدَنِهٖ ثَلَاثًا	تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ
یَغْسِلُ بَعْدَهَا مَنْکِبَهُ الْاَیْمَنَ	یُحِبُّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ
دَعْ مَا یَرِیْبُکَ	اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا سِوَاهُمَا
اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ	رَاَیْتُ النَّاسَ یَعْرِضُوْنَ عَلَیَّ
صَلَّیْتُ الْمَکْتُوْبَاتِ	دَعْهُ فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ

سبق نمبر ﴿31﴾

مفعول مطلق کا بیان

مفعولِ مطلق کی تعریف:۔

وہ مصدر، جو ماقبل فعل کا ہم معنی ہو۔ جیسے **ضَرَبْتُ ضَرْبًا** (میں نے حقیقۃً مارا)

نوٹ:۔ مفعولِ مطلق کے لئے ماقبل فعل سے حروفِ اصلیہ میں مطابقت رکھنا ضروری نہیں، چنانچہ اگر دونوں کے حروفِ اصلیہ جدا لیکن مفہوم یکساں ہو تو اسے ماقبل فعل کا مفعول مطلق قرار دینا درست ہے۔ جیسے **قَعَدْتُ جُلُوْسًا**

اس کی اقسام:

اس کی 3 اقسام ہیں۔

تاکیدی	نَوْعی	عَددی

(1) تاکیدی:۔

وہ مفعولِ مطلق، جو فقط ماقبل فعل کی تاکید کے لئے لایا جائے۔ اس کی پہچان وعلامت یہ ہے کہ اس کے باعث، مفہومِ فعل کے مؤکد ہونے کے علاوہ، مزید کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ جیسے **رَکِبْتُ رُکُوْبًا** (میں خوب سوار ہوا)

(2) نَوْعی:۔

وہ مفعولِ مطلق ہے، جو ماقبل فعل کی انواع واقسام میں سے کسی نوع پر دلالت کرے۔ جیسے **جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیْ** (میں قاری کے بیٹھنے کی مثل بیٹھا)

(3) عَددی:۔

وہ مفعولِ مطلق، جو بذاتِ خود یا اپنی صفت کے ذریعے، ماقبل فعل کی تعداد پر

دلالت کرے۔ جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً ..اور.. ضَرَبْتُ ضَرْبًا ثلاثًا

متفرق قواعد:۔

(i) لفظِ **سُبْحَان،** ہمیشہ مضاف اور **تَسْبِیْح** (اللہ کی پاکی بیان کرنا) مصدر سے مشتق افعالِ محذوفہ کا، مفعولِ مطلق واقع ہوگا۔ جیسے لفظِ **سُبْحَانَ اللّٰهِ،** سَبَّحْتُ، سَبَّحْنَا، اُسَبِّحُ ..یا.. نُسَبِّحُ کا مفعولِ مطلق بنے گا۔

(ii) لفظِ **مَعَاذ** بھی ہمیشہ مضاف اور **عَوْذ** (پناہ مانگنا) مصدر سے مشتق افعالِ محذوفہ کا، مفعولِ مطلق واقع ہوگا۔ جیسے لفظِ **مَعَاذَ اللّٰهِ** کو عُذْتُ، عُذْنَا، اَعُوْذُ ..یا.. نَعُوْذُ کا مفعولِ مطلق قرار دیا جائے گا۔

(iii) مصدر **اَیْضًا** (دوبارہ) ہمیشہ فعلِ محذوف **آضَ** کا مفعولِ مطلق واقع ہوگا۔ اس صورت میں ترکیبی لحاظ سے اس کا ماقبل یا مابعد سے کسی قسم کا لفظی تعلق نہیں ہوتا۔

{مشق}

مفعولِ مطلق پہچانیں۔

حَمِدْتُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا	سَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ تَسْلِيْمًا
سَقَاكَ اللّٰهُ سَقْيًا	لَعِبَ حَسَنٌ لَعِبًا
رَعَاكَ اللّٰهُ رَعْيًا	يَشْرِبُ الطِّفْلُ اللَّبَنَ شُرْبًا
قَدِمْتُ قُدُوْمًا خَيْرَ مَقْدَمٍ	خَطَفَ الثَّعْلَبُ الدَّجَاجَةَ خَطْفًا
شَكَرْتُكَ شُكْرًا	اُدْعُ اللّٰهَ دُعَاءً

سبق نمبر ﴿32﴾

مفعول فیہ کا بیان

مفعولِ فیہ کی تعریف:۔

وہ اسم، جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ ..یا.. زمانے پر دلالت کرے۔ اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔ جیسے صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ میں يَوْمَ

اس کی اقسام:۔ ظرف کی 2 قسمیں ہیں۔

(1) ظرفِ زمان۔ (2) ظرفِ مکان۔

{1} ظرفِ زمان:۔

وہ اسم، جو فعل کے واقع ہونے کے زمانے پر دلالت کرے۔ جیسے

صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کا روزہ رکھا) میں يَوْمَ

اس کی اقسام:۔

اس کی 2 قسمیں ہیں۔

(1) ظرفِ زمان مُبْهَم۔ (2) ظرفِ زمان مَحْدُود۔

(1) ظرفِ زمان مبہم:۔

وہ اسم، جو زمانے کی کسی غیر معین والا محدود مقدار پر دلالت کرے۔

جیسے حِيْنٌ (وقت)، وَقْتٌ، زَمَانٌ (زمانہ)، دَهْرٌ (زمانہ) وغیرہ

(2) ظرفِ زمان محدود:۔

وہ اسم، جو زمانے کی کسی معین و محدود مقدار پر دلالت کرے۔ جیسے

سَاعَةٌ (ایک گھڑی یا گھنٹہ) ، یَوْمٌ (دن) ، لَیْلَةٌ (رات) ، اُسْبُوْعٌ (پورا ہفتہ) ،
شَهْرٌ (مہینہ) ، سَنَةٌ (سال) ، عَامٌ (سال)

{2} ظرفِ مکان:-

وہ اسم، جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ پر دلالت کرے۔ جیسے

جَلَسْتُ عِنْدَکَ (میں تیرے پاس بیٹھا) میں عِنْدَ

اس کی اقسام:-

اس کی بھی 2 قسمیں ہیں۔

(1) ظرفِ مکان مُبْهَم۔ (2) ظرفِ مکان مَحْدُود۔

(1) ظرفِ مکان مبہم:-

وہ اسم، جو کسی غیر معین والا محدود جگہ پر دلالت کرے۔ جیسے

اَمَامَ (سامنے) ، وَرَاءَ (پیچھے) ، یَمِیْنٌ (سیدھی جانب) ، یَسَارٌ (الٹی جانب) ،
فَوْقَ (اوپر) ، تَحْتَ (نیچے) ، قُدَّامَ (آگے)

(2) ظرفِ مکان محدود:-

وہ اسم، جو کسی معین و محدود جگہ پر دلالت کرے۔ جیسے

دَارٌ (گھر) ، مَدْرَسَةٌ (درس کی جگہ) ، مَکْتَبٌ (کتب کی جگہ)
مَسْجِدٌ (سجدے کی جگہ) ، بَلَدٌ (آباد یا غیر آباد جگہ)

سبق نمبر ﴿33﴾

مفعول معه کا بیان

مفعول معه کی تعریف:-

وہ اسم، جو واؤ بمعنی مع کے بعد واقع ہو۔ جیسے

جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی جبوں کے ساتھ آئی) میں اَلْجُبَّاتِ

مفعول معه کی پہچان کا طریقہ:-

(1) یہ کلام میں زائد ہوتا ہے۔ چنانچہ اسے حذف کر لینے کے باوجود بھی جملہ ترکیبی لحاظ سے درست رہتا ہے۔ (2) اس کے ماقبل جملہ ہوتا ہے۔ (3) یہ ایسی واؤ کے بعد ہوتا ہے، جس میں معیت والا معنی پایا جائے۔

{مشق}

مفعول معہ پہچانیں۔

اِسْتَوَی الْمَاءُ وَالْخَشَبَةَ	کَیْفَ اَنْتَ وَالْاِمْتِحَانَ
اَکْرَمْتُ بَکْرًا وَسَعِیْدًا	جِئْتُ اَنَا وَزَیْدًا
سِرْتُ وَالرُّفَقَاءَ	اَکَلَ السَّمَکَ وَاللَّبَنَ
مَاتَ سَعِیْدٌ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ	مَاشَانُکَ وَعَمْرًا
مَا اَنْتَ وَالسِّبَاحَةَ	مَالَکَ وَزَیْدًا

سبق نمبر ﴿34﴾

مفعول له کا بیان

مفعول له کی تعریف:-

وہ مصدر، جو فعل مذکور کے وقوع کا سبب بنے اور دونوں کا فاعل ایک ہی ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ زَيْدًا تَادِيْبًا (میں نے زید کو ادب سکھانے کے لئے مارا)

اس مثال میں تَادِيْبًا مصدر، فعل ضرب کا سبب واقع ہو رہا ہے، نیز ضرب اور تادیب کا فاعل، ایک ہی ہے۔ یعنی جو مار رہا ہے، وہی ادب بھی سکھا رہا ہے۔ چنانچہ تَادِيْبًا کو ضَرَبْتُ کا مفعول لہ قرار دیا جائے گا۔

مفعول له کی اقسام:-

اس کی 2 قسمیں ہیں۔ (i) صریح۔ (ii) غیر صریح۔

صریح:-

جب یہ حرفِ جار کے بغیر واقع ہو۔ جیسے مثالِ مذکور

غیر صریح:-

جب یہ حرفِ جار کے ساتھ واقع ہو۔ جیسے

يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ

(وہ، کڑک کے سبب، موت کے ڈر سے، اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال رہے ہیں)

مذکورہ مثال میں حَذَرَ، مفعول لہ صریح اور مِنَ الصَّوَاعِقِ، غیر صریح ہے۔

نوٹ:-

مفعول لہ، چاہے صریح ہو یا غیر صریح، اپنے عامل سے پہلے آسکتا ہے۔ جیسے

رَغْبَةً فِي الْعِلْمِ اَتَيْتُ (میں رغبتِ علم کے باعث آیا) ...اور...

وَلِلتِّجَارَةِ سَافَرْتُ (میں نے بسبب تجارت سفر کیا)

{ مشق }

درج ذیل عبارات میں موجود مفعول لہ کی پہچان فرمائیں۔ اور قواعد کی نشاندہی کریں۔

لَازَمْتُ الْبَيْتَ اِسْتِجْمَامًا	ضَرَبَ اُسْتَاذٌ تِلْمِيْذَهٗ تَأْدِيْبًا
زُرْتُ الْمَرِيْضَ اِطْمِئْنَانًا عَلَيْهِ	نِمْتُ لِلْاِسْتِرَاحَةِ
تَحَفَّظْتُ فِيْ كَلَامِيْ خَشْيَةَ الزَّلَلِ	بَكَيْتُ خَوْفًا
سَافَرْتُ رَغْبَةً فِي الْعِلْمِ	قُمْتُ اِكْرَامًا لِلْاُسْتَاذِ
قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا	رَغِبَ زَيْدٌ عَنِ الذُّنُوْبِ طَمَعًا لِلْجَنَّةِ

سبق نمبر ﴿35﴾

حال (State / Condition) کا بیان

حال کی تعریف:۔

وہ اسم نکرہ، جو فاعل، مفعول، مبتداء... یا خبر کی حالت پر دلالت کرے۔

جس کی حالت پر دلالت کروائی جائے، اسے **ذُوالْحَال** کہتے ہیں۔ جیسے

جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا	زید سواری کی حالت میں آیا
ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا	میں نے زید کو بندھی ہوئی حالت میں مارا
اَنْتَ مُجْتَهِدًا اَخِیْ	تو مجتہد ہونے کی حالت میں، میرا بھائی ہے
هٰذِهِ الشَّمْسُ طَالِعًا	یہ سورج طلوع ہونے کی حالت میں ہے

حال وذوالحال کے سلسلے میں چند اہم اُمور

﴿1﴾ کبھی کبھی معرفہ بھی حال واقع ہو جاتا ہے، بشرطیکہ اسے نکرہ کی تاویل میں لینا درست ہو۔ جیسے

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ (میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اس حال میں کہ وہ ایک ہے)

یہاں **وَحْدَهٗ، مُنْفَرِدًا** کی تاویل میں ہوکر، حال ہے۔

﴿2﴾ حال اکثر، اسم مشتق ہوتا ہے۔

﴿3﴾ کبھی مفرد کے بجائے جملہ خبریہ، حال واقع ہوتا ہے۔ اس صورت میں جملے میں ایک ایسی شے کا ہونا ضروری ہے، جو جملۂ مذکورہ کے ماقبل ذوالحال سے تعلق پر دلالت کرے۔ اس شے کو **رابط** کہتے ہیں۔ جیسے درج ذیل مثال میں **هُوَ**۔

رَاَیْتُ الْاَمِیْرَ وَهُوَ رَاکِبٌ (میں نے امیر کو سواری کی حالت میں دیکھا)

﴿4﴾ ذوالحال، اکثر معرفہ، لیکن کبھی نکرہ بھی ہوتا ہے۔ دوسری صورت میں، حال کو ذوالحال سے پہلے لانا ضروری ہے۔ جیسے

رَاَیْتُ رَاکِبًا رَجُلًا (میں نے ایک شخص کو سواری کی حالت میں دیکھا)

اس کی وجہ یہ ہے کہ حال کو مقدم نہ کرنے کی صورت میں، حالتِ نصبی میں، صفت سے التباس لازم آتا ہے۔ کیونکہ اس حالت میں صفت بھی صورتاً ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے

رَاَیْتُ رَجُلًا عَالِمًا میں **عَالِمًا**

{مشق}

درج ذیل عبارات میں موجود حال کی پہچان فرمائیں۔

ظَهَرَ الْبَدْرُ کَامِلًا	صَافَحَ الْمُضِیْفُ ضَیْفَهٗ وَاقِفَیْنِ
نَجَا الْغَرِیْقُ نَاجِیًا	اَلْبَرْدُ قَارِسًا ضَارٌّ
اَبْصَرْتُ النُّجُوْمَ مُتَوَهِّجَةً	اَلشَّمْسُ شَدِیْدَةً مُؤْذِیَةٌ
اَرْسَلَ التَّاجِرُ الْبِضَاعَةَ مَلْفُوْفَةً	اَلنُّزُوْلُ مِنَ الْقِطَارِ مُتَحَرِّکًا خَطَرٌ
فَحَصَ الطَّبِیْبُ مَرِیْضَهٗ جَالِسَیْنِ	جَاءَ النَّاسُ رَاکِبِیْنَ

سبق نمبر ﴿36﴾

تمییز کا بیان

تمییز کی تعریف:-

وہ اسم نکرہ، جو ماقبل سے پوشیدگی وابہام کو دور کردے۔ جس چیز سے ابہام دور کیا جائے اسے **مُمَیَّز** کہتے ہیں۔

ابہام ممیز کی 2 قسمیں ہیں۔

(i) نسبت میں ابہام۔ (ii) مفرد میں ابہام۔

نسبت میں ابہام:-

یعنی بسا اوقات جملے۔۔۔یا۔ شبہ جملے کے اجزا اور کبھی مضاف ومضاف الیہ کے مابین ابہام پایا جاتا ہے۔ جیسے **حَسُنَ زَیْدٌ نَفْسًا** (یعنی زید ذات کے اعتبار سے اچھا ہے)

مفرد میں ابہام:-

یعنی کبھی ابہام نسبت کے بجائے مفرد میں ہوتا ہے۔ اور یہ عموماً 4 چیزوں میں سے کوئی ایک ہوگا۔

(i) **معدود** (یعنی جسے گنا جائے):- جیسے

عِنْدِی اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَمًا (میرے پاس گیارہ درہم ہیں)

وضاحت:-

جب کوئی فقط **عِنْدِی اَحَدَ عَشَرَ** (میرے پاس گیارہ ہیں) تو سننے والے کو سمجھ نہ آئے گا کہ گیارہ کون سی چیزیں ہیں یعنی گیارہ کے معدود کی جنس مبہم ہونے کی وجہ سے،

بات مکمل طور پر سمجھ میں نہ آئے گی۔ لیکن جب متکلم **دِرْھَمًا** کہے گا تو جنس معدود سے ابہام دور ہو جائے گا۔

(ii) **موزون** (یعنی جس کا وزن کیا جائے):- جیسے

عِنْدَکَ رِطْلٌ زَیْتًا (تیرے پاس ایک رطل زیتون کا تیل ہے)

(iii) **مکیل** (یعنی جسے پیمانے سے ناپا جائے):- جیسے

بِعْتُ قَفِیْزَانِ بُرًّا (میں نے دو قفیز گندم بیچی)

(iv) **ممسوح** (یعنی جسے گز یا بالشت وغیرہ سے ناپا جائے):- جیسے

مَافِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (آسمان میں ہتھیلی برابر بادل نہیں)

نسبت کی تمییز کی اقسام:-

اس کی 2 اقسام ہیں۔

(1) مُحَوَّل۔ (2) غیر مُحَوَّل۔

محول:-

وہ تمییز، جو اصل میں فاعل، مفعول۔ یا۔ مبتداء ہو۔ جیسے

وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَیْبًا (اور سر، بلحاظ سفیدی، بھڑک گیا) ... یہ اصل میں **اِشْتَعَلَ شَیْبُ الرَّأْسِ** (سر کی سفیدی بھڑک گئی) تھا۔

وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا (اور ہم نے زمین کو، چشموں کے لحاظ سے جاری کردیا) ... یہ اصل میں **فَجَّرْنَا عُیُوْنَ الْاَرْضِ** (ہم نے زمین کے چشمے جاری کردئے) تھا۔

اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالًا (میں تجھ سے، باعتبار مال زیادہ ہوں) ... یہ اصل میں

مَالِیْ اَکْثَرُ مِنْ مَالِکَ (میرا مال، تیرے مال سے زیادہ ہے) تھا۔

غیر محول:۔

وہ تمیز، جس کی اصل، فاعل، مفعول۔۔یا۔ مبتدا نہ ہو۔ جیسے

عَظُمْتَ شُجَاعًا (تو بلحاظ شجاعت، عظیم ہے)

{ مشق }

درج ذیل عبارات میں موجود تمیز کی پہچان فرمائیں۔

عِنْدِی عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا	مَنْ هُوَ اَضْعَفُ نَاصِرًا
طَابَ زَیْدٌ اَبًا	کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا
اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا	قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا
اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالًا	عِنْدِی قَفِیْزَانِ بُرًّا
قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا	عِنْدَ زَیْدٍ مَنَوَانِ سَمْنًا
فَلَنْ یُّقْبَلَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا	عَلَی التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبْدًا

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ تتمہ ﴾

مذکورہ منصوبات کی پہچان کا طریقہ

جب کوئی اسم، حالتِ نصبی میں نظر آئے، تو سب سے پہلے دیکھیں کہ

❁ وہ مصدر ہے۔۔یا۔نہیں۔ اگر ہو، تو پھر دیکھیں کہ ماقبل فعل۔۔یا۔ شبہ فعل کا ہم معنی ہے۔۔یا۔نہیں۔ ہم معنی ہو، تو **مفعولِ مطلق** ہوگا۔۔اور۔۔ہم معنی نہ ہو، تو پھر دیکھیں کہ وہ ماقبل فعل کے لئے سبب بن رہا ہے یا نہیں۔ اگر بن رہا ہو، تو **مفعول لہ**

ہوگا۔

اور۔۔۔ ❁ اگر مصدر نہ ہو، تو دیکھیں کہ اسمائے مشتقات میں سے کوئی اسم ہے۔۔یا۔نہیں۔ اگر ہو، تو **حال** ہوگا۔

اور۔۔۔ ❁ اگر صیغہ صفت بھی نہ ہو، تو دیکھیں کہ اسم ظرف ہے۔۔یا۔نہیں۔ اگر ہو، تو **مفعول فیہ** ہوگا۔

اور۔۔۔ ❁ اگر ظرف بھی نہ ہو، تو ملاحظہ کیجئے کہ وہ اسم، واؤ بمعنی مع کے بعد واقع ہے۔۔یا۔نہیں۔ اگر واقع ہو، تو **مفعول معہ** ہوگا۔

اور۔۔۔ ❁ اگر ایسی واؤ کے بعد بھی مذکور نہ ہو، تو پھر غور کریں کہ وہ کسی ایسی ذات پر دلالت کر رہا۔۔یا۔نہیں کہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو۔ اگر جواب ہاں میں ہو، تو **مفعولِ بہ**۔۔اور۔۔نہ میں ہو، تو **تمییز** ہوگا۔

نوٹ:۔

یہاں جو کچھ ذکر کیا گیا، مبتدی کے لئے اتنا ہی بیان کافی ہے۔ ان شاء اللہ ﷻ اس سلسلے میں مزید امور، راقم کی کتاب **الترکیب** میں ملاحظہ کئے جائیں۔

{ مشق }

افعال کے معمولات متعین فرمائیں۔

﴿1﴾ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ
﴿2﴾ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ
﴿3﴾ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ

﴿4﴾ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

﴿5﴾ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِى الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ

﴿6﴾ يَاْتِىْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِى الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ

﴿7﴾ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِىَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

﴿8﴾ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِىْ عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِىْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِى الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ

سبق نمبر ﴿37﴾

اسمائے عاملہ کا بیان

اسمائے عاملہ کی 10 اقسام ہیں۔

(1)	اسمائے شرط بمعنی اِنْ
(2)	اسمائے افعال بمعنی فعلِ ماضی
(3)	اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف
(4)	اسمِ فاعل
(5)	اسمِ مفعُول
(6)	صفتِ مُشَبَّہ
(7)	اسمِ تفضیل
(8)	مَصْدَر
(8)	مُضَاف
(10)	اسمائے کِنَایات

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ ان سب کی تفصیل ﴾

اسمائے شرط بمعنی اِنْ:- یہ 9 ہیں۔

مَنْ	مَا	اَيْنَ	مَتٰى	اَيٌّ
اَنّٰى	اِذْمَا	حَيْثُمَا	مَهْمَا	❁

یہ تمام اِنْ کے معنی کے ساتھ، مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ ہمیشہ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں، پہلے کو شرط اور دوسرے کو، جزاء کہتے ہیں۔ جیسے

مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ	جسے تو مارے گا اسے میں ماروں گا
مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ	جو تو کرے گا، وہی میں کروں گا
اَيْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ	جہاں تو بیٹھے گا، وہاں میں بیٹھوں گا
مَتٰى تَقُمْ اَقُمْ	جب تو کھڑا ہوگا، تب میں کھڑا ہوں گا
اَىُّ شَيٍ تَاْكُلْ اٰكُلْ	جو تو کھائے گا، وہی میں کھاؤں گا
اَنّٰى تَكْتُبْ اَكْتُبْ	جہاں تو لکھے گا، وہاں میں لکھوں گا
اِذْمَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ	جب تو سفر کرے گا، تب میں سفر کروں گا
حَيْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ	جہاں کا تو قصد کرے گا، میں قصد کروں گا
مَهْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ	جہاں تو بیٹھے گا، وہاں میں بیٹھوں گا

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اسمائے افعال بمعنی فعلِ ماضی:-

یہ اپنے مابعد اسم کو، فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دیتے ہیں۔ جیسے

هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ	عید کا دن دور ہے
شَتَّانَ زَيْدٌ وَّعَمْرٌو	زید اور عمرو جدا ہوئے

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف:-

یہ اپنے مابعد اسم کو، مفعول ہونے کے سبب نصب دیتے ہیں۔ جیسے

رُوَيْدَ زَيْدًا (تو زید کو چھوڑ)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اسمِ فاعل:-

وہ اسم، جسے کسی کام کرنے والے پر دلالت کروانے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے ضَارِبٌ۔

اس کا عمل:- یہ اپنے فعلِ معروف والا عمل کرتا ہے۔ یعنی اگر یہ فعلِ معروف لازم کا اسم فاعل ہو تو فقط فاعل کو رفع دے گا۔ اور۔ اگر فعلِ معروف متعدی کا اسم فاعل ہو تو فاعل کو رفع دینے کے ساتھ ساتھ، مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے۔

لیکن اس کے عمل کے لئے 2 شرائط ہیں۔

﴿1﴾ یہ زمانہ حال۔۔یا۔ استقبال پر دلالت کر رہا ہو۔

﴿2﴾ اپنے ماقبل، درج ذیل 6 چیزوں میں سے، کسی ایک سے تعلق رکھتا ہو۔

{1} ماقبل مبتدا ہو اور یہ اس کی خبر واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

زَيْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ (زید کا باپ کھڑا ہے۔ یا۔ کھڑا ہوگا)

{2} پہلے موصوف ہو اور اسم فاعل اس کی صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْهُ بَكْرًا

(میں ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرا، جس کا باپ بکر کو مار رہا ہے۔ یا۔ مارے گا)

{3} ماقبل اسم موصول ہو اور یہ اس کا صلہ بن رہا ہو۔ جیسے

جَاءَنِيْ الْقَائِمُ اَبُوْهُ (میرے پاس وہ شخص آیا جس کا باپ کھڑا ہے۔ یا۔ کھڑا ہوگا)

{4} پہلے ذوالحال ہو اور اسم فاعل، اس سے حال واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

جَاءَ نِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا

(میرے پاس زید اس حال میں آیا کہ اس کا غلام گھوڑے پر سوار ہے۔ یا۔ ہوگا)

{5} ما قبل ہمزہ استفہام ہو۔ جیسے

اَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًا (کیا زید عمرو کو مار رہا ہے۔ یا۔ مارے گا)

{6} پہلے حرف نفی ہو۔ جیسے

مَاقَائِمٌ زَیْدٌ (زید کھڑا ہوا نہیں ہے۔ یا۔ نہ کھڑا ہوگا)

{ مشق }

درج ذیل امثلہ میں غور کر کے بتائیں کہ اسمِ فاعل عمل کر رہا ہے یا نہیں؟ اگر عامل ہے تو کن شرائط کی بناء پر؟...

أَذَاهِبٌ اَنْتَ	مَرَرْتُ بِالرَّجُلِ الضَّارِبِ اَبُوْهُ عَمْرًا
مَاجَاءنِیْ اَحَدٌ فَضْلُکَ	مَاقَائِمٌ زَیْدٌ
اَنَا الشَّاکِرُ الْاٰنَ اَوْغَدًا اَوْاَمْسِ	زَیْدٌ ضَارِبُ عَمْرٍو اَمْسِ
جَاءَ نِیْ زَیْدٌ ضَارِبًا اَبُوْهُ عَمْرًوا	زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اسمِ مفعول:۔

وہ اسم، جسے کسی مفعول پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے **مَضْرُوْبٌ**

نوٹ:۔ جس طرح عمل اسمِ فاعل کے لئے، حال یا استقبال کے معنی میں ہونا اور ما قبل 6 چیزوں میں سے کسی ایک سے متعلق ہونا شرط ہے، اسمِ مفعول کے عمل کے لئے بھی یہی شرائط ہیں۔

اس کا عمل:۔ اسمِ مفعول، اپنے فعل مجہول والا عمل کرتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ متعدی بیک مفعول ہے، تو مفعول کو، نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے رفع دے گا۔ جیسے

زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ (زید کا باپ مارا گیا ہے۔ یا۔ مارا جائے گا)

اور اگر متعدی بدو مفعول ہے، تو پہلے کو رفع، دوسرے کو نصب دے گا۔ جیسے

عَمْرٌو مُعْطًی غُلَامُہٗ دِرْھَمًا (عمرو کے غلام کو درہم دیا گیا ہے۔ یا۔ دیا جائے گا)

بَکْرٌ مَعْلُوْمٌ نِ ابْنُہٗ فَاضِلًا (بکر کا بیٹا فاضل جانا گیا ہے۔ یا۔ جانا جائے گا)

اور اگر متعدی بسہ مفعول ہے، تو پہلے کو رفع۔ اور۔ دوسرے اور تیسرے کو نصب دے گا۔ جیسے

خَالِدٌ مُخْبَرٌ نِ ابْنُہٗ عَمْرًا فَاضِلًا

(خالد کے بیٹے کو، عمر کے فاضل ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ یا۔ دی جائے گی)

{ مشق }

درج ذیل امثلہ میں غور کر کے بتائیں کہ اسمِ مفعول عمل کر رہا ہے یا نہیں؟... اگر عامل ہے تو کن شرائط کی بناء پر؟

زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ	اَمَطْوِلٌ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ ؟
مَامَکْتُوْبٌ نِ الطِّفْلُ	زَیْدٌ مُعْطًی غُلَامُہٗ دِرْھَمًا
یَذْھَبُ الرَّجُلُ الْمَضْرُوْبُ بِالسَّوْطِ	بَکْرٌ مَعْلُوْمٌ نِ ابْنُہٗ فَاضِلًا
ھٰذَا الْکَلْبُ مَکْرُوْہُ الْوَجْہِ	بَکْرٌ مَشْھُوْرٌ اَبُوْہُ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

صفتِ مشبہ:۔

وہ اسم، جو کسی ایسی ذات پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو، جس میں مصدری معنی، دائمی طور پر قائم ہو۔ جیسے **کَرِیْمٌ**

صفتِ مشبہ کے اوزان:-

ثلاثی مجرد سے، اس کے 4 اوزان، زیادہ مشہور اور کثیر الاستعمال ہیں۔

(1)	اَفْعَلُ	(2)	فَعْلَانٌ
(3)	فَعُلٌ	(4)	فَعِيْلٌ

اس کے عمل کی شرط:-

صفتِ مشبہ کے عمل کے لئے، زمانے کی کوئی قید نہیں ہے، کیونکہ زمانہ حال یا استقبال، عارضی وقت پر دلالت کرتے ہیں، جب کہ صفتِ مشبہ میں، دائمی زمانہ پایا جاتا ہے۔

عملِ صفتِ مشبہ کے لئے، اسمِ موصول کے علاوہ، ماقابل 5 چیزوں سے متعلق ہونا ضروری ہے۔ جیسے

زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ	زید کا غلام خوبصورت ہے
جَاءَ نِيْ رَجُلٌ اَحْمَرُ وَجْهُهٗ	میرے پاس سرخ چہرے والا مرد آیا
جَاءَ نِيْ زَيْدٌ اَحْمَرَ وَجْهُهٗ	زید میرے پاس، چہرہ سرخ کی حالت میں آیا
اَحَسَنٌ زَيْدٌ ؟	کیا زید حسین ہے ؟
مَا حَسَنٌ زَيْدٌ	زید حسین نہیں ہے

نوٹ:- استثنائے اسمِ موصول کی وجہ یہ ہے کہ صفتِ مشبہ پر داخل الف لام، بالاتفاق، بمعنی اسمِ موصول نہیں۔ کیونکہ الف لام بمعنی اسمِ موصول، اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے علاوہ، کسی پر داخل نہیں ہوتا۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اسمِ تفضیل:-

وہ اسم، جو کسی ایسی ذات پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو، جس میں مصدری معنی دوسروں کے مقابلے میں، زیادہ پایا جائے۔ جیسے

اَضْرَبُ (دوسروں کی نسبت، زیادہ مارنے والا)

جس کے لئے تفضیل ثابت ہو رہی ہو، اسے **مُفَضَّلٌ** اور جس کے مقابلے میں ثابت ہو، اسے **مُفَضَّلٌ عَلَيْهِ** کہتے ہیں۔

اسمِ تفضیل کا عمل:- یہ اپنے فاعل پر عمل کرتا ہے۔ اس کا فاعل **هُوَ** ضمیر ہے، جو خود اس میں مستتر ہے۔

استعمال:- اس کا استعمال 3 طرح سے ہوتا ہے۔

مِنْ کے ساتھ	جیسے	زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے افضل ہے)
الف لام کے ساتھ	جیسے	جَاءَ نِيْ زَيْدُنِ الْاَفْضَلُ (میرے پاس افضل زید آیا)
اِضافت کے ساتھ	جیسے	زَيْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم میں، زیادہ فضیلت والا ہے)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ اسمِ تفضیل کو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث لانے کا بیان ﴾

اس سلسلے میں اسمِ تفضیل کی 4 حالتوں کا اعتبار کیا جائے گا۔

(i) اضافت اور الف لام سے خالی ہو:-

اس صورت میں، اس کے ماقابل، واحد، تثنیہ، جمع، مذکر یا مؤنث میں کوئی بھی ہو، یہ مطلقاً واحد اور مذکر ہو گا۔ جیسے

خَالِدٌ اَفْضَلُ مِنْ سَعِيْدٍ ۔ فَاطِمَةُ اَفْضَلُ مِنْ زَيْنَبَ ۔ هٰذَانِ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا ۔ هَاتَانِ اَنْفَعُ مِنْ هَاتَيْنِ ۔ اَلْمُجَاهِدُوْنَ اَفْضَلُ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ ۔ اَلْمُعَلِّمَاتُ اَفْضَلُ مِنَ الْجَاهِلَاتِ

(ii) الف لام کے ساتھ ہو:۔

اس صورت میں اس کی ماقبل کے ساتھ مطابقت، واجب ہے۔ جیسے

هُوَالْاَفْضَلُ ۔ هِيَ الْفُضْلٰى ۔ هُمَاالْاَفْضَلَانِ ۔

اَلْفَاطِمَتَانِ هُمَا الْفُضْلَيَانِ ۔ هُمُ الْاَفْضَلُوْنَ ۔ هُنَّ الْفُضْلَيَاتُ

(iii) نکرہ کی جانب مُضاف ہو:۔

اس صورت میں اس کا مطلقاً واحد اور مذکر لانا، واجب ہے۔ جیسے

خَالِدٌاَفْضَلُ قَائِدٍ ۔ فَاطِمَةُ اَفْضَلُ امْرَاَةٍ ۔ هٰذَانِ اَفْضَلُ رَجُلَيْنِ ۔ هَاتَانِ اَفْضَلُ امْرَاَتَيْنِ ۔ اَلْمُجَاهِدُوْنَ اَفْضَلُ رِجَالٍ ۔ اَلْمُعَلِّمَاتُ اَفْضَلُ نِسَاءٍ

(iv) معرفہ کی جانب مُضاف ہو:۔

اس وقت میں 2 صورتیں جائز ہیں۔

(i) اسے مطلقاً واحد اور مذکر لایا جائے۔ (ii) ماقبل سے مطابقت کا لحاظ رکھا جائے۔ جیسے

هٰذَانِ اَفْضَلُ الْقَوْمِ	یا	اَفْضَلَا الْقَوْمِ
هٰؤُلَاءِ اَفْضَلُ الْقَوْمِ	یا	اَفْضَلُوْ الْقَوْمِ
فَاطِمَةُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ	یا	فُضْلَى النِّسَاءِ

هَاتَانِ اَفْضَلُ النِّسَاءِ	یا	فُضْلَيَا النِّسَاءِ
هُنَّ اَفْضَلُ النِّسَاءِ	یا	فُضْلَيَاتُ النِّسَاءِ

ہمزۂ اسم تفضیل کا حذف:۔

بسا اوقات، کثرتِ استعمال کے باعث، اس کا ہمزہ، حذف کر دیا جاتا ہے۔

جیسے خَيْرٌ اور شَرٌّ کہ اصل میں اَخْيَرُ اور اَشَرُّ تھے۔

{مشق}

مذکورہ امثلہ سے اسمِ تفضیل پہچانیں اور اس کے استعمال کے طریقے کی نشاندہی فرمائیں۔

اَلْعَالِمُ اَفْضَلُ مِنَ الْجَاهِلِ	اَلْكِتَابُ اَنْفَعُ سَمِيْرٍ
اَلْاَسَدُ اَشْجَعُ مِنَ النَّمِيْرِ	اَبُوْبَكْرٍ اَفْضَلُ الصَّحَابَةِ
اَبِنْتُ اَجْمَلُ مِنْ اُخْتِهَا؟	اَلْعُلَمَاءُ اَنْفَعُ رِجَالٍ
اَلْاَوْلَادُ اَحَبُّ مِنَ النِّسَاءِ	زَيْدٌ اَفْضَلُ الْمُدَرِّسِيْنَ
اَلْبَقَرَةُ الْكُبْرٰى جَمِيْلَةٌ	اَنَا اَسْرَعُ مِنْ زَيْدٍ

⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛

(8) مصدر:۔

وہ اسم، جو کسی ذات کے بجائے، فقط کسی وصف پر دلالت کرے۔ جیسے ضَرْبٌ

اس کا عمل:۔ مصدر، جب مفعول مطلق نہ ہو تو اپنے فعلِ لازم یا متعدی والا عمل کرے گا۔ چنانچہ

- فعلِ لازم کا مصدر، فاعل کو رفع دے گا۔

● فعلِ متعدی کا مصدر، فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دے گا۔ جیسے

اَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ (مجھ کو زید کے کھڑے ہونے نے تعجب میں مبتلا کیا)

اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا (زید کے عمرو کو مارنے نے مجھ کو تعجب میں مبتلا کیا)

{مشق}

درج ذیل امثلہ میں موجود مصادر عامل ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو ان کے معمولات کی تعیین کیجئے۔

عَجِبْتُ مِنْ قِیَامِ زَیْدٍ	اِسْتَخْرَجَ اِسْتِخْرَاجًا مَسَائِلَ الْفِقْهِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا عَلَى النَّبِیِّ	اَعْجَبَنِیْ کَلَامُ زَیْدٍ
اَعْجَبَنِیْ نَصْرُ زَیْدٍ عَمْرًوا	عَلِمَ عِلْمًا مِنْ اَمْصَارٍ
کَرِهْتُ ضَرْبَ زَیْدٍ عَمْرًا	اَتَوَضَّأُ وُضُوْءً مِنْ مَاءٍ بَارِدٍ
وَاجِبٌ عَلَیْنَا تَشْجِیْعُ کُلِّ مُجْتَهِدٍ	تَکَلَّمَ تَکَلُّمًا بِغَیْرِ مَقْصَدٍ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

(9) مضاف:۔

وہ کلمہ، جسے کسی دوسرے کلمے کی طرف اس طرح منسوب کیا جائے کہ سننے والے کو کوئی خبر۔ یا طلب معلوم نہ ہو۔ یہ اپنے مضاف الیہ کو جر دیتا ہے۔ جیسے **غُلَامُ زَیْدٍ**

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

(10) اسمائے کنایات:۔

وہ اسماء، جو کسی معین چیز پر مبہم طور پر دلالت کریں۔ یہ 3 الفاظ ہیں۔

کَمْ	کَذَا	کَاَیِّنْ

(1) کَمْ :۔ اس کی 2 قسمیں ہیں۔

(i) استفھامیہ۔ (ii) خبریہ۔

کم استفھامیہ:۔

وہ اسمِ کنایہ، جس کے ذریعے کسی عددِ مبہم کی تعیین کے لئے سوال کیا جائے۔ یہ ہمیشہ کلام کے شروع میں واقع ہوتا ہے۔ نیز اس کی تمیز، مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔ جیسے

کَمْ رَجُلًا سَافَرَ؟ (کتنے مردوں نے سفر کیا؟)

نوٹ:۔ قرینے کے باعث، اس کی تمیز کا حذف، جائز ہے۔ جیسے **کَمْ مَالُکَ؟** (تیرا مال کتنا ہے؟)۔ یہ اصل میں **کَمْ دِیْنَارًا مَالُکَ؟** تھا۔ یہاں قرینہ، کم استفھامیہ کے بعد کسی اسمِ منصوب کا نہ ہونا ہے۔ حالانکہ اس کی تمیز، منصوب ہوتی ہے۔

(ii) کم خبریہ:۔

وہ اسمِ کنایہ، جس کے ذریعے کسی ایسی چیز کے عددِ کثیر کے بارے میں خبر دی جائے، جس کی مقدار، مبہم ہو۔ یہ بھی ہمیشہ کلام کی ابتداء میں واقع ہوتا ہے۔ نیز اس کی تمیز، مفرد یا جمع ہو سکتی ہے، لیکن دونوں صورتوں میں، نکرہ اور مجرور ضرور ہوگی۔ جیسے

کَمْ عِلْمٍ قَرَأْتُ (میں نے کثیر علوم پڑھے)

کَمْ عُلُوْمٍ اَعْرِفُ (میں کثیر علوم جانتا ہوں)

(2) کَذَا :۔

یہ اسمِ کنایہ قلیل وکثیر، عددِ مبہم۔ یا۔ جملۂ مبہمہ کی جانب دلالت کے لئے مستعمل ہے۔ نیز اکثر حرفِ عطف وتکرار کے ساتھ اور کبھی مفرد بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز اس کی تمیز، ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے، جس پر حرفِ جر کا دخول جائز نہیں۔ جیسے

جَاءَنِیْ کَذَا وَ کَذَا رَجُلاً (میں پاس اتنے اتنے مرد آئے)

قُلْتُ کَذَا وَ کَذَا حَدِیْثًا (میں نے فلاں فلاں بات کہی)

عِنْدِیْ کَذَا کِتَابًا (میرے پاس اتنی کتابیں ہیں)

(3) **کَاَیِّنْ**:۔

وہ اسم کنایہ، جو کم خبریہ کی مثل، کسی مبہم مقدار رکھنے والی چیز کے عدد کثیر کے بارے میں خبر دینے کے وضع کیا گیا ہے۔ نیز اس کی تمیز، مفرد اور حرف جار مِنْ کی بناء پر مجرور ہوتی ہے۔ جیسے

کَاَیِّنْ مِنْ نَّبِیٍّ قَاتَلَ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ

(بہت سے نبی تھے کہ جن کے ساتھ کثیر صاحب تقویٰ علماء نے جہاد کیا)

سبق نمبر ﴿38﴾

عواملِ معنویہ کا بیان

عواملِ معنویہ سے مراد وہ عوامل ہیں، جو فقط عقل سے پہچانے جائیں، الفاظ کورنہ ہوں۔ ان کی 2 قسمیں ہیں۔

﴿1﴾ **ابتداء**:۔ یعنی اسم کا عواملِ لفظیہ سے خالی ہونا۔ یہ مبتداء اور خبر پہ عمل کرتے ہوئے، دونوں کو رفع دیتا ہے۔ جیسے اَللّٰہُ وَاحِدٌ

﴿2﴾ **فعلِ مضارع کا عواملِ نواصب وجوازم سے خالی ہونا**:۔

یعنی فعلِ مضارع کے ماقبل، نواصب وجوازم میں سے کسی عامل کا نہ ہونا، اسے رفع دیتا ہے۔ جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ

سبق نمبر ﴿39﴾

توابع کابیان

توابع، تابع کی جمع ہے۔ تابع، وہ دوسرا اسم ہے، جس پر بعینہٖ اپنے ماقبل اسم والے اعراب ہوں اور دونوں کا سببِ اعراب بھی ایک ہو۔ اس پہلے اسم کو، **مَتْبُوع** کہتے ہیں۔ جیسے **جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ**

تابع کاحکم:۔

تابع، اعراب میں، اپنے متبوع کے موافق ہوتا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

تابع کی اقسام

تابع کی 5 قسمیں ہیں۔

(i) بَدَل	(ii) صِفَتْ	(iii) تَاکِیْد
(iv) مَعْطُوْف بِحَرْف	(v) عَطْف بیان	❁❁❁

﴿ بَدَل (Substitute) ﴾

بسا اوقات، جس فعل یا شبہ فعل کو، متبوع کی جانب منسوب کیا جائے، اس سے متبوع کے بجائے، تابع مقصود ہوتا ہے، اس تابع کو، **بَدَل** اور اس کے متبوع کو **مُبْدَل مِنْه** کہتے ہیں۔

بَدَل کی اَقسام

اس کی 4 اقسام ہیں۔

﴿1﴾	بَدَلُ الْکُلّ	﴿2﴾	بَدَلُ الْبَعْض
﴿3﴾	بَدَلُ الْاِشْتِمَال	﴿4﴾	بَدَلُ الْغَلَط

بدل الکل:۔

وہ تابع، جس کا مدلول وہی ہو، جو اس کے متبوع کا مدلول ہے۔ جیسے

جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ (آیا زید یعنی تیرا بھائی) میں **اَخُوْکَ**

بدل البعض:۔

وہ تابع، جس کا مدلول، متبوع کے مدلول کا جزء ہو۔ جیسے

ضَرَبْتُ زَیْدًا رَأْسَهٗ (میں نے زید یعنی اس کے سر کو مارا) میں **رَأْسَهٗ**

بدل الاشتمال:۔

وہ تابع، جس کا مدلول، متبوع کے مدلول سے تعلق رکھتا ہو، لیکن یہ تعلق، کل... یا... جزء کے علاوہ ہو۔ جیسے **سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ** (زید یعنی اس کا کپڑا چھینا گیا) میں **ثَوْبُهٗ**

بدل الغلط:۔

وہ تابع، جس کے متبوع کو غلطی سے ذکر کیا گیا ہو اور اسے غلطی کے ازالے کے لئے لایا گیا ہو۔ جیسے

صَلَّیْتُ الظُّهْرَ الْعَصْرَ (میں نے ظہر (نہیں) بلکہ عصر پڑھی) میں **الْعَصْرَ**

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ مبدل منه اوربدل سے متعلقه بعض قواعد ﴾

﴿1﴾ مبدل منہ اور بدل کے مابین، تعریف و تنکیر میں مطابقت لازم نہیں۔ چنانچہ مبدل منہ کا معرفہ اور بدل کا نکرہ... یا... اس کا برعکس ہونا بھی، ممکن ہے۔ جیسے

اِذْهَبْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ صِرَاطَ اللّٰهِ

﴿2﴾ مبدل منہ اور بدل، دونوں اسم ظاہر۔ یا۔ ایک اسم ظاہر اور دوسرا اسم ضمیر ہوسکتا ہے۔ جیسے

جَاءَ زَيْدٌ اَخُوْكَ

وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا (اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشاورت کی)

نوٹ:۔ یہاں **اَسَرُّوْا** فعل میں ضمیر **واؤ** ،مبدل منہ اور **الَّذِيْنَ** اس سے بدل ہے۔ مخفی نہ رہے کہ یہاں **اَلَّـذِيْنَ** کو فاعل قرار دینا درست نہیں، کیونکہ متمائز کے سبق میں واضح ہو چکا کہ ضمیر مرفوع متصل بارز، بذاتِ خود فاعل واقع ہوتی ہیں۔

﴿3﴾ ضمیر، کسی اسم ظاہر یا اسم ضمیر سے بدل نہیں ہوسکتی۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ صِفَتٌ (Adjective) ﴾

وہ تابع، جو اپنے متبوع۔ یا۔ اس سے تعلق رکھنے والی شے کے مدلول میں پائے جانے والے وصف یا خوبی پر دلالت کرے۔ اس کے متبوع کو، **مَـوْصُـوْف** کہتے ہیں۔

﴿ صفت کی اَقْسام ﴾

اس کی 2 اقسام ہیں۔

﴿1﴾ صِفَتِ حَقِيْقِى۔ ﴿2﴾ صِفَتِ سَبَبِى۔

صفت حقیقی:۔

وہ صفت، جو اپنے متبوع کے مدلول میں پائے جانے والے وصف یا خوبی پر دلالت کرے۔ اسے **صِفَت بِحَالِهٖ** بھی کہتے ہیں۔ جیسے

جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ (آیا عالم مرد) میں عَالِمٌ

صفت سببی:۔

وہ صفت، جو اپنے متبوع کے متعلق میں پائے جانے والے وصف یا خوبی پر دلالت کرے۔ اسے **صِفَت بِحَالِ مُتَعَلِّقِهٖ** بھی کہتے ہیں۔ جیسے

جَاءَ رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ (وہ مرد آیا جس کا باپ عالم ہے) میں عَالِمٌ

قسمِ اول کی، اپنے متبوع سے موافقت :۔

صـفـتِ حقیقی ،اپنے موصوف سے ،درج ذیل 10 میں سے کم از کم 4 امور میں ضرور موافقت رکھتی ہے۔

تعریف	تنکیر	تذکیر	تانیث
واحد	تثنیه	جمع	رفع
نصب	جر	❁❁❁	❁❁❁

اَمْثِلَه:۔

❁ تنکیر، تذکیر، رفع۔ اور۔ واحد میں موافقت:۔ جیسے

عِنْدِى رَجُلٌ عَالِمٌ

❁ تنکیر، تذکیر، رفع۔ اور۔ تثنیہ میں موافقت:۔ جیسے

عِنْدِى رَجُلَانِ عَالِمَانِ

❁ تنکیر، تذکیر، رفع۔ اور۔ جمع میں موافقت:۔ جیسے

عِنْدِى رِجَالٌ عَالِمُوْنَ

- تنکیر، تانیث، رفع، اور واحد میں موافقت:۔ جیسے

عِنْدِیْ اِمْرَاَۃٌ عَالِمَۃٌ

- تنکیر، تانیث، رفع، اور تثنیہ میں موافقت:۔ جیسے

عِنْدِیْ اِمْرَاَتَانِ عَالِمَتَانِ

- تنکیر، تانیث، رفع، اور جمع میں موافقت:۔ جیسے

عِنْدِیْ نِسْوَۃٌ عَالِمَاتٌ

قسمِ دُوُم کی، اپنے متبوع سے مُوافَقت :۔

صفتِ سببی اپنے موصوف سے درج ذیل 5 امور میں سے 2 میں موافقت رکھتی ہے۔

تعریف	تنکیر	رفع	نصب	جر

مثلاً۔ نکرہ و مرفوع ہونے میں موافقت:۔ جیسے

جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہُ

نوٹ۔ جملہ خبریہ بھی، نکرہ کی صفت واقع ہو سکتا ہے۔ اس وقت جملہ خبریہ میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ جس کا مرجع، نکرہ موصوف ہوگا۔ جیسے

جَاءَ نِیْ رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ (میرے پاس ایک شخص آیا، جس کا والد، عالم ہے)

⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛⊛

﴿ تاکید (Emphasis) ﴾

وہ تابع، جو اپنے متبوع کے حال کو نسبت.. یا شمولیت میں پختہ کر دے، تاکہ سننے

والے کو کسی قسم کا شک نہ رہے۔ اس کے متبوع کو مُؤَکَّد کہتے ہیں۔

وضاحت:۔

نسبت میں پختہ کرنے کا مطلب، تابع کا اپنے متبوع کو، مسند .. یا۔ مسند الیہ ہونے میں پختہ کرنا ہے۔ جیسے

زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ (زید ہی کھڑا ہے) اور زَیْدٌ قَائِمٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہی ہے)

مخفی نہیں کہ مثال اول میں، تابع (یعنی دوسرے زَیْدٌ) نے، اپنے متبوع (یعنی پہلے زَیْدٌ) کو مسند الیہ ہونے۔ اور ثانی میں، دوسرے قَائِمٌ نے پہلے قَائِمٌ کو مسند ہونے میں، پختہ کر دیا ہے۔

اور شمولیت میں پختہ کرنے کا مطلب، تابع کا اس بات کو ظاہر کرنا کہ مذکورہ حکم، متبوع کے تمام افراد یا تمام اجزاء کو شامل ہے۔ جیسے

اَلطُّلَّابُ کُلُّهُمْ حَافِظُوْنَ (طالب علم، سب کے سب حافظ ہیں)

اور.... قَرَأْتُ الْقُرْآنَ کُلَّهٗ (میں نے قرآن کے تمام اجزاء پڑھے)

﴿ تاکیدکی اقسام ﴾

تاکید کی 2 قسمیں ہیں۔

﴿1﴾ تاکیدِلَفْظِی۔ ﴿1﴾ تاکیدِمَعْنَوِی۔

تاکیدِلفظی:۔

وہ تاکید، جو تکرارِ الفاظ سے حاصل ہو۔ جیسے

اِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ میں دوسرا اِنَّ

تاکید معنوی:۔

وہ تاکید، جو کسی لفظ کے معنی کے ملاحظہ سے حاصل ہو۔ جیسے

قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ (میں نے پوری کتاب پڑھی) میں كُلَّهُ

تاکید معنوی، درج ذیل 8 الفاظ کے معنی کے ملاحظہ سے حاصل ہوتی ہے۔

نَفْسٌ	عَيْنٌ	كِلَا وَ كِلْتَا	كُلٌّ
أَجْمَعُ	أَكْتَعُ	أَبْتَعُ	أَبْصَعُ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ ان الفاظ کا استعمال ﴾

نَفْسٌ اور عَيْنٌ:۔ یہ واحد، تثنیہ اور جمع، سب کے لئے مستعمل ہیں۔ جیسے

جَاءَ نِيْ زَيْدٌ نَفْسُهُ	(میرے پاس بذات خود زید آیا)
جَاءَ نِيْ الزَّيْدَانِ اَنْفُسُهُمَا	(میرے پاس بذات خود دو زید آئے)
جَاءَ نِيْ الزَّيْدُوْنَ اَنْفُسُهُمْ	(میرے پاس بذات خود بہت سے زید آئے)
جَاءَ نِيْ زَيْدٌ عَيْنُهُ	(میرے پاس بذات خود زید آیا)
جَاءَ نِيْ زَيْدَانِ اَعْيُنُهُمَا	(میرے پاس بذات خود دو زید آئے)
جَاءَ نِيْ الزَّيْدُوْنَ اَعْيُنُهُمْ	(میرے پاس بذات خود بہت سے زید آئے)

کِلَا اور کِلْتَا:۔ یہ دونوں فقط تثنیہ کے لئے آتے ہیں۔ جیسے

جَاءَ نِيْ الزَّيْدَانِ كِلَاهُمَا (میرے پاس دو زید آئے)

جَاءَ نِيْ الْهِنْدَانِ كِلْتَاهُمَا (میرے پاس دو ہندہ آئیں)

كُلٌّ:۔ یہ واحد اور جمع کے لئے آتا ہے۔ دونوں صورتوں میں اس کے صیغے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ البتہ اس کے بعد واقع ضمیر، اپنے مرجع کے مطابق تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ جیسے

قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ	میں نے پوری کتاب پڑھی
قَرَأْتُ الصَّحِيْفَةَ كُلَّهَا	میں نے پورے صحیفے کو پڑھا
اِشْتَرَيْتُ الْعَبِيْدَ كُلَّهُمْ	میں نے تمام غلاموں کو خریدا
طَلَّقْتُ النِّسَاءَ كُلَّهُنَّ	میں نے اپنی تمام بیویوں کو طلاق دی

أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ:۔ یہ سب، تمام کے معنی میں، واحد اور جمع کے لئے آتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں اس کے صیغے بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً

أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ	یہ واحد مذکر کے لئے آتے ہیں
أَجْمَعُوْنَ، أَكْتَعُوْنَ، أَبْتَعُوْنَ، أَبْصَعُوْنَ	یہ جمع مذکر کے لئے آتے ہیں۔
جَمْعَاءُ، كَتْعَاءُ، بَتْعَاءُ، بَصْعَاءُ	یہ واحد مؤنث کے لئے آتے ہیں۔
جُمَعُ، كُتَعُ، بُتَعُ، بُصَعُ	یہ جمع مؤنث کے لئے آتے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ مَعْطُوف بِحَرف ﴾

وہ تابع، جو کسی حرف عطف کے بعد واقع ہو اور یہ ظاہر کرنے کے لئے لایا جائے کہ جس چیز کی نسبت اس کے متبوع کی طرف کی گئی ہے، اس سے وہ خود بھی مقصود ہے۔ اس

کے متبوع کو، **معطوف علیه** کہتے ہیں۔ جیسے **جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو** میں **زَیْدٌ** معطوف علیہ، **وَ** حرفِ عطف اور **عَمْرٌو** معطوف ہے۔ اور آنے کے حکم میں زید اور عمرو دونوں شریک ہیں۔

نوٹ:۔ حروفِ عطف، **10** ہیں۔

(1)	وَ	(2)	فَ	(3)	ثُمَّ	(4)	حَتّٰی	(5)	اِمَّا
(6)	اَوْ	(7)	اَمْ	(8)	لَا	(9)	بَلْ	(10)	لٰکِنْ

﴿ عَطْفِ بیان ﴾

وہ تابع، جو صفت نہ ہونے کے باوجود اپنے متبوع کی مزید معرفت و پہچان کا فائدہ دے۔ اس کے متبوع کو **مُبَیَّنْ** کہتے ہیں۔

نوٹ:۔

- متبوع معرفہ ہو تو عطفِ بیان، اس کی وضاحت کا، جب کہ نکرہ ہو تو تخصیص کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے

اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ (ابوحفص یعنی عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی قسم کھائی)

اِشْتَرَیْتُ حُلِیًّا سِوَارًا (میں نے ایک زیور یعنی کنگن خریدا)

- عطفِ بیان کا اعراب و افراد و تثنیہ و جمع و تذکیر و تانیث و تعریف و تنکیر میں، اپنے متبوع کے موافق ہونا واجب ہے۔

{ مشق }

درج ذیل امثلہ میں تابع کی اقسام کا تعین کیجئے۔

رَأَیْتُ الثِّیَابَ الْجَدِیْدَۃَ	جَعَلَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
اَعْجَبَنِی الرَّجُلُ عِلْمُہٗ	وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ
جَاءَ بَکْرٌ عَمُّکَ	اِسْتَوَی الصُّفُوْفُ کُلُّھُمْ
اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ رَأْسَہٗ	نَحْنُ مُقَلِّدُو الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَۃُ	اِشْتَرٰی زَیْدٌ عِمَامَۃً وَرِدَاءً
اُعَلِّمُ الْمَنْطِقَ الْحِکْمَۃَ	اَکَلْتُ الرَّغِیْفَ ثُلُثَہٗ
ذَھَبَتْ سَیَّارَۃٌ سَرِیْعَۃٌ	اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ
سَاقَ عَابِدٌ جَمَلًا وَشَاۃً	ضَرَبْتُ الْفَرَسَ وَالْحِمَارَ

سبق نمبر ﴿40﴾

حُرُوف غیر عامله (Non-Causative Particles) کا بیان

یعنی وہ حروف، جو لفظاً کسی قسم کا عمل نہ کریں۔ یہ 16 ہیں۔

(1)	حروفِ تَنْبِیه	(2)	حروفِ اِیْجَاب
(3)	حروفِ تَفْسِیْر	(4)	حروفِ مَصْدَرِیَّه
(5)	حروفِ تَحْضِیْض	(6)	حرفِ تَحْقِیْق وَتَقْلِیْل
(7)	حروفِ اِسْتِفْهَام	(8)	حرفِ رَدْعْ
(9)	تَنْوِیْن	(10)	نونِ تاکید
(11)	حروفِ زِیَادَت	(12)	حروفِ شرط
(13)	لَوْلَا	(14)	لامِ تاکید
(15)	مَا بمعنیٰ مَادَامَ	(16)	حروفِ عَطْف

﴿ ان کی تعریفات ﴾

حروفِ تنبیہ:۔ وہ حروف، جن کے ذریعے مخاطب کو ہوشیار و خبردار کیا جائے۔

یہ 3 ہیں۔

اَلَا	اَمَا	هَا

حروفِ ایجاب:۔ وہ حروف، جو جواب سوال کے لئے مستعمل ہوں۔ یہ 6 ہیں۔

نَعَمْ	بَلٰی	اَجَلْ	اِیْ	جَیْرِ	اِنَّ

حروفِ تفسیر:۔

وہ حروف، جنہیں ماقبل کلام کی وضاحت کے لئے لایا جائے۔ یہ 2 ہیں۔

اَیْ	اَنْ

حروفِ مصدریہ:۔

وہ حروف، جو اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں ہوجاتے ہیں۔ یہ 3 ہیں۔

مَا	اَنْ	اَنَّ

حروفِ تحضیض:۔

وہ حروف، جن کے ذریعے مخاطب کو، کسی کام کی ترغیب دی جائے۔ یہ 4 ہیں۔

اَلَّا	هَلَّا	لَوْلَا	لَوْمَا

حرفِ تحقیق وتقریب وتقلیل:۔

یہ قَدْ ہے۔ کبھی تحقیق، کبھی تقریب (یعنی ماضی کو حال کے قریب کرنے)، اور کبھی

بیانِ تقلیل (یعنی قلت بیان کرنے) کے لئے لایا جاتا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

حروفِ استفہام:-

وہ حروف، جن کے ذریعے سوال کیا جائے۔ یہ 2 ہیں۔

ہمزہ (أ)	ھَلْ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

حرفِ ردع:-

یہ **کَلَّا** ہے۔ ہوشیار کرنے اور زجر (یعنی ڈانٹنے) کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

تنوین:-

وہ نونِ ساکن، جو کلمے کے آخری حرف کی حرکت کے بعد واقع ہو اور فعل کی تاکید کا فائدہ نہ دے۔ اس کی 5 قسمیں ہیں۔

تَمَكُّن	تَنْكِير	عِوَض	مُقَابَلَه	تَرَنُّم

﴿ ان سب کی تفصیل ﴾

(i) تنوینِ تمکن:-

وہ تنوین، جو اپنے مدخول کے اسمِ متصرف ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے **زَیْدٌ**

(ii) تنوینِ تنکیر:-

وہ تنوین، جو کسی اسمِ مبنی کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے **صَہٍ**

وضاحت :-

صَـہْ ، اسمِ فعل اور مبنی ہے۔ لیکن دخولِ تنوین کے باعث نکرہ ہو گیا۔ کیونکہ تنوین سے قبل، اس کا معنی تھا، **اُسْكُتِ السُّكُوْتَ الْآنَ** (تو اس وقت خاموش رہ)۔ چونکہ اس وقت اس کے معنی میں وقت، معین ہے، چنانچہ معرفہ ہے۔ لیکن دخولِ تنوین کے باعث اس کا معنی، **اُسْكُتْ سُكُوْتًا مَّا فِيْ وَقْتٍ مَّا** (تو کسی وقت تو چپ رہا کر) ہو گیا، چونکہ اب وقت معین نہ رہا، اس لئے نکرہ قرار دیا گیا۔

(iii) تنوینِ عوض:-

وہ تنوین، جو حذفِ مضاف الیہ کے عوض، مضاف کو دی جائے۔ جیسے **یَوْمَئِذٍ** ۔ یہ اصل میں **یَوْمَ اِذْ كَانَ كَذَا** تھا۔ مضاف الیہ **كَانَ كَذَا** کو حذف کر کے، اس کے عوض، **اِذْ** مضاف کو تنوین دی گئی۔

(iv) تنوینِ مقابلہ:-

وہ تنوین، جو جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں، جمع مؤنث سالم پر آتی ہے۔ جیسے **مُسْلِمَاتٌ**

(v) تنوینِ ترنم:-

وہ تنوین، جو آواز کی خوبصورتی اور رعایتِ قافیہ کے لئے اشعار کے آخر میں لائی جائے۔ جیسے

اَقِلِّيِ اللَّوْمَ يَا اَخِيْ وَالْعِتَابَنْ ... وَقُوْلِيْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

(اے میرے بھائی! مجھے کم ملامت کر اور عتاب نہ کر اور اگر میں درست ہوں تو کہہ دے کہ وہ درست ہے)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

بیانِ تقلیل (یعنی قلت بیان کرنے) کے لئے لایا جاتا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

حروفِ استفہام:۔

وہ حروف، جن کے ذریعے، سوال کیا جائے۔ یہ 2 ہیں۔

ہمزہ (أ)	ھَلْ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

حرفِ ردع:۔

یہ کَلَّا ہے۔ ہوشیار کرنے اور زجر (یعنی ڈانٹنے) کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

تنوین:۔

وہ نونِ ساکن، جو کلمے کے آخری حرف کی حرکت کے بعد واقع ہو اور فعل کی تاکید کا فائدہ نہ دے۔ اس کی 5 قسمیں ہیں۔

تَمَکُّن	تَنْکِیْر	عِوَض	مُقَابَلَہ	تَرَنُّم

﴿ ان سب کی تفصیل ﴾

(i) تنوینِ تمکن:۔

وہ تنوین، جو اپنے مدخول کے، اسمِ منصرف ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے زَیْدٌ

(ii) تنوینِ تنکیر:۔

وہ تنوین، جو کسی اسمِ مبنی کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے صَہٍ

وضاحت:۔

صَہٍ، اسمِ فعل اور مبنی ہے۔ لیکن دخولِ تنوین کے باعث، نکرہ ہو گیا۔ کیونکہ تنوین سے قبل، اس کا معنی تھا، اُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْآنَ (تو اس وقت خاموش رہ)۔ چونکہ اس وقت اس کے معنی میں وقت، معین ہے، چنانچہ معرفہ ہے۔ لیکن دخولِ تنوین کے باعث اس کا معنی، اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّا فِیْ وَقْتٍ مَّا (تو کسی وقت تو چپ ہو کر) ہو گیا، چونکہ اب وقت معین نہ رہا، اس لئے نکرہ قرار دیا گیا۔

(iii) تنوینِ عوض:۔

وہ تنوین، جو حذفِ مضاف الیہ کے عوض، مضاف کو دی جائے۔ جیسے یَوْمَئِذٍ۔ یہ اصل میں یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا تھا۔ مضاف الیہ کَانَ کَذَا کو حذف کرکے، اس کے عوض، اِذْ مضاف کو تنوین دی گئی۔

(iv) تنوینِ مقابلہ:۔

وہ تنوین، جو جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں، جمع مؤنث سالم پر آتی ہے۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ

(v) تنوینِ ترنم:۔

وہ تنوین، جو آواز کی خوبصورتی اور رعایتِ قافیہ کے لئے اشعار کے آخر میں لائی جائے۔ جیسے

اَقِلِّی اللَّوْمَ یَا اُخَیَّ وَالْعِتَابَنْ ... وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

(اے میرے بھائی! مجھے کم ملامت کر اور عتاب نہ کر اور اگر میں درست ہوں تو کہہ دے کہ وہ درست ہے)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

نونِ تاکید:۔

وہ نون (ثقیلہ، خفیفہ)، جو فعل کے آخر میں، تاکید کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے لایا جائے۔

نوٹ:۔ چند وجوہات کی بناء پر اسم، تنوین سے خالی ہوتا ہے۔ (i) جب اس پر الف اور لام داخل ہو۔ (ii) جب وہ مضاف ہو۔ (iii) غیر منصرف ہو۔ (iv) جب کسی علم کی صفت ابنٌ۔ یا۔ ابنۃٌ ہو اور یہ الفاظ، کسی دوسرے علم کی طرف مضاف ہوں۔ جیسے قَاسِمُ بنُ مُحَمَّدٍ ...هِندُ ابنَةُ بَكرٍ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

حروفِ زیادت:۔

وہ حروف، جنہیں کلام سے جدا کر دیا جائے، تب بھی اصل معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ یہ 8 ہیں۔

اِن	مَا	اَنْ	لَا
مِنْ	كَ	ب	ل

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

حروفِ شرط:۔

یہ 3 ہیں۔

اِن	لَوْ	اَمَّا

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

لَوْلَا:۔

یہ اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے کہ پہلی چیز کی موجودگی کے

باعث، دوسری چیز کی نفی ہے۔

لَوْلَا شَمْسٌ طَلَعَتْ لَوَجَدَ الظِّلُّ (اگر سورج طلوع نہ ہوتا تو ضرور سایہ موجود ہوتا)

وضاحت:۔

مذکورہ مثال میں پہلی چیز، طلوعِ شمس اور دوسری، سائے کی موجودگی ہے۔ لَوْلَا، اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ چونکہ سورج کا طلوع موجود ہے، لہذا سایہ نہیں پایا گیا۔

نوٹ:۔

لَوْلَا، ہمیشہ، دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ دوسرے جملے کو، جوابِ لَوْلَا کہتے ہیں۔ یہ حرفِ شرط نہیں، یہی وجہ ہے کہ پہلے جملے کو شرط نہیں کہا جاتا۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

لامِ تاکید:۔

یہ مضمونِ جملہ کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ اسم و فعل، دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ اس کو لامِ ابتداء بھی کہتے ہیں۔ جیسے

لَزَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (ضرور زید، عمر سے زیادہ فضیلت والا ہے)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

ما بمعنی مادام:۔

اس کے مَادَام کے معنی میں ہونے کے لئے شرط ہے کہ یہ زمانے پر دلالت کرے۔ اسے مَا زمانیہ کہتے ہیں۔ اس صورت میں اس سے قبل، وقت مضاف، مقدر ہوتا ہے اور مَا کو اس کے قائم مقام کر دیا جاتا ہے۔

اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِيْرُ (میں کھڑا رہوں گا، جب تک امیر بیٹھا رہے گا)

حروفِ عطف:۔

وہ حروف، جو دو اسماء کے درمیان واقع ہوں اور دوسرے کو، پہلے کے احکام واعراب میں، داخل کردیں۔ پہلے اسم کو، معطوف الیہ اور دوسرے کو، معطوف کہتے ہیں۔ یہ 10 ہیں۔

و	ف	ثُمَّ	حَتّٰی	اِمَّا
اَوْ	اَمْ	لَا	بَلْ	لٰکِنْ

﴿ ان کا استعمال ﴾

کثیر الاستعمال ہونے کی بناء پر ان کے استعمال کا مختصر اًبیان، درج ذیل ہے۔

﴿واؤ﴾:۔ تقدیم وتاخیر کا لحاظ کئے بغیر، معطوف علیہ اور معطوف کو، ایک حکم میں جمع کردیتی ہے۔ مثلاً اگر چہ زید، پہلے اور علی، بعد میں آیا ہو، پھر بھی یوں کہہ سکتے ہیں۔

جَاءَ عَلِیٌّ وَزَیْدٌ

﴿فاء﴾:۔ ترتیب مع الوصل کے لئے آتی ہے۔ یعنی دلالت کرتی ہے کہ معطوف علیہ، معطوف سے پہلے ہے، نیز حکم مذکور میں معطوف کی شرکت، معطوف علیہ کے فوراً بعد ہے۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ فَبَکْرٌ (پہلے زید نے، پھر فوراً بعد بکر نے مارا)

﴿ثُمَّ﴾:۔ ترتیب کے لئے آتا ہے، لیکن ظاہر کرتا ہے کہ حکم مذکور میں معطوف کی شرکت، معطوف علیہ کے کچھ دیر بعد ہوئی ہے۔ جیسے خَرَجَ صَبِیٌّ ثُمَّ اُمُّهٗ

﴿حَتّٰی﴾:۔ ثُمَّ کی مثل ہے، لیکن اس میں شرکت حکم میں معطوف کی تاخیر، ثُمَّ کے مقابل، کچھ کم ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَ الْجُیُوْشُ حَتَّی الْاَمِیْرُ

﴿اِمَّا﴾:۔ ظاہر کرتا ہے کہ مذکورہ حکم، معطوف ومعطوف علیہ میں سے کسی ایک کے لئے، غیر معین طور پر ثابت ہے۔ اس کو بطور حرفِ عطف استعمال کرنے کے لئے شرط ہے کہ اس سے پہلے ایک دوسرا اِمَّا ..یا اس کے بعد حرفِ عطف اَوْ ہو۔ جیسے

هٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ وَاِمَّا فَرْدٌ ..اور.. زَیْدٌ اِمَّا عَالِمٌ اَوْ جَاهِلٌ

﴿اَوْ﴾:۔ اِمَّا کی مثل ظاہر کرتا ہے کہ مذکورہ حکم، معطوف ومعطوف علیہ میں سے کسی ایک کے لئے مبہم طور پر ثابت ہے۔ جیسے رَاَیْتُ رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً

﴿اَمْ﴾:۔ یہ بھی اِمَّا کی مثل ظاہر کرتا ہے کہ مذکورہ حکم، معطوف ومعطوف علیہ میں سے کسی ایک کے لئے مبہم طور پر ثابت ہے۔ جیسے اَزَیْدٌ عِنْدَکَ اَمْ عَمْرٌو

﴿لَا﴾:۔ ثابت کرنے کے لئے آتا ہے کہ جو حکم، دو معین چیزوں میں سے پہلی کے لئے ثابت ہے، دوسرے سے اس کی نفی ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ لَا عَمْرٌو

﴿بَلْ﴾:۔ پہلی چیز سے اعراض اور دوسری کے ثبوت کے لئے لایا جاتا ہے۔ جیسے

جَاءَنِیْ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو (میرے پاس زید نہیں، بلکہ عمرو آیا)

﴿لٰکِنْ﴾:۔ ماقبل کلام سے پیدا شدہ وہم کو دور کرنے کے لئے لایا جاتا ہے۔ اس سے پہلے یا بعد نفی کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے

مَا جَاءَنِیْ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو جَاءَ

قَامَ زَیْدٌ لٰکِنْ بَکْرٌ لَمْ یَقُمْ

سبق نمبر ﴿41﴾

اِستِثنَاء کا بیان

اِلَّا یا اس کے ہم معنی حروف کے ذریعے ایک چیز کو دوسری کے حکم سے خارج کرنا استثناء کہلاتا ہے۔

جسے خارج کیا جائے اسے مُسْتَثْنٰی اور جس سے خارج کیا جائے اسے مُسْتَثْنٰی مِنْهُ کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا (آئی قوم سوائے زید کے) میں زَيْدًا، مُسْتَثْنٰی اور اَلْقَوْمُ مُسْتَثْنٰی مِنْهُ ہے۔

نوٹ۔ اِلَّا کے ہم معنی حروف، 10 ہیں۔

غَيْرَ	سِوٰى	سِوَاءَ	حَاشَا	خَلَا
عَدَا	مَاخَلَا	مَاعَدَا	لَيْسَ	لَايَكُوْنَ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿ مستثنی کی اقسام ﴾

اس کی 2 اقسام ہیں۔

(1) مستثنی مُتَّصِل۔ (2) مستثنی مُنْقَطِع۔

مستثنی مُتَّصِل:۔

وہ مستثنی، جو مستثنی منہ کی جنس سے ہو۔ جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا میں زَيْدًا

مستثنی مُنْقَطِع:۔

وہ مستثنی، جو مستثنی منہ کی جنس سے نہ ہو۔ جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا (گدھے کے علاوہ پوری قوم آئی) میں حِمَارًا

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

مستثنی کے اعراب

اعرابی لحاظ سے مستثنی کی، 4 اقسام ہیں۔

(1)	منصوب	(2)	منصوب یا ماقبل کے مطابق
(3)	عامل کے مطابق	(4)	مجرور

ان کی تفصیل، درج ذیل ہے۔

منصوب:۔ اس کی 5 صورتیں ہیں۔

(i) جب مستثنی کلامِ موجب میں اِلَّا کے بعد واقع ہو۔ جیسے

جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا (میرے پاس زید کے علاوہ پوری قوم آئی)

نوٹ۔

جس کلام میں، نفی، نہی یا استفہام نہ ہو، وہ مُوْجَب اور جس میں ہوں اسے غیر مُوْجَب کہتے ہیں۔

(ii) جب مستثنی، کلامِ غیر موجب میں، مستثنی منہ سے پہلے واقع ہو۔ جیسے

مَاجَاءَنِی اِلَّا زَيْدًا اَحَدٌ (میرے پاس زید کے علاوہ کوئی اور نہیں آیا)

(iii) جب مستثنی، منقطع ہو۔ جیسے

جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا (گدھے کے علاوہ پوری قوم آئی)

(iv) جب مستثنیٰ، خَلا اور عَدا کے بعد واقع ہو تو اکثر علما کے نزدیک، منصوب اور بعض کے نزدیک، مجرور ہوگا۔ جیسے

جَاءَ نِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا ۔ یا ۔ عَدَا زَیْدًا

(میرے پاس، زید کے علاوہ، پوری قوم آئی)

(v) جب مستثنیٰ، مَاخَلَا، مَاعَدَا، لَیْسَ اور لَایَکُوْنُ کے بعد واقع ہو۔ جیسے

جَاءَ نِی الْقَوْمُ مَاخَلَا ۔ یا ۔ مَاعَدَا ۔ یا ۔ لَیْسَ ۔ یا ۔ لَا یَکُوْنُ زَیْدًا

(میرے پاس، زید کے علاوہ، پوری قوم آئی)

منصوب ۔یا۔ ماقبل کے مطابق اعراب:۔

جب مستثنیٰ، کلامِ غیر موجب میں اِلَّا کے بعد واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور اور مستثنیٰ سے مقدم ہو، تو اب مستثنیٰ کو 2 طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(i) استثناء کی بنا پر منصوب:۔ جیسے

مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا (میرے پاس زید کے علاوہ اور کوئی نہیں آیا)

(ii) بدل ہونے کے سبب، ماقبل کے اعراب کے مطابق:۔ جیسے

مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ

عامل کے مطابق:۔

جب مستثنیٰ مُفَرَّغ ہو یعنی کلامِ غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔ جیسے

مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدٌ — میرے پاس صرف زید آیا

مَارَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا — میں نے زید کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا

مَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ — میں صرف زید کے قریب سے گزرا

نوٹ:۔

یہاں اصل عبارت، مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ تھی۔ اَحَدٌ کو حذف کیا، جس کی بنا پر فعل، اب زید میں عمل کرے گا۔ اسے مُسْتَثْنٰی مُفَرَّغ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مستثنیٰ منہ کے حذف کے باعث، عامل کو، مستثنیٰ میں عمل کرنے کے لئے فارغ کر دیا گیا۔ اس لحاظ سے اس کا نام مُفَرَّغٌ لَہٗ ہونا چاہئے تھا، یعنی وہ مستثنیٰ، جس کے لئے عامل کو فارغ کر دیا گیا ہے، لیکن اختصار کے پیشِ نظر اسے صرف مُفَرَّغ کہہ دیتے ہیں۔ جیسے مفعول بہ کو، فقط مفعول بھی کہہ دیا جاتا ہے۔

مجرور:۔

جب مستثنیٰ، غَیْرَ، سِوٰی اور سِوَاءَ کے بعد واقع ہو تو مضاف الیہ ہونے کے باعث، مجرور ہوگا اور جب حَاشَا کے بعد واقع ہو تو اکثر علماء کے نزدیک، مجرور اور بعض کے نزدیک، منصوب ہوگا۔ جیسے

جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ وَ سِوٰی زَیْدٍ وَ سِوَاءَ زَیْدٍ وَ حَاشَا زَیْدٍ

{مشق اول}

مستثنیٰ کی اقسام کا تعین کیجئے۔

مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا اَحْمَدُ	مَارَأَیْتُ اَکْلُبًا اِلَّا کَلْبَ زَیْدٍ
مَارَأَیْتُ اَحَدًا اِلَّا زَیْدًا	جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا دِیْکًا
مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ	ضَرَبَ النِّسَاءَ غَیْرَ زَیْنَبَ
اَکَلَ الْکُمَّثْرٰی الْقَوْمُ مَاعَدَا سَجَّادًا	بَاعَ التُّجَّارُ الْبُیُوْتَ حَاشَا بَیْتِ الْفَقِیْرِ

(iv) جب مستثنیٰ، خَلَا اور عَدَا کے بعد واقع ہو تو اکثر علماء کے نزدیک، منصوب اور بعض کے نزدیک، مجرور ہوگا۔ جیسے

جَاءَ نِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا ۔ یا ۔ عَدَا زَیْدًا

(میرے پاس، زید کے علاوہ، پوری قوم آئی)

(v) جب مستثنیٰ، مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَیْسَ اور لَا یَکُوْنُ کے بعد واقع ہو۔ جیسے

جَاءَ نِی الْقَوْمُ مَا خَلَا ۔ یا ۔ مَا عَدَا ۔ یا ۔ لَیْسَ ۔ یا ۔ لَا یَکُوْنُ زَیْدًا

(میرے پاس، زید کے علاوہ، پوری قوم آئی)

منصوب ۔ یا ۔ ماقبل کے مطابق اعراب:۔

جب مستثنیٰ، کلامِ غیر موجب میں اِلَّا کے بعد واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور اور مستثنیٰ سے مقدم ہو تو اب مستثنیٰ کو 2 طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(i) استثناء کی بنا پر منصوب:۔ جیسے

مَا جَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا (میرے پاس، زید کے علاوہ اور کوئی نہیں آیا)

(ii) بدل ہونے کے سبب، ماقبل کے اعراب کے مطابق:۔ جیسے

مَا جَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ

عامل کے مطابق:۔

جب مستثنیٰ مُفَرَّغ ہو یعنی کلامِ غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔ جیسے

مَا جَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدٌ — میرے پاس صرف زید آیا

مَا رَاَیْتُ اِلَّا زَیْدًا — میں نے زید کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا

مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ — میں صرف زید کے قریب سے گزرا

نوٹ:۔

یہاں اصل عبارت، مَا جَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ تھی۔ اَحَدٌ کو حذف کیا، جس کی بناء پر فعل، اب زید میں عمل کرے گا۔ اسے مُسْتَثْنٰی مُفَرَّغ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مستثنیٰ منہ کے حذف کے باعث، عامل کو، مستثنیٰ میں عمل کرنے کے لئے فارغ کر دیا گیا۔ اس لحاظ سے اس کا نام مُفَرَّغ لَهٗ ہونا چاہیے تھا، یعنی وہ مستثنیٰ، جس کے لئے عامل کو فارغ کر دیا گیا ہے، لیکن اختصار کے پیشِ نظر اسے صرف مُفَرَّغ کہہ دیتے ہیں۔ جیسے مفعول بہٖ کو، فقط مفعول بھی کہہ دیا جاتا ہے۔

مجرور:۔

جب مستثنیٰ، غَیْرَ، سِوٰی ۔ اور ۔ سِوَاءَ کے بعد واقع ہو تو مضاف الیہ ہونے کے باعث، مجرور ہوگا اور جب حَاشَا کے بعد واقع ہو تو اکثر علماء کے نزدیک، مجرور اور بعض کے نزدیک، منصوب ہوگا۔ جیسے

جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ وَ سِوٰی زَیْدٍ وَ سِوَاءَ زَیْدٍ وَ حَاشَا زَیْدٍ

{مشق اول}

مستثنیٰ کی اقسام کا تعین کیجئے۔

مَا جَاءَ نِیْ اِلَّا اَحْمَدُ	مَا رَاَیْتُ اَکْلْبًا اِلَّا کَلْبَ زَیْدٍ
مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اِلَّا زَیْدًا	جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا دِیْکًا
مَا جَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ	ضَرَبَ النِّسَاءَ غَیْرَ زَیْنَبَ
اَکَلَ الْکُمَّثْرٰی الْقَوْمُ مَا عَدَا سَجَّادًا	بَاعَ التُّجَّارُ الْبُیُوْتَ حَاشَا بَیْتِ الْفَقِیْرِ

{ مشق ثانی }

مستثنیٰ کے اعراب کی وضاحت فرمائیں۔

تَنَاوَلْتُ الطَّعَامَ إِلاَّ الْمَاءَ — رَأَيْتُ النَّاسَ حَاشَاقُرَيْشٍ

لَيْسَ الْعَمَلُ إِلا سِلاَحَ الشَّرِيْفِ — اَضَاءَ تْ إِلا غُرْفَةَالْمَصَابِيْحُ

مَاجَاءَ نِي مِنْ اَحَدٍاِلَّازَيْدٌ — جَاءَ نِي الْقَوْمُ مَاخَلاَ زَيْدًا

جَاءَ نِي الْقَوْمُ لَيْسَ زَيْدًا — جَاءَ النَّاسُ لا يَكُوْنُ زَيْدًا

﴿ لفظ غیر کے اعراب ﴾

غیر کے اعراب، تمام مذکورہ صورتوں میں وہی ہیں، جو **اِلَّا** کے بعد واقع ہونے والے مستثنیٰ کے سلسلے میں بیان کئے گئے۔ جیسے

الا کے بعد مستثنیٰ کا اعراب	غیر کا اعراب
جَاءَ نِي الْقَوْمُ اِلَّازَيْدًا	جَاءَ نِي الْقَوْمُ غَيْرَزَيْدٍ
جَاءَ نِي الْقَوْمُ اِلَّاحِمَارًا	جَاءَ نِي الْقَوْمُ غَيْرَحِمَارٍ
جَاءَ نِيْ اِلَّازَيْدًااَحَدٌ	جَاءَ نِيْ غَيْرَزَيْدٍاَحَدٌ
مَاجَاءَ نِيْ اَحَدٌاِلَّازَيْدًا	مَاجَاءَ نِيْ اَحَدٌغَيْرُزَيْدٍ
مَاجَاءَ نِيْ اَحَدٌاِلَّازَيْدٌ	مَاجَاءَ نِيْ اَحَدٌغَيْرُزَيْدٍ
مَاجَاءَ نِيْ اِلَّازَيْدٌ	مَاجَاءَ نِيْ غَيْرُزَيْدٍ
مَارَاَيْتُ اِلَّازَيْدًا	مَارَاَيْتُ غَيْرَزَيْدٍ
مَامَرَرْتُ اِلَّابِزَيْدٍ	مَامَرَرْتُ بِغَيْرِزَيْدٍ

{ مشق }

غیر کے اعراب کی تعیین کیجئے۔

جَاءَ نِي الْقَوْمُ غَيْرَزَيْدٍ	مَاجَاءَ نِيْ غَيْرَزَيْدٍاَحَدٌ
مَامَرَرْتُ بِغَيْرِزَيْدٍ	جَاءَ نِي الْقَوْمُ غَيْرَحِمَارٍ
مَاعَادَالْمَرِيْضَ عَائِدٌغَيْرَسَعِيْدٍ	مَاجَاءَ نِيْ غَيْرَعَلِيٍّ
صَامَ الْغُلاَمُ رَمَضَانَ غَيْرَيَوْمٍ	مَاجَاءَ نِيْ اَحَدٌغَيْرُزَيْدٍ
مَااَكْرَمْتُ اَحَدًاغَيْرَاِبْلِيْسِ	مَاجَاءَ نِيْ غَيْرُزَيْدٍ

سبق نمبر ﴿42﴾

اسمِ تصغیر و منسوب کا بیان

اسمِ تصغیر (Diminutive Noun):۔

وہ اسم، جسے کسی دوسرے اسم سے، ذلت، حقارت، شفقت۔۔ یا، عظمت والا معنی حاصل کرنے کی غرض سے، کچھ تبدیلی کے بعد بنایا گیا ہو۔ جیسے

رَجُلٌ ے رُجَیْلٌ	ذلت وحقارت کے لئے
اِبْنٌ ے بُنَیٌّ	شفقت کے اظہار کے لئے
قَرْشٌ ے قُرَیْشٌ	عظمت پر دلالت کے لئے

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اسمِ تصغیر بنانے کا طریقہ

جس کلمے کی تصغیر بنانا مقصود ہو، وہ یقیناً ثلاثی، رباعی یا خماسی ہوگا۔ ان سے اسم تصغیر کے حصول میں تھوڑا سا فرق ہے۔ مثلاً

ثلاثی کی تصغیر:۔

❁ ثلاثی سے اسمِ تصغیر اکثر فُعَیْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے

رَجُلٌ ے رُجَیْلٌ

❁ اگر اس کے آخر میں علامتِ تانیث۔۔ یا الف نون زائدتان ہو، تو علامتِ تانیث۔۔ یا الف نون زائدتان سے متصل حرف، اپنی حالت پر باقی رہے گا۔ جیسے

ثَمَرَۃٌ ے ثُمَیْرَۃٌ ..... بُشْرٰی ے بُشَیْرٰی

سَمْرَاءُ ے سُمَیْرَاء ..... سَکْرَانُ ے سُکَیْرَانُ

❁ اور اگر کلمہ مونثِ معنوی ہو، تو تائے مقدرہ کا اظہار ضروری ہے۔ جیسے

شَمْسٌ ے شُمَیْسَۃٌ

❁ اگر کلمہ میں حرفِ علت ہو اور تعلیل ہو چکی ہو، تو تصغیر بنانے میں اصل کی طرف لوٹ جائے گا۔ جیسے بَابٌ ے بُوَیْبٌ

رباعی وخماسی کی تصغیر:۔

❁ اگر چوتھا حرف مدہ نہ ہو، تو ان کی تصغیر، فُعَیْلِلٌ کے وزن پر آئے گی۔ جیسے

جَعْفَرٌ ے جُعَیْفِرٌ

سَفَرْجَلٌ ے سُفَیْرِجٌ (پانچویں حرف کے حذف کے ساتھ)

❁ اور اگر چوتھا حرف، مدہ ہو، تو فُعَیْلِیْلٌ کے وزن پر۔ جیسے

قِرْطَاسٌ ے قُرَیْطِیْسٌ ..... مِضْرَابٌ ے مُضَیْرِیْبٌ

{مشق}

درج ذیل کی تصغیر بنایئے۔

(1) رَجُلٌ (2) اِبْنٌ (3) ضَارِبٌ (4) ثَمَرَۃٌ (5) بُشْرٰی (6) سَمْرَاءُ (7) سَکْرَانُ (8) شَمْسٌ (9) جَعْفَرٌ (10) قِرْطَاسٌ (11) بَابٌ (12) خَمْسٌ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿اسمِ منسوب (Relative Adjective)﴾

وہ اسم، جس کے مدلول کا کسی چیز سے تعلق ظاہر کرنے کے لئے، اس کے

آخر میں یائے نسبت کا اضافہ کیا گیا ہو۔ جیسے مدینہ منورہ سے تعلق ظاہر کرنے کیلئے کسی کو **مَدَنِیٌّ** کہا جائے۔ جسے نسبت دیں اسے **منسوب** اور جس کی طرف نسبت دی جائے اسے **منسوب الیہ** کہتے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اسمِ منسوب بنانے کا طریقہ

اولاً دیکھا جائے کہ جس اسم سے اسمِ منسوب بنانا مقصود ہے، وہ مفرد ہے یا مرکب۔ دونوں کا طریقہ درج ذیل ہے۔

مفرد سے اسمِ منسوب بنانا:۔

جس مفرد سے اسمِ منسوب بنانا چاہیں، وہ چند حال سے خالی نہ ہوگا۔

❁ **اس کے آخر میں تاء ہوگی:۔** ایسی صورت میں اس تاء کا حذف واجب ہے۔ جیسے

قَاهِرَةٌ ← قَاهِرِیٌّ

❁ **آخر میں الف مقصورہ ہوگی:۔** اب اگر یہ الف مقصورہ، تیسری جگہ واقع ہو تو واؤ سے بدل جائے گی۔ جیسے **رِضَا ← رِضَوِیٌّ**

اور اگر چوتھی۔۔یا۔۔پانچویں جگہ ہو تو واؤ سے بدلنا اور باقی رکھنا، دونوں جائز ہیں۔

جیسے **مَرْمیٰ ← مَرْمَوِیٌّ** اور **مَرْمِیٌّ**

مُصْطَفٰی ← مُصْطَفَوِیٌّ اور **مُصْطَفِیٌّ**

❁ **آخر میں الف ممدودہ ہوگی:۔** اب اگر اس الف ممدودہ کے بعد ہمزہ کسی سے تبدیل شدہ نہ ہو تو باقی رہے گا۔ جیسے **اِبْتِدَاءٌ ← اِبْتِدَائِیٌّ**

اور اگر تبدیل شدہ ہو تو باقی رکھنا۔۔یا۔۔واؤ سے تبدیل کرنا، دونوں جائز ہیں۔

جیسے

كِسَاءٌ ← كِسَائِیٌّ اور **كِسَاوِیٌّ**

❁ **آخر میں حرف علت ہوگا:۔** اب اگر تیسری جگہ ہو تو واؤ ما قبل مفتوح سے بدلیں گے۔ جب کہ چوتھی جگہ ہو تو حذف اور واؤ ما قبل مفتوح سے بدلنا، دونوں صورتیں جائز ہیں اور اگر پانچویں جگہ ہو تو حذف کرنا، واجب ہے۔ جیسے

عَمیٰ ← عَمَوِیٌّ .... اَلْقَاضِیْ ← قَاضٍ یا قَاضِوِیٌّ

مُتَعَدِّیٌّ ← مُتَعَدٍّ

❁ **وہ اسم فَعِیْلٌ کے وزن پر ہوگا:۔** اب اگر آخر میں حرف صحیح ہو تو وزن میں کوئی تبدیلی نہ آئے گی اور یائے مشدد ہو تو پہلی کو حذف کر کے دوسری کو واؤ ما قبل مفتوح سے بدل دیں گے۔ جیسے **حَنِیْفٌ ← حَنِیْفِیٌّ** **عَلِیٌّ ← عَلَوِیٌّ**

❁ **فَعِیْلَةٌ کے وزن پر ہوگا:۔** اگر یہ مضاف۔۔یا۔۔معتل نہ ہو تو یاء کو حذف کر کے ما قبل کو مفتوح کر دیں گے۔ جیسے **مَدِیْنَةٌ ← مَدَنِیٌّ**

مرکب سے اسمِ منسوب بنانا:۔

مرکب منع صرف میں، آخر کا حصہ حذف کر کے، اول جزء کی طرف نسبت کی جائے گی۔ جیسے

بَعْلَبَكُّ ← بَعْلِیٌّ اور **مَعْدِیْكَرَبُ ← مَعْدِیٌّ**

جب کہ مرکب اضافی میں، کبھی جزءِ اول، کبھی جزءِ ثانی اور کبھی پورے مرکب کی طرف، نسبت کی جاتی ہے۔ جیسے

اِمْرَءُالْقَیْسِ ← اِمْرَئِیٌّ اور **اَبُوْبَكْرٍ ← بَكْرِیٌّ** اور

عَيْنُ حُوْرٍ ـــــ عَيْنُ حُوْرِيٌّ

{مشق}

درج ذیل سے اسم منسوب بنائیے۔

(1) مَدِيْنَةٌ (2) مَكَّةٌ (3) بَغْدَادُ (4) عَطَّارٌ (5) قَاهِرَةٌ (6) مُصْطَفٰى (7) قَادِرٌ (8) كِسَاءٌ (9) اِبْتِدَاءٌ

سبق نمبر ﴿43﴾

مَرْفوعات، مَنْصوبات اور مَجْرورات کا بیان

مرفوعات:۔

یعنی وہ اسماء، جن پر ہمیشہ رفع آتا ہے۔ یہ 8 ہیں۔

مبتداء	خبر
فاعل	نائب الفاعل
افعال ناقصہ کا اسم	ما ولا المُشَبَّهَتَان بلیس کا اسم
لائے نفی جنس کی خبر	حروف مشبہ بالفعل کی خبر

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

منصوبات:۔

یعنی وہ اسماء، جن پر ہمیشہ نصب آتا ہے۔ یہ 12 ہیں۔

مفعول بہ	مفعول مطلق
مفعول لہ	مفعول فیہ
مفعول فیہ	حال
تمییز	مستثنیٰ
افعال ناقصہ کی خبر	ما ولا المشبہتان بلیس کی خبر
لائے نفی جنس کا اسم	حروف مشبہ بالفعل کا اسم

عَيْنٌ خُوْدٍ ۔ عَيْنٌ خُوْدِيّ

{مشق}

درج ذیل سے اسم منسوب بنائیے۔

(1) مَدِيْنَةٌ (2) مَكَّةُ (3) بَغْدَادُ (4) عَطَّارٌ (5) قَاهِرَةٌ (6) مُصْطَفٰى (7) قَادِرٌ (8) كَسَاءٌ (9) اِبْتِدَاءٌ

.... ◆◆◆◆◆ ❁ ◆◆◆◆◆ ....

سبق نمبر ﴿43﴾

مَرْفوعات، مَنْصوبات اور مَجْرورات کا بیان

مرفوعات:۔

یعنی وہ اسماء، جن پر ہمیشہ رفع آتا ہے۔ یہ 8 ہیں۔

مبتداء	خبر
فاعل	نائب الفاعل
افعال ناقصہ کا اسم	ما ولا المُشَبَّهَتَان بلیس کا اسم
لائے نفی جنس کی خبر	حروف مشبہ بالفعل کی خبر

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

منصوبات:۔

یعنی وہ اسماء، جن پر ہمیشہ نصب آتا ہے۔ یہ 12 ہیں۔

مفعول بہ	مفعول مطلق
مفعول لہ	مفعول فیہ
مفعول فیہ	حال
تمییز	مستثنیٰ
افعال ناقصہ کی خبر	ما ولا المشبھتان بلیس کی خبر
لائے نفی جنس کا اسم	حروف مشبہ بالفعل کا اسم

مجرورات:۔ یعنی وہ اسماء جن پر ہمیشہ جر آتا ہے۔ یہ 2 ہیں۔

حرفِ جار کا دخول	مضاف الیہ